

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ

اری کل انسان یری عیب غیرہ ۔ ویعمی عن العیب الذی ھو فیہ

مقدمہ و پسند فرمودہ

سیف احناف حضرت العلامہ مولانا خان بادشاہ صاحب مدظلہ

الطّامّة الكبرىٰ

یعنی

خپیرہ دہ کوھستانی پہ بے ادبہ پیشاوری

تالیف

احقر سراج الدین عفی عنہ المتین خادم العلوم

والافتاء فی الجامعہ للامام محمد طاھر رحمہ اللہ

پنج پیر ضلع صوابی (پاکستان)



وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ. النحل ۱۲۶

اری کل انسان یری عیب غیرہ + ویعمی عن العیب الذی ہو فیہ

مقدمه و اپسند فرموده
سیف احناف حضرت العلام
مولانا خان بادشاه صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

الطّامة الكبرىٰ

یعنی

ځپیړه د کوهستانی په بے ادبه پشاوری

تالیف

احقر سراج الدین عفی عنہ المتین خادم العلوم والافتاء
فی الجامعہ للامام محمد طاہرؒ پنج پیر ضلع صوابی پاکستان

تصنیف ——— الطاقۃ الکبریٰ

مصنّف ——— مولانا سراج الدین مفتی دارالقرآن پنج پیر

کتابت ——— صفیل احمد

تعداد اشاعت ——— ایک ہزار

ایڈیشن ——— اوّل دسمبر ۱۹۹۶ء

صفحات ——— ۲۴۸

ناشر ——— اشاعت کیسٹ ہاؤس

قیمت ——— روپے

فہرست

اِنتِسَابُ

ده لوی اللّٰهُ په نــوم

هغه ذات چه ده هغوی ده توحید ده اشاعت ده پاره انبیاء علیهم السلام دُنیاته رالیږلی بیا په آخرکښ خاتم النبیّین جناب محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم رالیږلی بیا ده تابعینو او ده تبع تابعینو سِلسِله شروع کړه بیا پدی آخری دَوَرکښ چه ده کُفر او ده شرک او ده فسق او فجور او ده بدعاتو رسوماتو تیاری اوچتی شویوی پیران ضلالت او علماء سؤ دِی شریک ؤ ده حق او ده توحید آواز اُچتولو ده پاره او ده فرقو باطلو ده سرکوبی ده پاره امام الموحدین رئیس المفسرین آیة من آیات الرحمان مجدد الزمان جناب مولانا

مُحَــمَّد طاهر نور الله مرقده

خپل تعله زندگی قربان کړه بیا ده هغوی نه تربیت یافته علماء کرام په مُلک کښ دننه او په اطرافو او په اکنافو ده عالم کښ اِشاعت ده پاره خپل کوششونه تیز کړه پدی رنخت کښ ده توحید او ده سُنت دغه رنړا چه ښکاری هُم ده دغه اکابرینو ده قُربانی ثمره ده او ده شیخ القرآن رحمه الله تعالیٰ ده علمی باغ گلونو ده تنظیم نوم اِشاعت التوحید و السُنة دے ۔

الله تعالیٰ دِ ځمونږه ټول طاقتونه اشاعت ده پاره دِ قبول کړی آمین ۔ ویرحم الله عبدا قال آمینا ۔

اُسْوَۃُ الصلحاءُ

شیخ القرآن حضرت مولینا عبد الجبار صاحب باجوڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لِلّٰہِ وکفیٰ، وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد! نقیر پہ تفصیل، چند مواضع دہ رسالے (الطامۃ الکبریٰ) مطالعہ کمرہ کومہ چہ جید عالم دین مولٰنا مفتی سراج الدین صاحب لیکلے دہ۔ ماشاء اللّٰہ چہ خپلہ موضوع نہایت مفیدہ دہ ځکہ ناچیز عامو او خاصو مسلمانانو ورونو نہ خواست کوم چہ دہ مولٰنا صاحب د دے کوشش نہ فائدہ واخلی او رسالہ دِ پہ غور، فکر سرہ مطالعہ کړی۔ انشاء اللّٰہ العزیز چہ استفادہ بہ ترے نہ حاصل کړئی............ او دہ علماءِ کرامو پہ خدمت کبنی دیو کشر ورور پہ حیثیت کبنی ھمدردانہ اپیل کوم چہ دہ آئمہ مجتہدین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ دہ لعن، طعن پہ ځائے خپل علمی قوت دہ شرک، بدعت،

دهریت رفض، وغیره باطلو صفاتو او اعمالو والو په مقابله کښ صرف کمې، چه ذمه داری یئے پوره شی او دا صفات ناکاره تر نه زائله شی۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

الاحقر محمد عبدالجبار صاحب الباجوڑی غفرلہ
نزیل پشاور۔
یوم الخمیس ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ



تقریظ ۲

مجاهد ملت امیر الموحدین فخر الاماثل شیخ القرآن مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ مرکزی امیر جماعت اشاعت التوحید والسنة، پاکستان

الحمد لله الذی انزل الکتاب قال فیه ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل۔ والصلوۃ والسلام علی رسوله الذی قال! خل عنه یا عمر فلهی اسراع فیهم من نفع النبل۔ وعلی اله واصحابه الذین هم فی الاستقامة مثل الجبل۔

امابعد:۔ په هر دور کښې کله چه دائمه کرام او علماء حق وبدنامولو کوشش شوېدے نو الله تعالیٰ خپلو خلق دائمه کرام او علماء حق د حقانیت ښکاره کولو دپاره میدان ته راوښکلی دی۔ که سابقه دور کښې محمد بن عبد الوهاب، علامه ابن تیمیه، شاه اسمٰعیل شهید د بدنامئ کوشش شوېدے نو د اشاعت التوحید والسنة بهادرانو د هغوی صفائی کړېده او د هغوی حیثیت ئے په ډاګه ښکاره کړیدے۔ په دې دور کښې بعض

خلق چہ ھغوی نہ پہ کتاب پوھیبری او نہ یے مطالعہ کہری وی سبو صرف د یو شو کتابونو عبارتونہ نقل کہری او د فقہاءُ بدی بیانولو تہ کارارائی (وَقَالَ اکذبتم باٰیاتی ولم تحیطوا بها علماً۔ نمل ۸۴) نو د ھغوی جوابونہ د علماءِ فرض دی پدے سلسلہ کبن حضرت العلامہ مفتی سراج الدین صاحب یوہ رسالہ (الکطامۃ الکبریٰ) اولیکلہ او یہ ھغے مقدمہ فقیہ الزمان سیف الاحناف المحدث الفاضل مولانا خان بادشاہ صاحب اولیکلہ۔ دیے بعض مواضع ما د نظر نہ تیر کہل د عام خلقو د پارہ راتہ ډیر مفید ښکارہ شول۔ اللہ تعالیٰ دے د دوی قلم علم او عمر کبن ډیر خیر او برکت واچوی۔

آمین

طیب احقر محمد طاہری

۱۸ رجب ۱۴۱۷ھ

تقریظ ۳

اُسْوَةُ الصُّلحاء

رأس الاتقیاء بحر ذخّار اُستاذ العلماء فقیہ محدث خبیر شیخ الحدیث فی الجامعۃ للامام مُحمّد طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مُحمّد یار صاحب باجوڑوی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی أنزل علی عبدہ الکتاب والحکمۃ وجعلھما قوام الدین والشریعۃ البینۃ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الذی ارسلہ مبینا للقرآن بالحکمۃ لیخرج الناس من ظلمات الاضلال والضلالات الی نور الھدایۃ والسنۃ وعلی الصحابۃ الذین عملوا بوصیۃ رسولھم صلی اللہ علیہ وسلم فی البلاغ احکام الدین الی الاُمّۃ وعلی التابعین الذین حفظوھا وکتبوھا لحافظۃ الدین القیمۃ وعلی الائمۃ الذین نقحوا اصولھا وفروعھا ومراتبھا لسھولۃ العمل علی ھذا

الملة القيمة اما بعد فقد ظهر فی هذا العصر شرذمة
قليلة يسمون انفسهم السلفية ويدعون اتباع
السلف وهم فی الحقيقة مخالفوهم فان مقصود
تصنيفهم وكتابتهم وتدريسهم ومطالعتهم وتقريرهم
فی مجالسهم بيان ذم السلف من الصحابة رض والتابعين
وائمة رح الدين خصوصا سراج الملة ابوحنيفة رح ومن
جملتهم مولف التحقيق السديد فی مسئلة التقليد
فانه شنع فی هذه الرسالة على التقليد والفقه
خصوصا على الفقه الحنفی باشكالات كثيرة وافواهات
غير مرضية فرفع القلم فی جوابه مولانا سراج الدين
عملا بقول الرسول صلى الله عليه وسلم الله فی عون
العبد ما كان العبد فی عون اخيه المسلم اوكما قال
وبما قال السلف اذا سب السلف فعلى العالم اظهار
علمه فصنف رسالة المسمات بالطامة الكبرى
فرد فيها اشكالات من المولف مائة وثلاثين
باوضح رد واكمله ظهر منه جهالته وحماقته مع بيان
فوائد التقليد ومضرات ترك التقليد وبيان افواهات
غير المقلدين فی كتبهم فجزاه الله جزا جزيلا ونفع

الله بعلمه نفعًا كثيرا وطويلا اللّٰهم ارزقنا اتباع الصالحين اتباع صدق ومحبتهم محبة صدق

= احب الصالحين ولست منهم

= لعل الله يرزقني صلاحًا

وانا الاحقر ابو نعمت الله المرقوم محمد يار بادشاه خادم القرآن والحديث ـ



مقدمہ

از فخر علماء اشاعت التوحید والسنۃ شیخ فی فن اسماء الرّجال رئیس المحققین حضرت مولانا خان بادشاہ صاحب مدظلہ العالی

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی قال فی کتابہ ولولا رفع اللہ النَّاسَ بعضھم ببعض لفسدت الارض ولکن اللّٰہ ذو فضل علی العالمین، والصلوٰۃ والسّلام علی سیّد المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

پس کہتا ہے گنہگار خان بادشاہ بن شاندی گل بن مسعود بن محمود کہ ناچیز سے حضرت علّامہ محقق مفتی مولٰنا محترم سراج الدین مدرس دارالقرآن پنج پیر نے اپنے رسالہ پر تقریظ کا مطالبہ کیا۔ اور میں ایک طرف بیمار ہوں دوسری طرف دو کتابیں زیر طباعت ہیں جس کی تصحیح ضروری ہے، لیکن مولنا صاحب کی ہمدردی اور عجز اور کسر نفسی سے متاثر ہو کر تقریظ کے ساتھ بطور مقدمہ چند معروضات عوام اور علماٗ اور طلباء کے سامنے پیش کروں گا شاید یہ تمام حضرات ناچیز کو دعاؤں میں یاد کیا کریں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اس نازک دور میں فروعی مسائل میں تقلیل

اور تفسیق ان لوگوں کا کام ہے جن کو اللہ تعالیٰ اور روز حساب سے
خوف نہ ہو لیکن بدقسمتی سے غیر مقلدین نے جو اپنے آپکو اہل حدیث بتاتے
ہیں یہ شور مچایا ہے، کہ ہم صرف قرآن اور حدیث پر عمل کرتے ہیں اور
جو تقلید مذاہب اربعہ کی کرتے ہیں وہ مشرکین ہیں بلکہ یہود اور نصاریٰ
سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہود اور نصاریٰ کی لڑکی سے نکاح دُرست ہے
اور مقلد کی لڑکی کے ساتھ نکاح دُرست نہیں جیسا کہ میں نے باحوالجات
تدقیق الکلام میں ذکر کئے ہیں اور تقلید کی تردید میں ان لوگوں
کے اکابر نے بہت کچھ لکھے ہیں تو موجودہ حالت میں جب مولوی
عبدالسلام غیر مقلد ہونے سے مشرف بہ اسلام ہوا تو سرحد میں ابھی
غیر مقلدین نے بڑی غنیمت سمجھی کہ بس ابھی ہم کامیاب ہو گئے ہیں
تو ایک شخص نے التحقیق السدید تقلید کے اندھیروں سے نجات
پر چھوٹا رسالہ لکھا اور اپنے اکابر سے کچھ دلائل نقل کر کے یہ بتایا کہ
میں بھی کچھ معلومات رکھتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ اس بیچارے کو
تو عربی کا معنی بھی بہت دشوار ہے اسی وجہ سے بخاری وغیرہ پر اس
رسالہ میں افترار کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مقدمہ میں واضح کرونگا۔
اور اس بیچارے نے فقہاء کرام کے مسائل پر اعتراضات کئے ہیں اور
تقلید پر بھی تبصرہ کیا ہے کہ یہ حرام ہے یہ تو ان لوگوں کا پرانا وظیفہ
ہے لیکن محترم مولانا مفتی صاحب نے اس کا خوب تعاقب کیا

نہیں بلکہ ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ جب آئے تو ہم کو امر کیا کہ ہم نماز جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھا کریں اور جب علیؓ آئے تو ہم کو امر کیا کہ ہم چھ رکعت پڑھا کریں۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱۳۲

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین جب اپنا مقصد ثابت کرنا چاہتے ہیں تو صحابی کا قول بھی بمنزلہ مرفوع حدیث مان کر کے دعوی ثابت کرتے ہیں۔

اور جب مقلدین اصحاب کرام کے اقوال اور اعمال پیش کریں تو پھر ماننے کیلئے تیار نہیں۔

اور مسند عبدالرزاق کا حوالہ جو پیش کیا ہے اس میں بڑی خیانت اور جہالت کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ وہاں حضرت عمرؓ کا قول نہیں وہاں عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے اسی میں یہ الفاظ ہیں ان الامام یجمع حیث کان مسند عبدالرزاق ۳/۱۶۱ وہاں نہ عمرؓ ہے اور نہ اجمعوا ہے اور نہ جمعوا ہے، تو جب صحابی کا قول حجت نہیں تو عمر بن عبدالعزیز کا قول کس طرح حجت ہے۔

اور بیہقی پر جو حوالہ دیا ہے وہ تو بالکل سفید جھوٹ ہے وہاں نہ عمر رضی اللہ عنہ ہے اور نہ عمر بن عبدالعزیز اور نہ اجمعوا ہے اور نہ جمعوا یہ تو بالکل جھوٹ ہی ہے بلکہ بیہقی میں دونوں روایات مدینہ (شہر) کا لفظ ہے جو آپکے دعوی کیخلاف ہے اور بخاری ۱/۱۲۳ پر جو حوالہ دیا وہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ وہاں نہ اجمعوا ہے اور نہ جمعوا۔ تدبر۔

غیر مقلد لکھتا ہے ۔ سوال ۶۷ ۔ ہدایہ ۱/ ۱۷۰ میں ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن ظہر کی نماز گھر میں پڑھی تو یہ جائز ہے صرف مکروہ ہے ۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ الجمعۃ حق علی کل مسلم فی جماعۃ ، جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ فرض ہے جیسا کہ مشکوٰۃ ۱/ ۱۲۱ میں ہے یہ نص کے مقابلہ میں قیاس ہے (رسالہ ۱۰۵) میں کہتا ہوں کہ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں میں فقاہت نہیں اور عربیت کے مفہوم سے عاری ہیں اور قرآن کریم میں فقاہت کی صفت سلب کیا ہے اور ان لوگوں میں نفاق موجود ہے کیونکہ انکا کام دین کا سمجھنا نہیں بلکہ فقہاء کی عبارات میں اعتراض کی گنجائش تلاش کرتے ہیں ۔ اسی وجہ سے حدیث میں حق کا لفظ آگیا تو اس نے ترجمہ کیا کہ جمعہ کی نماز باجماعت فرض ہے ۔ اور ہدایہ والا نے فرمایا ہے ، کہ اگر ظہر کی نماز جمعہ کی باجماعت نہ پڑھی تو جائز ہے صرف مکروہ ہے ۔ حالانکہ ہدایہ میں ایسا لفظ عربی میں نہیں جس کا ترجمہ صرف مکروہ کا ہو کیونکہ وہاں فرماتے ہیں ۔ کرہ لہ ذالک و جازت صلاتہ کہ اسکی نماز ظہر بغیر جماعت مکروہ ہے اور نماز جائز ہے ۔ یعنی فرضیت نماز سے فارغ ہوا اور حرام کا مرتکب ہوا کیونکہ فقہ میں جب مطلق مکروہ ذکر کیا جائے تو مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے ۔ لیکن غیر مقلد مثلاً اعتراض کرتا ہے کہ اس نے فرض جماعت کو چھوڑ

دیا لہذا نماز اسکی نہیں ہوئی ہے کیونکہ حدیث میں الجمعۃ حق کا لفظ موجود ہے اور حق کا معنی فرض .... ماشاء اللہ برغلام جان میں غیر مقلد کو تھوڑا حدیث کا سیر کرادں کہ کیا حق کا معنی فرض ہے.....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حقا علی المسلمین ان یغتسلوا مشکوٰۃ ١/١٢٣ اس کے معنی غیر مقلد کے نزدیک یہ ہوا کہ مسلمانوں پر جمعہ کے دن غسل کرنا فرض ہے۔ تو اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل نہ کرے تو نماز جمعہ نہیں ہوتی کیونکہ بناء بر قول غیر مقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کو فرض فرمایا ہے۔ تو ابھی میں یہ پوچھتا ہوں کہ جس شخص نے جمعہ کے روز غسل نہ کیا تو اس کی نماز ہو گئی یا نہ اگر کہتے ہیں کہ نماز ہو گئی ہے اور حرام کا بھی مرتکب ہوا تو تمہارا اعتراض بر صاحب ہدایہ باطل اور مردود ہوا اگر کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوئی تو پھر مفتری کذاب ہو گئے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ اور اس کے بارے میں میرے پاس کافی احادیث ہیں لیکن خوف طوالت سے اس پر اکتفا کرتا ہوں۔

٢: غیر مقلد لکھتا ہے۔ سوال ٦٨۔ فقہ میں آتا ہے جیسا کہ ہدایہ ١/١٧٠ اور شامی میں ہے جو شخص نماز میں تشہد میں شریک ہو جائے تو جمعہ کی نماز پوری کریں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ادرک رکعۃ فلیصل الیھا اخری ومن فاتتہ الرکعتان فلیصل اربعا او قال

ظهرا المشکوٰۃ ١/١٢٣ رسالہ ١٠٦۔

میں کہتا ہوں کہ میں یہاں اس بات پر بحث نہیں کرتا کہ ہمارے پاس دلائل کیا ہیں۔ کیونکہ یہ تو مفتی صاحب کا کام ہے۔ میں صرف چند جگہوں پر تبصرہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کا تعلق تحقیق سے نہیں کیونکہ یہ مشکوٰۃ کا حوالہ دیتا ہے اور مشکوٰۃ والے نے فرمایا ہے۔ رواہ الدارقطنی ....اور وہاں دارقطنی کی حدیث میں یاسین الزیات ہیں......اور اس روایت میں من ادرك ركعة من الجمعة ..... ہے۔ سنن دارقطنی ٢/١١

تو غیر مقلد نے حدیث کو ثابت نہیں کیا ہے اور مشکوٰۃ سے حدیث پیش کر کے ہدایہ والا پر اعتراض کرتا ہے۔ حالانکہ اس نے حدیث کو ثابت نہیں کیا ہے۔ اچھی اچھی طرح فکر کریں کہ اس حدیث کی کیا حالت ہے۔ اس میں یاسین الزیات ہیں۔

١ : امام بخاری فرماتے ہیں، یاسین الزیات منکر الحدیث ہیں۔

التاریخ الکبیر ٢/٤/٤٢٩

٢ : امام نسائی فرماتے ہیں، یاسین الزیات متروک الحدیث ہیں۔

الضعفاء والمتروکین رقم ٦٥٢

٣ : امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ یاسین الزیات ثقات سے موضوعات روایت کرتے ہیں اور یہ کسی حال میں قابل احتجاج نہیں اور ابن معین ضعیف لیس بشیء کہتے ہیں المجروحین ٣/١٤٢ -

۴ : امام عقیلی فرماتے ہیں، یاسین الزّیات ۔ یحی بن معین ضعیف لیس بشی کہتے ہیں ۔ اور امام بخاری منکر الحدیث کہتے ہیں ۔ الضعفا الکبیر ۴/۴۶۴/۴۶۵

۵ : امام ذہبی فرماتے ہیں، یاسین الزّیات ۔ بخاری منکر الحدیث کہتے ہیں اور نسائی اور ابن الجنید متروک کہتے ہیں ابن حبان کہتے ہیں کہ موضوعات روایت کرتے ہیں ۔ المیزان ۴/ ۳۵۸ ۔

۶ : امام ابونعیم اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ فرماتے ہیں ۔ یاسین الزّیات بخاری منکر الحدیث کہتے ہیں ۔ کتاب الضعفاء ۱۶۷ ۔

بہر حال اس حدیث کے ضعیف ہونے میں تو سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ بقانون تمہارے مجتہد البانی کے موضوعی ہے ۔ تو اس حدیث کو ذکر کر کے صاحب ہدایہ پر اعتراض یہ آپ کی حماقت ہے ۔

اور ایک اور حدیث بھی ہے، جس سے اس کا دعویٰ ثابت ہوتا تھا لیکن بدقسمتی سے اس میں بھی یہی راوی متروک اور منکر الحدیث ہے ۔ اور دیگر احادیث دارقطنی میں ہیں لیکن بعض سے اس کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اور بعض ضعیف بلکہ موضوعی ہیں تو ایسے جاہلوں کو صاحب ہدایہ پر اعتراض حماقت سے خالی نہیں ۔ تدبر ۔

۲ : غیر مقلد لکھتا ہے ۔ سوال نمبر ۸۱ کہ فقہ میں ہے، جیسا کہ ہدایہ ۱/ ۱۸۱ اور شامی میں ہے ۔ کہ امام جنازہ کے وقت مرد اور عورت دونوں کے لئے سینہ کے مقابل

کھڑا ہو جاتے حالانکہ اس پر کچھ دلائل نہیں اور صحیح
حدیث آتا ہے کہ مرد کے جنازہ میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سر کے مقابل کھڑا ہے اور عورت کے لئے سرین
(کناٹو) کے مقابل کھڑا ہے۔ جیسا کہ بخاری
۱/ ۴۷ اور مشکوٰۃ ۱۵/ ۱۳۷ میں تفصیل دیکھ لیں
رسالہ ص ۱۱۔

میں کہتا ہوں کہ اس نے بخاری پر اس
طرح افتراء کیا ہے۔ جیسا کہ قادیانی دجال نے بخاری
پر افترار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے خوف کرو بخاری
۱/ ۴۷ میں بھی عورت کے سرین (کناٹو) کے مقابل
کھڑے ہونے کا حدیث نہیں اور لعنت اللہ علی
المفترین آپ کو سناتا ہوں اور افترار اور
جھوٹ کی لعنت کی وجہ سے آپ لوگوں کے
دماغ ممسوخ ہو چکے ہیں یہ فقہاء دین سے
بدظنی کا نتیجہ ہے۔

غیر مقلد صاحب بخاری آپ کے خلاف
حدیث موجود ہے۔ لیکن ----------

حق سے تم لوگ اندھے ہو چکے ہو۔

▪ امام بخاری باب باندھتے ہیں فرماتے ہیں :- باب این یقوم من المرأۃ والرجل۔ (امام جنازہ میں مرد اور عورت کے مقابل کہاں کھڑے ہو جائیں گے) پھر سمرۃ بن جندب کی روایت پیش کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں :- صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأۃ ماتت فی نفاسھا فقام علیھا وسطھا بخاری ۱/۱۷۷۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز (جنازہ) پڑھی اس عورت پر جو نفاس کی حالت میں وفات پا گئی تھی تو وہ درمیان (سینہ کے) مقابل کھڑے ہوئے اور جس صفحہ بخاری پر آپ نے حوالہ دیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہے ماتت فی بطنھا صلی علیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال وسطھا بخاری ۱/۳۷۔ اس صفحہ میں بھی سینہ (عجیب تھا) نہیں تو آپ صحیح بخاری پر افتراء کیوں کرتے ہو یا آپ لوگوں کی اسکی اجازت دی گئی ہے کہ جس کتاب پر افتراء کرتے ہو پرواہ نہیں۔

کیوں کہ تم ہیں اہل حدیث جھوٹ بولنا تم کو نہیں فعل خبیث
کرد رفع الیدین اور قرأۃ خلف الامام پھر جھوٹ اور افتراء میں نہیں تمہارے لئے لگام

غیر مقلد صاحب اگر آپ لوگوں کے آنکھیں میں مٹی ڈالدیتے تو اسکی کا طریقہ یہ تھا کہ ابو داؤد کا حوالہ پیش کرتے کہ اس میں ایک لمبی حدیث ہے کہ انس بن مالک مرد کے جنازہ میں سر کے مقابل کھڑے ہوئے

اور عورت کے جنازہ میں سرین کے مقابل کھڑے ہوتے اور تمہارے ہدایہ میں ہے کہ دونوں کے جنازہ میں مقابل سینہ ہے، تو البتہ کچھ اعتراض بن جاتا لیکن اللہ لایھدی للمفتری الکذاب۔

لیکن اگر ابو داؤد کی حدیث کو اپنے مطلب کے واسطہ بخاری کی حدیث پر ترجیح دیتے تو پھر تمہاری بدقسمتی تھی کیونکہ اس میں عبدالوارث قدری متعصب عمر ابن عبید کے تھے اسی وجہ سے حماد بن زید اس سے حدیث لینا منع کرتے تھے کہ یہ قدری ہیں اور یزید بن زریع فرماتے ہیں کہ جو شخص عبدالوارث کے مجلس میں جائے تو میرے نزدیک نہ آجائے المیزان ۲/ ۶۷۹، بہرحال بخاری کی صحیح حدیث کو چھوڑ کر اور ابو داؤد کی ضعیف حدیث سے سرین کیلئے ہدایہ کی تردید کے لئے استدلال کرنا حماقت سے خالی نہیں۔

اور شاید عمر ابن عبید کے احوال آپ کو معلوم ہوں گے کہ وہ بھی متروک الحدیث لیس لثقۃ صاحب بدعۃ کذاب وغیرہ صفات سے موصوف تھے باقی آپ خود مجتہد ہیں جو نتیجہ اس سے نکلتے ہیں نکالدیں۔

۵: غیر مقلد لکھتا ہے، کہ ہدایہ ۱/ ۱۹۱ میں ہے کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے، حالانکہ اس بارہ میں شریعت نے نصاب مقرر نہیں کیا ہے اور گھوڑوں کی زکوٰۃ کا صراحتاً کوئی حکم نہیں بلکہ بخاری ۱/ ۱۹۷ میں ہے، حدیث میں آتا ہے:۔ قد عفوت لکم عن صدقۃ الخیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ میں نے تم کو گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کیا ہے۔ رسالہ ۱۱۰ر ۱۱۱

میں کہتا ہوں کہ یہ شخص فطرت سے جھوٹ بولنے کا عادی ہے یا تو اس نے بخاری ایسے شخص سے پڑھی ہے جس کا حافظہ خراب ہو چکا ہو ورنہ صحیح بخاری پر بار بار جھوٹ بولنا تو قادیانی نے بھی نہیں کیا ہے۔ قاری کریم اللہ تعالےٰ کیلئے بخاری ۱/ ۱۹۷ میں کھولیں وہاں یہ الفاظ حدیث کے سرے سے موجود نہیں بلکہ مسلم ۱/ ۳۱۶ میں دیکھ لیں وہاں بھی نہیں تو غیر مقلد اپنی طرف سے الفاظ بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء کرتے ہیں اور پھر صحیح بخاری پر افتراء کرتے ہیں لیکن اسکے باوجود یہ لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ (لعنت اللہ علی الکاذبین)

۶: غیر مقلد لکھتا ہے۔ سوال ۸۵۔ فقہ میں آتا ہے جیسا کہ ہدایہ ۱/ ۱۹۶ اور شامی میں ہے کہ سونا چاندی کو زکوٰۃ میں ملائیں اور اس کا دلیل بغیر قیاس نہیں اور لوگوں پر قیاس سے زکوٰۃ فرض کرتے ہیں اور یہ جائز نہیں اسی وجہ سے نووی نے شرح مسلم ۱/ ۲۱۵ میں فرمایا ہے کہ ان کے درمیان پیوست ہونا (زکوٰۃ کیلئے) نہیں۔ (یعنی دونوں اکٹھا نہیں کر سکتے) رسالہ ۱۱۱۔

میں کہتا ہوں کہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے دماغ مسخ کئے ہیں ورنہ ہدایہ پر رد کرتا ہے کہ انکے پاس قیاس کے سوا دلیل نہیں اور یہاں اپنے دعویٰ کی اثبات کیلئے امام نوویؒ کا قول

پیش کرتے ہیں

■ کیا امام نوویؒ کا قول حدیث ہے اگر حدیث نہیں تو اس کے قول سے بلا دلیل اپنا دعویٰ ثابت کرنا تقلید ہے تو اسکو آپ شرک کہتے ہیں اور یہ تو آپ کے نزدیک حرام ہے اور اسی رسالہ میں اس پر واہیات ذکر کئے ہیں تو یہاں اپنے دعویٰ کے لئے شرک کے لئے بھی کمربستہ ہو گئے یہ کیوں یا یہ تمہارے لئے جائز ہے اور صرف مقلدین حضرات کیلئے جائز نہیں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اس نے امام نوویؒ پر بھی جھوٹ بولا ہے امام نوویؒ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ان دونوں کو زکوٰۃ کے لئے نہ ملائیں یہ اس نے امام نوویؒ پر افتراء کیا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ عربی عبارت نہیں سمجھتے۔ امام نوویؒ نے دونوں کا الگ الگ مقدار بتایا ہے فرمایا ہے۔ کہ چاندی کا نصاب نص اور اور اجماع سے پانچ دس دو سو روپے ہیں۔ اور سونے کا نصاب اجماع سے بیس مثقال ہیں نووی شرح مسلم ۱/ ۳۱۵ (غیر مقلد نے حوالہ ۲۱۵ لکھا ہے)

تو نووی میں کہاں لکھا ہے کہ زکوٰۃ کے لئے دونوں کو نہ ملائیں مثلاً ایک سو روپے نقد ہیں اور دس مثقال سونا اس کو نہ ملائیں تاکہ زکوٰۃ سے بچ جائے یہ کہاں لکھا ہے بلکہ امام نوویؒ نے تصریح فرمائی کہ ان دونوں کو ملائیں لیکن غیر مقلدین فہم عربیت نہیں۔ امام نوویؒ

فرماتے ہیں :- ثم ان مالکا والجمھور یقولون یضم الذھب و القضۃ بعضھا الیٰ بعض فی اکمال النصاب نودی شرح مسلم ۱/۳۱۵

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مالک اور جمھور فرماتے ہیں کہ نصاب کے پورا کرنے کیلئے سونا چاندی کے ساتھ ملائیں، (تاکہ زکوٰۃ نکالدیں راقم) تو اس تصریح کے باوجود یہ غیر مقلد اللہ تعالیٰ اور روز حساب سے بے خوف ہوکر امام نوویؒ پہ جھوٹ اور افتراء کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا ہے کہ دونوں نصابوں کو نہ ملائیں (تاکہ زکوٰۃ سے بچ جائے) فویل لھم مما یکتبون - شاید اس طرح افتراء سے شیطان بھی عاجز ہوگا۔

۷ : غیر مقلد لکھتا ہے کہ فقہ میں ہے جیسا کہ ہدایہ ۱/۲۱۱ کہ رمضان کے لئے ہر رات نیت کی ضرورت نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :- لاصیام لمن لم یجمع الصیام من اللیل - رواہ ابوداؤد ۱/۳۳۳ مسند صحیح - اسی آدمی کا روزہ نہیں ہوتا ہے جس نے رات سے روزہ کی نیت نہ کی کیا یہ نص کے مقابلہ میں صریح قیاس نہیں :

(مسند صحیح ہے) رسالہ ۱۱۲

میں کہتا ہوں کہ مسند صحیح عربی کا لفظ نقل کیا تاکہ دیکھنے والے سمجھیں کہ یہ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسند صحیح ہے، اتنا دھوکہ بازی شیطان کا کام ہے انسان کا نہیں اعوذ باللہ من الطغیان قاری کریم مندرجہ ذیل تفصیل مطالعہ کریں تاکہ آپ کو اس کی حماقت معلوم ہو جائے گی -

امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مرفوع ذکر کر کے پھر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو حفص اور معمر الزبیدی پر موقوف بھی ذکر کیا ہے تو اول اس حدیث کے موقوف اور مرفوع میں خلاف ہے ثانیاً اس غیر مقلد نے دھوکہ دے کر کے یہ مسند صحیح ہے حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے بلکہ یہ حدیث بناء بر قول البانی مرفوع ہونے کا مستحق ہے کیونکہ اس میں ابن لھیعہ ہیں۔

حافظ جوزجانی فرماتے ہیں ابن لھیعہ مناسب نہیں کہ اس کی احادیث سے احتجاج کیا جائے اور اس کی روایت پر دھوکہ نہیں ہونا چاہیئے مطالعہ کریں احوال الرّجال ۱۵۵ . الجرح والتعدیل ۵/ ۱۴۵ ۔

حافظ نسائی فرماتے ہیں کہ ابن لھیعہ ضعیف ہیں الضعفاء المتروکین ۱۴ رقم ۳۴۶ مختصر مندرجہ ذیل کتابوں میں اس پر جرح دیکھ لیں اگر تفصیل چاہتے ہیں تو میری تصنیف القول المبین ۴۴۴ - ۴۴۷ دیکھ لیں۔

• مطالعہ کریں، الضعفاء الکبیر ۲/ ۱۹۲ • الکامل لابن عدی ۴۶۲/۲
• المجروحین ۲/ ۱۱ • الضعفاء ۱۳۰ للامام البخاری • الضعفاء المتروکین ۱۳۶/۲ لابن الجوزی • میزان الاعتدال ۲/ ۴۷۵ • المغنی فی الضعفاء ۱/ ۳۵۲ • التھذیب ۵/ ۳۷۳ • تھذیب الکمال ۴۲۷-۴۲۹ نسخہ مصورہ • شذرات الذہب ۱/ ۲۸۳ ۔ ہر حال یہ ضعیف لیس بالقوی اور ضعیف راویوں سے تدلیس کیا کرتے تھے اور اس کی احادیث

قابل استدلال نہیں، اور متروکین سے روایات بیان کرتے تھے اور اس کی روایات واجب الترک ہے۔ لہٰذا ابو داؤد کی حدیث ضعیف ہی ہے اور غیر مقلد کا مسند صحیح لگانا حماقت ہے۔

علاوہ اس میں ایک دوسرا راوی یحی بن الیوب ہیں، ابن سعد منکر الحدیث کہتے ہیں اور دارقطنی فرماتے ہیں اس کے بعض احادیث میں اضطراب ہے۔ پھر اس کا منکر الحدیث ذکر کیا ہے اور احمد فرماتے ہیں کہ یہ بہت غلطیاں کرتے تھے اور حاکم ابواحمد فرماتے ہیں کہ اپنے حافظہ سے حدیث بیان کریں تو خطاء کرتے ہیں اور عقیلی نے ضعفاء میں شمار کیا ہے مطالعہ۔ تہذیب ۱۱/۱۸۶-۱۸۸۔

امام عقیلی فرماتے ہیں۔ یحی بن الیوب..... ابی مریم فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو یحی بن الیوب سے حدیث بیان کی فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور دوسری حدیث میں نے اس کو اس سے بیان کیا فرمایا کہ جھوٹ بولا ہے۔ مطالعہ کریں۔ الضعفاء الکبیر ۴/۳۹۱-۳۹۲ یہ تو اس حدیث کا حال ہے اس سے غیر مقلد افتراء کے ساتھ مسند صحیح بنا کر صاحب ہدایہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

اور پھر حسد نے اس غیر مقلد کو ایسا اندھا کیا ہے کہ اس کے بعد امام ابوداؤد باب باندھتے ہیں۔ فرماتے ہیں :۔ باب الرخصۃ فیہ ...... کہہ کر فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر داخل ہوئے تو فرمایا ھل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی صائم ابوداؤد ۱/ ۳۳۲ .... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر داخل ہوئے تو فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کھانا ہے، تو جب ہم نے کہا کہ نہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں روزہ دار ہوں ابھی غیر مقلد بار بار اس حدیث کو دیکھ لیں کہ روٹی کا مطالبہ فجر سے پہلے تھا یا بعد تو جب صبح نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی نیت کی تو یہ روزہ صحیح ہے یا نہ ممکن ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فتویٰ لگالیں گے کہ روزہ صحیح نہیں تھا کیونکہ تم شُتر بے مہار ہیں۔ تو کیا ہدایہ پر اعتراض کرتے ہو یہ حدیث آپ نے ابوداؤد میں نہیں دیکھی تھی یا حسد نے تم کو اندھا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارا نظریہ یہ ہے کہ عوام کو شوشی کریں کہ فقہاء احادیث کے مخالف ہیں اور دین کی خدمت تمہارا مقصود نہیں۔ واللہ اعلم کہ آپ لوگ حساب کے دن سے منکر ہیں یا کیا وجہ ہے!

۸: غیر مقلد لکھتا ہے۔ سوال ۱۰۱ فقہ میں آتا ہے۔ جیسا کہ ہدایہ ۱/۲۵۸ میں ہے کہ حج قران بغیر ھدی لے جانے ہوسکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کے لئے ھدی شرط کیا ہے۔ دیکھو بخاری ۱/۲۱۲ مشکوٰۃ ۱/ ۲۲۲۔

میں کہتا ہوں کہ اس متعصب کا کام افتراء اور جھوٹ ہے اوّل تو اس

نے ہدایہ ۱/ ۲۵۸ پر افتراء کیا ہے کہ اس نے فرمایا ہے۔ کہ حج قران بغیر ھدی لیجانے کا ہوتا ہے وہاں دیکھ لیں یہ افتراء ہے۔

دوم صحیح بخاری پر افتراء کیا ہے۔ بخاری ۱/ ۲۱۲ میں قران کیلئے ھدی کا شرط سرے سے موجود نہیں بلکہ وہاں پہ فرمایا ہے، من لم یکن ساق الھدی ان یحل فحل من لم یکن ساق الھدی بخاری ۱/ ۲۱۲۔ جو ھدیہ نہ لے گیا ہو وہ اپنے آپ کو حلال کریں تو جس نے ھدیہ نہیں لے گیا تو اس نے اپنے آپ کو حلال کیا۔ تو قران کے ساتھ ھدی کا شرط بخاری میں تھا تو جو ھدی نہیں لے گئے تھے جیسا کہ بخاری میں ہے تو اس کے متعلق غیر مقلد کیا فتویٰ لگاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو رد ان پہ نہیں فرمایا بلکہ حلال ہونے کی اجازت دی غیر مقلد کیا فتویٰ لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خوف کر بخاری وغیرہ کتابوں پر افتراء نہ کرو اگرچہ تمہاری عادت جھوٹ اور افتراء ایسے ہیں میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ برائے اشاعت التوحید والسنۃ عطا فرمائیے۔ آمین

اور یہ رسالہ مخالفین اور معاندین کے لئے ذریعہ ہدایت بنا دے اور مؤلف کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے کہ اس نے دینی غیرت کی وجہ سے فقہاء کرام سے جوابات دیئے ہیں۔

اور مولوی عبدالسلام سے آخر میں یہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ

اور روز حساب سے خوف کرو ایسے جھوٹوں رسالوں پر تقریظ نہ کیا کرو اور پھر ایسا شخص جو عربیت کے سمجھنے سے بھی قاصر ہے اور صحیح بخاری وغیرہ پر افتراء کرتے ہیں۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

انا العبد المذنب خان بادشاه
دولة قطر۔ بكس: ۱۸۲۱



باعثِ تالیف

محترمو مسلمانانو او خصوصًا د اشاعت التوحید والسنته ملګرو حقیقت دا دے چه یو روځ ځما یو رفیق کار محترم همایون صاحب یوه رساله ماله راکړه ماوکتله نومِ ئې و التحقیق السدید فی مسئلة التقلید

د تقلید تورو تیارو نه نجات

او په سر کښ محترم مولنا عبد السلام صاحب تصدیق هم ثبت وو، لیکن هر صفحه چه مِه وکتله نو داسے بے ادبه قلم او د تعصب نه ډک بیا خاص ص۸۴ نه چه شروع مِه وکړه نو بس فِقه دا وائی لکه هدایه او محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم داسے فرمائی ص۸۴ کښ لیکی۔ زه اوس یو څو مثالونه ذکر کوم چه په هغی کښ به د قرآن او حدیث مقابله د فقهی دیو کتاب سره راغلی وی یا به د قیاس سره

یا به رائے د مجتهد سره بیا به همتا سو په دغه خبره کلک شوی او قرآن او حدیث به مو پریخئ وی۔ بیا به زعم خویش وائی چه ماسره دا قسم مثالونه د زرزو نه زیات دی لیکن د نمونے په طریقه (مشت نمونه خروار) یو څو ذکو کوم۔ نوما دغه صفحات وکتله او ما تعجب وکړو چه یو عالِم سره د ومره خیانت مناسب نه دے چه ده یو فریق دلیل ذکر کوی او ده بل فریق دلیل پټوی او داسی رلیکی چه فقه داسی وائی او قرآن او حدیث داسے وائی محترم قارئینو تا سو بخپله انصاف به وکی کله چه دلائل مقام راشی بس د محترم مولٰنا صاحب دغه خیال هُم نشته چه څوک به حُما تعاقب اُوکی لیکن

وہ آگے آگے وصل کا اقرار ساتھ ساتھ

میں پیچھے پیچھے سر پہ ہوں بستر لئے ہوئے

کله چه ما دغه صفحات مطالعه کړه نو ډیر د تعجب نه بیا مِه تقریظِ باندے نظر راچرله چه دومره دروغ بیانی او د خیانت نه ډکه رساله باندے د محترم مولٰنا صاحب تقریظ څنګه ثبت دے نوما

وکتله چه هغه تقریظ هُم څه ذومعنیٰ عواندی درے
راکوچه زه د مؤلف او د رسالے د هغه د عصمت دعویٰ
نه کوم) نوما وے

ستم ظریف نه سمجھو که بے زبان ہیں ہم
ہے بات یوں که ہم کرتے نہیں گِلہ تم سے

نوما اراده وکړه چه ده دے رسالے رد پکار دے
ځکه چه رساله په پښتو ژبه کښ لیکلے شویده
او هر قاری د رسالے په دغه جال کښ به ونخلی
چه فِقه دا وائی او قرآن او حدیث دا سے وائی نو
مطلب دا چه فقه ټوله د قرآن او د حدیث خلاف
دے (العیاذ بالله) نو که چرے ځائے په ځائے ځما
قلم که لګ تیز ښکی نو محترمو ځه هُم مجبور یم
چه احناف کثّر الله سوادهم شومره دِ الله دِ دین
خدمت کړے دے او کوی او دِ یو صاحب دِ قلم
نه شومره مجروح شول

قیامت خیز افسانه ہے پُر درد غم میرا
نه کھلواؤ زبان میری نه اُٹھواؤ قلم میرا

خپل د فِکر او د نظر اشاعت هر سړی حق لرے

کول پکار دے لیکن عِلمی میدان کښې ترجیح په دلائلو سره وی دا نه چه یو طرف ته دلائل ذِکر کی اود بل فریق دلائل پټ کی۔ محترمو تاسو به اوګورئ انشاء الله چه د دلائلو په لحاظ سره د دغه فریق څومره زور دے

میں شیخ سے سُنتا تھا مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا عمامہ کے سوا ہیچ

حماد دے رسالے لیکلو اصل غرض دِ التحقیق السدید ص۸۴ نه تر ص۱۲۴ پورے صفحاتو باندے تبصره ده چه مولنٰنا صاحب په فقه باندے ص۱۳۳ اعتراضونه او تنقیدونه کړی دی د فقهاء د طرفه دفاع ده۔

او رساله مشتمله ده په درج ذیل ابحاثو باندے

بحث اوّل فوائد تقلید او اثبات د ه تقلید عقلاً وشرعاً۔

بحث دوم مضرات ده عدم تقلید او نتائج۔

بحث سوم ده مولانا صاحب ده تعصب او ده بے ادبی ۴۷ مثالونه په رساله کښې۔

بحث چهارم ده غیر مقلدینو ده غلطو ۱۰۲ نمونے

بحث پنجم ده یو څو مسائلو پټو سونه چه ده قرآن

او صریح حدیث سره هغه حل کړی او ضمناً ۴ تپوسونه ـ
بحث ششم دفاع من جانب الفقهاء رحمهم الله ـ
او زه د محترمو قارئینو نه اُمید لرم چه ماته به دُعا
وکړی او په رساله کښې ځما د غلطئ اطلاع ماته اوکی
او ځما دے اصلاح اوکړی ځکه چه زه بے علمه یم
طالب علمئ حیثیت هُم زما نشته ـ
او د رسالے نوم کیښود ے شوید ے

اَلطَّامَّةُ الْکُبْرٰی

یعنی

خبیره دِ کوهستانی په بے ادبه پشاوری
الله رَبُّ العزت ځما دا ناقص کوشش قبول
کړی ـ

وانا الاحقر الافقر سراج الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۔

اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ

كانوا لا يتناهون عن منكرٍ فعلوه لبئسَ ما كانوا يفعلون ۔ وقال النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم

من رای منکم منکراً فلیُغیّره بیده فان لم یستطع فبلسانه ، فان لم یستطع فبقلبه وذالك اضعف الایمان

اَمّا بعد

ګُما محترمو مسلمانانو ورنړو اختلاف په اُمّت کښ دوه قِسمه واقع شوید ے ۔ یو اختلاف فروعی مسائلو کښ چه اجتهادی مسائل ورته

وائي لکه د آئیمه کرامو رحمهم الله اختلاف داسی قسم اختلاف زیاتوالی دعِلم سبب گرځی د دے څه مضائقه نشته بلکه فائده منده ده۔ او داسی اختلافات دِ جناب نبی کریم صلی الله علیه وسلم په دورکښ هُم واقع شوید ے بیا د آئیمه اختلاف دچا نه مخفی نه دے لکه څوک وائی مفهوم مخالف معتبر دے او څوک وائی نه دے معتبر او څوک وائی موضع د اختلاف کښ حق واحد دے او بل وائی متعدد د دا رنگه په تحقیق تنقیح کښ بحث کیګی کله تفردات د مجتهد لکه اتمام د صلوٰة په سفر کښ عند عائشهؓ یا اتمام صلوٰة په منیٰ کښ دِ حضرت عثمانؓ داسی قسم اختلافاتو کښ پکار دا دی چه کوم مجتهد باندی ستا اعتماد وی نو د هغه په قول عمل او که نور مجتهدینؒ باندی طعن تشنیع مه کوه دوئم قسم اختلاف داسی دے چه هغه اصُولی اختلاف دے لکه د موحدینو او مشرکینو تر مینځ اختلاف یا اهل سنتو او د مبتدعینو په مینځ کښ اختلاف یا لکه چه مطلق تقلید ته شرک او کُفر

ویونکو سره اختلاف نو داسې قسم اختلاف کښې
دوه ډلې ګرځي یوه ډله د حق پرستو دوئم د باطل
پرستو د جناب نوح علیه السّلام د وخته نه دا کار
شروع دے او روان به وي دغه سې څو ټکه په دې
مُلک کښې د فسق فجور نه علاوه متعدد د فتنې دي
مثلاً دِ دهریت د قادیانیت د منکر حدیث رفض
شرک او بدعت څه موده مخکښې ډیر ظلمات وُ الله
رب العزت د کوروها رحمتو ولیکې په حضرت شیخ
القرآن رحمة الله باندې دِ پنج پیر او په شیخ القرآن
رحمة الله باندې د راولپنډۍ او په شیخ الحدیث جناب
قاضي شمس الدین رحمة الله د ګوجرانواله باندې او
دا رنګه نورو اکابرین و اشاعت التوحید والسنة باندې،
چه د دوئي د ډیر محنت په وجه پاکستان او افغانستان
کښې خصوصاً او په نوره دُنیا کښې عموماً ښه کافي فضا
صحیح شویده الله دې او کي چه نوره صحیح شي۔
په دې دَور کښې ناخاپه یوه ډله را وچته شوه دغیر
مقلدینو چې ځان ته اصحابُ الحدیث نسبت او کړه او په
آئیمهٔ باندې بدې ردې شروع کړې هغه فروعي او

غیر ضروری مسائلو لره هوا ورکړه او داوینا شروع
کړه چه مقلدین فقه حنفی لس او فقه په زور د قرآن
او د حدیث مقابل جوړ کړه او په ځان لیبل ولګولو
چه لس مونګه فقط د پیغمبر علیه السّلام اتباع کوو
لیکن حقیقت داسی هرګز نه دے ۔

بنتے ہو وفادار، وفا کر کے دکھاؤ
کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی وفا اور

هُم په دغه سِلسله کښې دغه رساله لیکلے شویده او
څه خپل مقصد باندی شروع کومه د رَبُّ العزّت
په درګاه ډیر په عاجزئ او په انکسارئ دُعا کویم چه
اللّٰه تعالیٰ مالوره د حق لیکلو توفیق راکړی ۔

بحث اوّل

در فوائد تقلید او اثبات دِ تقلید عقلاو شرعًا

التقلید العمل بقول من لیس قوله احد الحجج بلا حجة منها.

علامہ ابن نجیمؒ د تقلید دغہ معنی کړیدے چہ دہ تقلید مطلب دا دے چہ کوم سړی قول مأخذ شریعت کښې ندے پہ هغہ عمل کول او دلیل ترینہ تپوس نہ کول دے نو تقلید والې مطلب دا چہ د چا تقلید کوي هغہ بذاتِ خود واجب الاتباع ندے او د امام قول مأخذ شریعت ندے مأخذ شریعت ښې فقط قرآن وحدیث او د هغوي دلالت اجماع او قیاس دی.

البتہ دغہ خیال اوکی چہ دغہ امام چونکہ دہ قرآن او د سُنت د علومو باندې پورہ بصیرت لري د دے وجہ نہ چہ هغہ دہ قرآن او دہ سنت نہ کُم مطلب اغستے دے هغہ حُما د پارہ ډیر قابل اعتماد دے. نو پدي کښې کوم قباحت دے او د تقلید د فوائد دی مثلاً

۱: دہ دُنیا نظام او د کور نظام او د تعلیم نظام دا ټول جاري دي پہ تقلید باندې مثلاً امیر د یو کار

امراو کی او مامور وائی چہ څہ بہ ھلہ منم چہ دلیل راوړہ؟

دہ کور مالک خزمتی تہ امر او کی دیوکار او څزہ وایہ چہ ھلہ بہ عمل کوم چہ دلیل پیش کہ؟

اُستاد شاگرد تہ وائی۔

۱: الف دے وایہ شاگرد وائی چہ دا الف دے پدی دلیل پیش کہ هسی نہ منم۔ هر صنعت درزی توپ ډرائیونگ دا ټول بنیاد پہ تقلید باندی دے ورنہ نظام دہ دُنیا درهم برهم شی۔

۲: دُنیا کبنں دصحت نظام هُم پہ تقلید کبنں دے طبیب مریض تہ وائی چہ دا دوائی خوره مریض وائی دلیل پیش کہ؟

۳: یوماشوم چہ لوی شی دمور نہ تپوس کوی چہ پدی څہ دلیل دے چہ فلانِ څوی ئم کنہ خلقو بہ قول باندی عمل کوی؟

۴: خلافت ابوبکرؓ او خلافت عمرؓ خلافت عثمانؓ خلافت علیؓ تقرر پہ تقلید نہ دے شوی؟

آیا خلافت ابوبکرؓ باندی نص قرآن یا حدیث موجود

دے ! بیا کله چه ابوبکرؓ د مرګ لمحات قریب شو نو یو وصیت نامه ولیکله چه څما نه پس جناب عمرؓ خلافت د پاره مقرر کوی استحقاق عمرؓ خلافت د پاره څه نص قرآن یا حدیث پیش کړے شی ؟

بیا کله چه جناب عمرؓ د ژندګی نه مایوس شو نو جناب عمرؓ هغه شپګ کسا نو شوری ته (چه علیؓ عثمانؓ ، عبدالرحمن بن عوفؓ ، سعد بن ابی وقاصؓ زبیر بن عوامؓ ، طلحه بن عبید اللهؓ) ته کار حواله کړو هغوی تقرر د عثمانؓ اوکړو دلته هم څه نص شته !

۵ : جمع قرآن چه عمرؓ ابوبکرؓ ته جمع کول د قرآن متعلق اووی نو ابوبکرؓ وفرمائیل چه دا کار د نبی علیه السلام په دور کښ ندے شوی نو جناب عمرؓ اووی هذا والله خیر ابوبکرؓ خبره ؤمنل څه نص پیش کړے ئ۔

۶ : اختلاف او د انتشار نه بچ کیدو ذریعه هم تقلید دے حُکم چه هر انسان په اعتبار د فکر او د سوچ مختلف دے او که د سلف خبره او منلے شی نو د تحریفاتو دروازه بندیګی۔

او اثبات دِ تقلید از روئے شرع پدی کښ څه

اختصار نه کار اخلم صرف ماخذ به ذکر کوم - باقی
په هغه کښې تفصیل ته پخپله رجوع او که کتابونو ته

۱ : یاایها الذین امنوآ اطیعوا الله واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم نسا ۵۹

د اولی الامر نه مراد علما دی - کبیر، احکام القرآن مجاهد

۲ : ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم
لعلمه الذین یستنبطونه منهم نساء ۸۳

دا دے آیت نه استنباط حجت کیدل معلوم شو- کبیر

۳ : فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا
فی الدین - التوبة ۱۲۳-

علماء ذمه واری بیان او عوامو ذمه وار د علما خبره
منل گرځولی دے - احکام القرآن

۴ : فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون نحل ۴۳
مراجعت علماء ته ثابت شو- روح المعانی

۵ : عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من
بعدی ابی بکر رض وعمر رض . ترمذی

اقتداء لفظ په امور دینیه کښې مستعملیږی.

۶: ان اللّٰہ لا یقبض العلم انتزاعًا من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالمًا اتخذ الناس رؤساجُھّا لا فسئلوا فأُفتوا بغیر علم فضلّو واضلّوا۔ بخاری۔

فتوی ورکول صرف دِہ علماء حق ذکر کړیدے۔

۷: من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاد ہ۔ ابوداؤد

تقلید مطلق پہ دَور دہ اصحابؓ کرام کبنں

۱: عن ابن عباسؓ قال خطب عمر بن الخطابؓ النّاس بالجابیۃ وقال یاایّھا النّاس من اراد ان یسأل عن القرآن فلیأت ابی بن کعبؓ ومن اراد أن یسال عن الفرائض فلیأت زید بن ثابت ومن اراد ان یسأل عن الفقہ فلیأت معاذ بن جبل ومن اراد ان یسأل عن المال فلیا تنی فانّ اللّٰہ جعلنی لہ والیًا وقاسمًا۔ طبرانی

ممتاز علماء طرف تہ رجوع ثابت شو۔

۲: عن سالم بن عبد اللّٰہ عن عبد اللّٰہ بن عمرؓ انہ سئل عن الرجل یکون لہ الدین علی الرجل الی اُجل فیضع عنہ صاحب الحق ویعجلہ الاٰخر، فکرہ ذالک عبد اللّٰہ بن عمرؓ ونھٰی عنہ۔ موطا امام مالک

پدی مسئله کښې چه د سمې په بل باندې څه قرضه وی نیتیه دار او صاحب حق هغه ته وائی چه د نیتی نه مخکښې دِ راکړه نو څه حصه معاف کوی نو جناب عبدالله بن عمرؓ دا مکروه اوګڼړل او منع کړه نه هغه سمې دلیل تپوس وکړه او نه عبد الله بن عمرؓ څه حدیث مرفوع پیش کړه دا تقلید نه دے؟

۳ : عن عبد الرحمٰن قال سألت محمد بن سیرینؒ عن دخول الحمّام فقال کان عمر بن الخطابؓ یکره

او کوره محمد بن سیرینؒ نقط پدی اکتفا کړی ده چه عمرؓ بد ګڼړل حالانکه دی کښې احادیث هم شته

۴ : انی بعثت الیکم بعمار بن یاسر امیرًا وعبد الله بن مسعود معلمًا و وزیرًا وهما من النجباء من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل بدر فاقتدوا بهما واسمعوا من قولهما

داسی نور مثالونه شته بنی پدی اکتفا دے او د تقلید شخصی عهد صحابهؓ او تابعینؒ کښې یو څو مثالونه۔

۱ : صحیح بخاری کښې ده روایت دے چه

ان اهل المدینة سالوا ابن عباسؓ عن امرأة طافت ثم حاضت قال لهم تنفر قالوا لا ناخذ بقولك وندع قول زیدؓ۔

او په بل روایت کښې راځي لا نبالي أفتیتنا او لم تفتنا، زید بن ثابت یقول لا تنفر۔ فتح الباری

او دا الفاظ هم راځي لا نتابعك یا ابن عباس وانت تخالف زیدًا فقال سلوا صاحبتکم أم سلیم

مسند ابو داود الطیالسی ص ۲۲۹

ده ابن عباسؓ نه هغه خلقو تپوس وکړو چه زنانه طواف فرض نه پس حائضه شي نو طواف وداع د پاره پاکیدو پورې انتظار دې اوکي که چرې دې طواف وداع به ترینه ساقط شي نو ابن عباسؓ وفرمائیل چه طواف وداع ساقط دې او چرې دې هغوی موږ نه منو ته دې زیدؓ خلاف کوې او بل روایت کښې دا چه ته فتویٰ ورکوې که نه ورکوې موږ نه منو او ابن عباسؓ احادیث هم پیش کوې۔ سلوا صاحبتکم أم سلیم ده دې نه معلومه شوه چه اهلِ مدینه، ده زیدؓ تقلید شخصي کوله او ابن عباسؓ دا خپله فتویٰ

په تائید کښې د ام سلیمؓ وغیره احادیث هم ورته پیش کړه بیا هم د هغوی د جناب زیدؓ په علم باندې اعتماد ؤ- د ابن عباسؓ په فتوی باندې عمل او نه کړه نو ابن عباسؓ ورته دا نو ویلی چه تاسو شرک وکړه تقلید شخصي بنر شرک دے بیا روستو زیدؓ د خپل فتوې نه رجوع کړے ؤ-

۲ : جناب ابو موسی اشعریؓ نه د یوې مسئلې باره کښې تپوس وُشو هغه مسئله بیان کړه بیا د هغه مسئلې متعلق دِ عبد الله بن مسعودؓ نه تپوس وُشو نو عبد الله بن مسعودؓ فتوی د موسی اشعریؓ د فتوے خلاف وه نو خلقو موسی اشعریؓ نه تپوس وکړه او د عبد الله بن مسعودؓ فتوې ذکر کړه نو وفرمائیل لا تسألوني مادام هذا الحبر فيكم او په مسند احمد کښې راځي لا تسألوني عن شي مادام هذا الحبر بين أظهركم موسی اشعریؓ مشهور ورکوی چه څو پورے عبد الله بن مسعودؓ په قید حیات دے نو تپوس تپوس د هغوی نه اوکی دا تقلید شخصي ندے؟ بخاری ومسند احمد

۳ : ترمذی کښې موجود دے چه معاذ بن جبلؓ نبی

علیہ السلام یمن تہ او لیگہ قال بکتاب اللہ قال فان لم

تجد فی کتاب اللہ ؟ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ولا فی کتاب اللہ ؟ قال اجتهد

رائی ولا آلو، فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صدرہ فقال الحمد للہ الذی ــــ ۔

نبی علیہ السلام معاذ بن جبل رض یمن تہ بطور قاضی

معلم و مجتہد لیگلے ؤ او اهل یمن باندے د هغوی

اتباع لازم کړے ؤ او معاذ رض تہ د قیاس اجازہ ورکړے وہ۔

او تابعین کښں دا امام شعبی رح قول تہ اوگورہ فرمائی۔

من سرہ أن یأخذ بالوثیقۃ فی القضا فلیأخذ بقول

عمر رض اعلام الموقعین لابن القیم رح امام مجاهد رح فرمائی

اذا اختلف الناس فی شئ فانظروا ما صنع عمر

فخذوا بہ۔

دا پہ طور مشت نمونہ پیش شو ورنہ د دے پیر

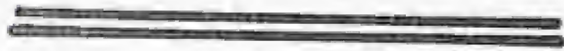
نظائر شتہ۔

الغرض تقلید مطلق یا تقلید شخصی د خلو رمے

صدئی نہ بعد ندے بلکہ عهد صحابہ نہ تقلید شروع دے

شاہ ولی اللہ فرمائی :-

لان الناس لم یزالوا من زمن الصحابة رض الی ان ظہرت المذہب الاربعة یقلدون من اتفق من العلماء من غیر نکیر یعتبر انکارہ ولو کان ذالک باطلاً لانکروہ عقد الجید ۲۹ دہ اصحابو د زمانے نہ راواخلہ ترہ ظہور د مذاہبو اربعہ پورے خلقو دہ علماء کرامو چا سرہ چہ اتفاق ئی شو برابر تقلید بہ کولہ او بغیر د انکار نہ دغہ کار بہ کیدہ کہ چرے تقلید باطل وے نو دغہ حضراتو ضرور بہ انکار کرے و



بحث دوم

مضرات ترک تقلید او د هٔ دے نتائج

۱: فساد و فتنه فروعی غیر ضروری مسائلو کښ د غیر مقلدین شیوه د دے وجه نه مولٰنا عبد الحی رح د هٔ نیچری فرقے تردید کوی نو آخر کښ لیکی ـ

ولعمری افساد هولاء الملاحده وافساد اخوانهم الاصاغر المشهورين بغير المقلدين الذين سموا انفسهم باهل الحديث وشتان ما بينهم وبين اهل الحديث قد شاع فی جميع بلاد الهند وبعض بلاد غير الهند تخربت به البلاد ووقع النزاع والعناد فالی الله المشتکیٰ ـ

ځماد زندگیٔ (د په خالق) باندی قسم چه دے ملحدین پهیلاول او د دوئی ورور وړونو فساد چه مشهور دی په غیر مقلدینٔ سره او ځانونه ئه اهل حدیث وائیٔ او د دوئیٔ او د هغه محدثین تره مینځ د څه مناسبت؟ داخلق د هٔ هندوستان نه علاوه بعض نور ښاریو کښ بنواره شویدی او د دوئیٔ په وجه باندی په ښاریو

فساد او جګړې او عناد واقع شويدے د الله تعالی طرف ته عاجزي او التجا ده الاثار الموضوعة فی الاخبار الموضوعة۔

پخپله نواب صاحب الحطة ص ۶۸ کښې ذکر کوي۔ فما هذا دين ان هذا الا فتنة و فساد کبير يعنې غير مقلدين چه کوم طريقه خپل کړے دے دين ندے دا بلکه په حکم کښې فتنه ده او لوی فساد دے دا زنګه په ۶۸ کښې فرمائی۔

فيا للعجب من اين يسمون انفسهم الموحدين المخلصين وغيرهم بالمشرکين وهم اشد الناس تعصبا وغلوا فی الدين۔ د تعجب خبره ده چه غير مقلدين ځان ته خالص موحدين وائی او شرک چه (تقليد کوي) هغوی ته مشرکين وائی حال دا دے چه دوی د ټولو نه زيات او سخت متعصب او غالی دی او په ص ۶۷ کښې ذکر کوي فقد نبتت فی هذا الزمان فرقة ذات سمعة ورياء تدعی لانفس علم الحديث والقرآن والعمل بهما علی العلات فی کل شان مع انها ليست فی شئ من اهل العلم والعمل والعرفان يدی زمانه کښې يو شهرت

پسند او ریاکاره فرقه پیدا شو یده سره دلا هر قسم
نقصانونه عمل په قرآن او په حدیث دعوی کوی
حال دا دے چه د دے فرقه علم او دعمل او ده
صحیح دینی معرفت سره ئخ تعلق نشته مشهور مقوله
ده صاحب البیت ادری بمافیه دکور خاوند پخپله
ښه پوهیږی پخپله نواب صاحب ذکر کوی څه ښه
او وی ویلنکی

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وه
عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے توحیران کر گیا وه

۲ : تجدد او اباحت پسندی په سبب ده ترک
تقلید نه پیدا کیږی ۔ ځکه چه هر یو دخپل رائے
او فکر سره تفسیر د قرآن او ده حدیث کول شروع
شی نو تجدد او اباحت به راځی او دا دواړه داسلام
دپاره نقصاد ده ځینو رنه دی ۔
۳ : ده اجماع خلاف د ترک تقلید په وجه کیږی ۔
۴ : ده اصحابه کرامو او د صالحین نه اعتماد اوچت
شی او بے ادبی په بنده کښ او سنود راځے پیدا
کیږی ده ذے یو څو نمونے پخپله د غیر مقلدینو

یو بل تہ چہ کم یدی ھغہ ورتہ لیکم مولنا ثناء اللہ امرتسری تہ مولوی فقیر اللہ لیکی۔

حاصل مرام یہ کہ اس میں شک نہیں کہ ثناء اللہ چوتھا دجال ہے ہند کے چار دجالوں میں سے اگرچہ تین تو مر کر واصل جہنم الی النار ہوئے مگر یہ چوتھا سب کے قائم مقام ہے بلکہ ان سے بڑھ کر ہے۔ عرضیکہ ثناء اللہ ملحد، زندیق و دجال بلا مقال اور محدث فی الدین بالیقین ہے۔ اہلحدیث امرتسر ۳۶ جون ۱۹۱۶ء

حافظ عبد اللہ روپڑی لیکی۔ ہم ثناء اللہ کو معتزلی جہنمی ملحد کافر بلکہ خبیث جانتے ہیں مولوی ثناء اللہ سے دوستی نہ رکھو کیونکہ وہ بے دین آدمی ہے۔ اخبار المحدیث امرتسر ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء

او دا حافظ عبد اللہ روپڑی متعلق وادرۂ۔ دنیا میں اگر کسی کو اعلیٰ احمق کی ضرورت ہو تو اس چھوٹی کھوپڑی والی انسان نما ہستی عبد اللہ روپڑی کو دیکھ لے۔ اخبار محمدی دہلی ص ۱۷

یہ بزرگ (عبد اللہ روپڑی) صرف جھوٹ بولتے نہیں بلکہ جھوٹ از خود گھڑتے ہیں تہمت تراشتے ہیں۔ ص ۱۳ اپریل

شخص مذکور (حافظ عبد اللہ روپڑی) ملحد بے دین ہے اور جو اس شخص کے ہم خیال ہیں ان سے اجتناب واجب ہے۔ مظالم روپڑی ۴۹

غربا المحدیث باغی جماعت ہے۔ بلکہ پوری جماعت مع امام کے

واجب القتل ہے۔ علماء احناف اور تحریک مجاہدین ص۵۲ بحوالہ ترک تقلید کے بھیانک نتائج۔

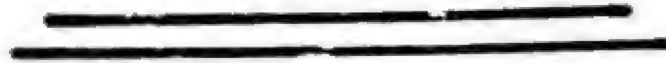
دامشت بمونہ خروار دودی خپل مینځ کښں د بیلے دبي څه نمونه وي او د غیر و په باره کښں یو دوه نمونې پیش کوم غیر مقلد عالم مولانا ابو الشکور عبد القادر حصاروي لیکي ۔ حق مذہب اہلحدیث ہے اور باقی جھوٹے اور جہنمی ہیں تو اہلحدیث پر واجب ہے کہ ان تمام گمراہ فرقوں سے بچیں۔ سیاحۃ الجنان بمناکحۃ اہل الایمان ص۲ مقلدین حنفیہ کے ہر دو فرقے دیوبندی اور بریلوی بلاشبہ گمراہ ہیں اور اہلحدیثوں جیسے مسلمان نہیں ص۵ دا رنگہ لیکي ۔ مقلدین موجودہ دس وجہوں سے گمراہ اور فرقہ ناجیہ سے خارج ہیں جن سے مناکحت (شادی) جائز نہیں وجہ اوّل یہ کہ موجودہ حنفیوں میں تقلید شخصی پائی جاتی ہے جو سراسر حرام اور ناجائز ہے ص۵

دا رنگہ ص۲۳ کښں لیکي : سچا فرقہ ناجیہ اہلحدیث ہے باقی سب فی النار والسقر ہیں لہٰذا مناکحت فرقہ ناجیہ کی آپس میں ہونی چاہیئے ۔ بحوالہ الکلام المفید او په موجوده دور کښں مولوی عبد العزیز چه ده چانہ قرآن او ایمان ز ده کړی ہے ؤ ۔ (جناب شیخ القرآن رحمہ اللہ د پنج پیر) د هغوی خلاف

چہ خو بے ادبہ قلم او چت کړیدے هغہ د چا نہ مخفی نہ دے
محترمو قارئینو ! دا خو نور نے دلا بے ادبے او
دلا گستاخی ماتا سو تہ ذکر کړی - دا تقول عدم
تقلید نتیجہ شی سړی نہ شتر بے مہار جوړ شی
هغہ تہ خپل شیخ مشر قطعانہ ابنکاری -
ٹپک اے شمع ! آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سرو پا درد ہوں حسرت بھری ہے داستان میری
۵ : ترک تقلید میوہ بہ څرنگہ ظاهر شویدے لگ
ملاحظہ او کی -
۱ : مولوی محمد عمر چکرالوی بانی فرقہ منکرین حدیث
غیر مقلدؤ موج کوثر ص ۵۲ بحوالہ ترک تقلید کے بھیانک نتائج
۲ : مرزا غلام احمد قادیانی غیر مقلدؤ . سورۃ فاتحہ
خلف الامام کو ہم فرض سمجھتے ہیں - فتاوی احمدیہ ص ۲۳
مرزا صاحب آٹھ تراویح کے قائل تھے - جو رابو پر مسیح کے قائل
تھے جمع بین الصلاتین کے قائل تھے - نہج المعلی ص ۱۶۵ سیرۃ المہدی ۱۳/۲
۲ : حکیم نور الدین دہ قادیانی خلیفہ اوّل غیر مقلدؤ
تاریخ احمدیت ۶۹/۴
۳ : ډاکټر ظفر اللہ نکہ غیر مقلدؤ - تحدیث نعمت ص ۳ بحوالہ ترک تقلید ص ۵

محترمو! د اقوال د بے ادبی هولناک نتایج دی
الله رب العزت دِ مونږه وساتی دا یو څو ما تاسو
ته وړاندی کړیدی۔

اند کے باتو گفتم وغم دل ترسیدم
کہ آزردہ شوئی ورنہ سخن بسیار است



بحث سوم

دہ مولانا صاحب د تعصب او د بے ادبی نمونی پہ رسالہ کښی

۱: مولانا صاحب دہ تقلید معنی او تعریف کړیدے پہ

هغہ کښی شپګ اقوال ذکر کړیدی دہ شپګو علماء پہ ادب

سرہ تیروس کوم چہ دغہ تعریف د تقلید چہ دغہ علماء

کرامو کړیدے تاد هغوی نہ دہ دلیل مطالبہ کړیدہ کہ

بغیر دہ مطالبے دہ دلیل نہ تا د هغوی تعریف دے

ومنل نو تا تقلید د دوی نہ کړہ! او دے علماء چہ تا ذکر

کړیدے دوئی مقلدین دی کہ غیر مقلدین کہ مقلدین دی

نو ستاسو پہ نیز مشرکان دی د هغوی خبرہ ولی پیش

کوی او کمال دا دے چہ د دے علما چہ ذکر کړیدے

نو یو نوم سرہ هم نہ دے لیکلے بغیر امام ابن قیمؒ نہ تشکرہ

دے چہ دومرہ سبو وکړہ۔

۲: مړکښی لیکی تقلید دے تہ وائی چہ تہ د یو امام یا

مجتهد یا فقیہ خبرہ اومنی او هیڅ دلیل دہ قرآن او

حدیث ورسرہ نہ وی بلکہ صرف د هغہ رائے اومنی پہ

ایمان وائی چہ التقلید هو العمل بقول من لیس قولہ

احدی الحنج بلاحجة دامعنی دہ چہ تا وکیہ کہ تقلید دامعنا دہ عمل کول پہ قول د هغہ چاچہ ستا پہ اعتماد وی او تہ د هغہ نہ مطالبہ د دلیل او نہ کی۔ دومرہ لوی دروغ ولاحول ولا قوة الا باللہ

۳ : صـ۸ چہ تہ څہ وائی تابعدار یم ..... او د قرآن او حدیث ستا د قول پہ مقابلہ کښں وی د هغی تاویل تہ بہ تیار یم۔

۴ : نن صبا هسی خلق د قرآن او حدیث نوم اخلی۔ او جی بغیر د تا نہ بس یواځی تہ مسلمان یی ماشاء اللہ۔

۵ : زمونږ د بعض علماؤ دماغ څہ چل ؤ شو چہ احادیث نبویہ دِ یو مُلا د اجتهاد نہ قربانوی۔ بس یواځی مولنا صاحب روغ یی۔

۶ : د قرآن او حدیث نہ مقلد اعراض وکړی توجہ ورتہ نہ کوی صـ۹ نو تہول معرضین د کتاب اللہ شو بغیر د مولنا صاحب نہ۔

۷ : مقلد اکثر د هغہ شخص تقلید کوی چہ د تہ داهُم نہ وی معلوم چہ آیا دی اهل علم دی او کہ نہ صرا مطلب دا چہ اماماں صاحبان اهل علم نو۔

۸ : لکیر کے فقیر۔ مولٰنا صاحب مقولہ دِ لیکولو باندی هُم نہ پوهیږی۔

۹ : مقلد تہ دلیل بنہ بنکارہ شی پہ مسئلہ کښ لیکن دغہ دلیل د دہ مذهب خلاف وی نو دا شروع شی دفع کولو او رد کولو دہ دغہ دلیل ۱۰۔ استغفراللہ

۱۰ : دا حدیث ځمونږ دہ مذهب خلاف دی نو منسوخ دے ۱۱۔ استغفراللہ

۱۱ : قسما قسم حیلی جوړی کړی دی۔ ۱۲

۱۲ : دہ رسول اللہ علیہ السلام خبرہ پرېږدی او دیو مُلا خبرہ بے دلیلہ منی۔

۱۳ : چغی وهی چہ مونږ د نص پہ مقابلہ کښ رائے لرہ اعتبار نہ ورکو لیکن کلہ چہ وخت راشی بیا د رنی دعوی نہ غافل شی شوافع دمذهب پہ مقابلہ کښ حدیث راشی نو وائی چہ دا عراقی حدیث دے حجازی ندے۔ او مالکیو پہ مذهب پہ مقابلہ کښ چہ حدیث راشی نو دلی وائی دا د مدینے والا و عمل نہ خلاف وی نو حدیث د پارہ قسما قسم حیلی جوړکړیدی ۱۲ مطلب دا چہ حدیث قول مذاهب نہ منی بغیر دہ مولٰنا صاحب ماشاءاللہ

۱۴ : دا ټول اقسام دِ تقلید حرام او ناروا دی د ه انسان دین پری تباه کیبږی ص۱۲ -

مطلب دا شو د ټولو دین برباد دے بغیر د ه مولینٰا صاحب د دین نه -

۱۵ : تقلید په خلو رمُه صدی کښ پیدا شوی دے ص۱۲ مولینٰا صاحب دروغ وائی ما مخکښ بحث کړیدے -

۱۶ : تقلید یو بدعت عمل دے ص۱۵ نو مطلب دا چه خلور مذاهب والا مبتدعین دی - استغفر الله

۱۷ : تقلید ضروری گنړی نو غلط فهمی کښ واقع دی په خپله خبره کښ سوچ نه دے کړے یا د بدعت نفرت یې زړه کښ نشته ص۱۵ :

۱۸ : تقلید کښ هُم اعراض دی د کتاب الله نه او د ه سُنت رسول نه ص۱۹ نو ټول مذاهب والا معرفین دِ کتاب الله دی -

۱۹ : قرآن منع کړه تقلید لره او څوک چه الله د ه قرآن خلاف کوی هغه به همیشه په گمراهی کښ پروت وی - مطلب دا چه ټول مقلدین گمراه دی -

۲۰ : څرنگه د ه اُمّت مقلدینو هُم دغه کار لعینه او کړه

مطلب دا چہ مقلدین ص ۲۶ دِ یهود کار کوی - استغفرالله

۲۱ : واقعی خبرہ دہ چہ مقلدین پہ خپل امام دومرہ خفہ کیبری چہ نہ دومرہ پہ الله خفہ کیبری او نہ دومرہ پیغمبر باندی ص ۲۷ ولاحول ولاقوۃ

۲۲ : دہ سادتنا وکبرائنا مقلدین مصداق کمرہ ص ۲۸

۲۳ : او دا یقینی خبرہ دہ چہ مقلدین څومرہ حیران و پریشان دی ص ۳۴ یهود و نصاری پشان دی - استغفرالله

۲۴ : صاحب هدایہ گمراہ دے تضل بها من تشاء وتهدی من تشاء محترمو دا تعصب خبری ندی - آؤ جی دا ډک دہ نصیحت خبرے دی -

۲۵ : آیا پہ دی کښی څہ ایمان پاتی شی کلا وحاشا ص ۴۲ مطلب دا چہ مقلد کافر دی -

۲۶ : گویا دہ قرآن او حدیث دی ښلور واړہ اماماو لہ راغلی دی - ص ۴۳

۲۷ : بلکہ خپل امامان دِ انبیاء نہ هُم زیات اوچت کړی ص ۴۵

۲۸ : څوک قیاسونو او آرا پسی روان دی نو هغہ بہ گمراہ کیږی مطلب دا بغیر دہ مولنا صاحب نور ټول گمراہ دی -

۲۹ : (مقلدین) دہ حدیثو دښمنان دی ص۲۶

۳۰ : آیا دا په مبتدعین نه وی؟ مطلب دا چه ټول مقلدین مبتدعین دی - ص۲۹

۳۱ : لیکن مقلدین حضرات نه دِ آیت ته پروا لری نه دہ حدیث او نه د اجماع صرف د خپل دہ امام صاحب خبرہ ورته د هر یو خبری نه ښکښتی دہ او علی الاطلاق منی بي معنی دہ آیت او حدیث ورته بدلوی - مطلب دا چه تحریف کوی - انا لله وانا الیه راجعون -

(تنبیه) مولینا صاحب تاسو نبی علیه ته حضرت ویلے شرک وائی او تا پخپله مقلدین ته حضرات ویلے دی - کیدیشی چه هیرہ شوی وی -

۳۲ : هیڅ فرق د د ننګر او د مقلد نشته ص۵۷ مطلب دا چه خلور مذاهب والا چارپایان دی - نعوذ بالله

۳۳ : عقل کوم مقصد دی نه هغه په تقلید ضائع کیږی ص۴۲ مطلب واضح دے -

۳۴ : (مقلدین) افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها (مصداق دی) ص۴۲

۳۵ : تقلید کښ حق پټ پاتی کیږی ص۴۲

۳۶ : دہ نبی علیہ السلام د اتباع نہ انسان محروم کیبری ص۴۳

۳۷ : تقلید پہ وچہ لسمہ یا شلمہ حصہ د دین عمل کیبری ص۴۴
مطلب داچہ بغیر دہ مولٰنا صاحب نہ نور تہو لو کبش پورہ دین نشتہ ۔

۳۸ : تقلید پہ وچہ سمری پہ تحریف کبش واقع کیبری ص۴۴
مطلب داچہ مقلدین محرفین دی ۔

۳۹ : تقلید پہ وجہ سمری دِ حق پریبنو د ونکی جوڑیری عمدا قصداً ۔ ص۴۵

۴۰ : تقلید پہ وجہ سمری پہ تنگی کبش واقع کیبری ص۴۵
اصل خبرہ ھُم دا دہ چہ کانرشہ بتہ اسان تیابر دشی بیا دہ اسانتیا نمونی ذکر کړیدی پہ ص۴۶ لکہ جمع صلوٰتین یو رکعت وتر اوس آسانتیا نورھُم شتہ (ریال)

۴۱ : تقلید پہ وجہ سمری بدعت کبش واقع کیبری ص۴۶
مقلدین مبتدعین شو ۔

۴۲ : اُمت کبش تفرقے او ډلی دِ تقلید پہ وجہ جوړی شوی ص۴۷ ۔ ځان تہ خیال کوہ ۔

۴۳ : تقلید و انسان بصیرت او عقلمندی ختموی ص۴۸

۴۴ : تقلید سمری کسالٰی کوی او سبتوی ص۴۸

محترمو تاسو دہ مولٰنا صاحب پہ رسالہ کبنں دہ بے ادبی او دہ تعصب ۴۷ نمونے وکتلی۔

اوس انصاف ستاسو پہ لاسو کبنں دے ما بغیر څہ دہ تبصرے نہ ستاسو وړاندی کړہ۔

سہے لاکھوں ستم لیکن نہ کی آہ فغاں اب تک

زباں رکھتے ہوئے بھی ہم رہے ہیں بے زباں اب تک



بحث چهارم

ده غیر مقلد ینو د غلطو څه نمونې

۱: په قرآن کښې دي چه میت صاحب اولاد وي نو ده
هغه ښځه د ترکې نه ثمن (آٹهم) حصه ملاویږي
غیر مقلد مولانا ثناء الله صاحب فرمائي چه څلورم
حصه ملاویږي۔

۲: میت صاحبِ اولاد نوي نو د هغه بیوه ته څلورم
حصه ملاویږي مولانا ثناء الله وائي ثمن آٹهم حصه
ملاویږي۔

۳: ده همړي نقطه دوه لونړه نو په ترکه ثلثین دوه
تهائي مال ملاویږي۔ مولانا صاحب فرمائي نصف
ملاویږي۔ البرهان الساطع ۲۸ بحواله الکلام المفید

۴: ده کنلي ده عدت دی حامله وي نو وضع حمل
غیر حامله وي څلور میاشتې او لس ورځې۔ مولانا
تپوس اوشو چه زنانه سړه مس نشي نو عدت څومره
دے فرمائي په هغې څه عدت نشته قرآن شریف کښې دي
مالکم علیهن من عدة تعتدونها۔ اخبار اهلحدیث ۹ دسمبر ۱۹۲۲ء

حالانکہ عکیش آیت کښ ذکر دے یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَکُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۔

دا دہ مطلقہ د عدت ذکر دے نہ وہ کنډې مولینا صاحب دا د کنډې جوړوی ۔

۵ : دِ کنډې عدت بصورة حمل دے او بصورة غیر حمل څلور میاشتې او لس ورزې دی ۔

مولٰنا صاحب نہ پتوس وُشو چہ کنډه بہ څومره وخت عدت تیری نو فرمائی ۔ ثلاثہ قروء دے طهر یاحیض ۔ اخبار اہلحدیث ۱۹ ار دسمبر ۱۹۲۲ء

۶ : میرہ مور او رضاعی نیا او رضاعی بنورسره نکاح حرام دے مولٰنا ثناء اللہ جائز رائی ۔

البرهان الساطع ۱۹

۷ : مور بہ زنا کولو سره مال جمع کړه او څوی توبہ وکړه نو دا مال حلالیږی ۔ اخبار اہلحدیث ۲۵ شوال ۱۳۲۳ھ

بحوالہ الکلام المفید ۱۹۲

۸ : دِ چرگ او د ہ اگئی قربانی جائز دہ ۔ فتاوی ستاریہ ۲

۹ : خزه مرزاینہ د ہ نو نکاح جائز دے ۔ المحدیث ۳ نومبر

امرتسر ۱۳، ۲۷، نومبر ۳۲ ۱۹ء

۱۰ : مرزائی پسی موخ کیمن ی فیصد تکہ صث

۱۱ : د کافر ذبحیہ حلالہ دہ دلیل الطالب ص۱۲۳

۱۲ : کوم سری چہ خزو او وینز و سرہ لواطت کوی نو هغہ منع کول ندی پکار ځکہ چہ مسئلہ مختلف فیہ دہ

هدیۃ المهدی ص۱۱۸ از وحید الزمان

۱۳ : دِ یوہ بینز ہ قربانی تهول کور والو د پارہ کافی دے اگر کہ تسل کسان ولی نہ وی بدور الاهلہ ص۲۲۱

۱۴ : کچری ناپاک بدن سرہ موخ وکی نو موخ نہ باطلیبزی

بدور الاهلہ ص۳۸

۱۵ : دِ خزی دہ شرم گاہ رطوبت پاکہ دہ -

ترجمہ صحیح مسلم ج۱ ص۲۸۷ از وحید الزمان

۱۶ : سجدہ تلاوت بے او دس جائز دہ فتاوی نذیریہ ج۱ ص۵۱۵

۱۷ : څاروی ذبح کولو وخت کبنی بسم اللہ او نہ وی نو بیا دبی خوری وے وخت کبنی دِ او وائی -

عرف الجادی ص۱۱

۱۸ : بنوا بنی سرہ زنا وکرہ نو دهغہ خزہ نہ حرامیبزی

نزل الابرار ص۲۸

۱۹ : یو سړی یو زنانه سره نناوکړه نو دغه لوری سره نکاح جائز دہ اگرچہ هغه جینئ د ده د ہے نطفه نه وی ۔ عرف الجادی ص ۱۰۹

۲۰ : مشتیازی او جماع په وخت کښ ذکر مکروه تنزیهه دے تحریمی نه دے ۔ نقه محمدیه کلان ص ۱۲

۲۱ : د ښاروی په فرج کښ ذکر داخل کړه نو غسل فرض نه دے ۔ هدیۃ المهدی ص ۲۴ ۔

۲۲ : متعه جائز دہ هدیۃ المهدی ص ۱۱۲

۲۳ : د زنانه تعول ستر پټولو نه بغیر هم مونځ کیدن ی ۔ بدور الاهلہ ص ۳۹

۲۴ : ستر عورت صحت د ده مونځ د پاره شرط نه دے حاشیه فتاوی نذیریه ص ۳۳۸/۱

۲۵ : مونځ او غیر مونځ کښ سړی د پاره آله تناسل او دبر پټول فرض دی ۔ فقط علی ص ۲۱۰ ۔

۲۶ : په مونځ کښ د سلام ویونکی ته اشارے سره جواب ورکویشی ۔ فتاویٰ ستاریه ۴۲/۳

۲۷ : د کپړو پاک کیدل مونځ د پاره شرط نه دے قصداً ناپاک کپړو کښ مونځ وکړه نو مونځ صحیح دے ۔ بدور الاهلہ ۳۹

۲۸ : د خنزیر په غوښه باندې موږ جائز دے - محلی ص ۱۱۸/۱

۲۹ : جمعه او اختر دواړه جمع شي نو بيا خه د که چرې د اختر مونځ د کولو نه بعد جمعه کوی يا نه - فتاوی الحدیث ۵۹ - فتاوی نذیریه ص ۵۷۳

۳۰ : جمعه بيا پريده په هغه ورځ کښ د ظهر مونځ هم ضروری ند دے حکم چه جمعه ساقط شو نو ظهر بيا په طريق اولی سره - فتاوی الحدیث ص ۵۲/۲ -

۳۱ : کچرې کرمی ډيره دې نو د زوال نه مخکښ جمعه کول جائز وی - فتاوی علماء اهلحدیث ص ۱۰۳/۲

۳۲ : حایضه د ه قرآن تلاوت کولیشی - فتاوی ثنائیه ۵۱۹

۳۳ : بسم الله اووی او کولی اوچلوا او د ذبح نه مخکښ جانور مړ شو نو حلال دے - فتاوی ثنائیه ۱۳۲/۲

۳۴ : د دریاب ټول ځناور حلال دی - نواب بدور الاهله ص ۳۴۹ هغه ځناور دادی دریائی سپے خنزیر انسان مار دا ټول حلال دی - کنز الحقائق ۱۷۵ وحیدالزمان

۳۵ : منګلک (چونګا) حرام ند دے - نزل الابرار ۸۳/۳

۳۶ : حشرات الارض ټول حلال دی - کنز الحقائق ۱۸۶

۳۷ : د خرے د سپئ خنزير پي پاکي دی - بدور الاهله ۱۶

۳۸ : شراب پاک دی حرام کیدل ثابت دی ناپاک تدی ثابت ۔ بدور الاھلہ ص۲۰

۳۹ : وینہ پاکہ دہ د دے پہ نجاست ئہ دلیل نشتہ۔
بدور الاھلہ ص۱۸

۴۰ : دہ سرو زرو دہ سپینو زرو برلو بنوکینی خوړل سکل جائز وی ۔ عرف الجادی ص۹

۴۱ : پہ مونځ کبنی تہبنز واچی نو د اعادہ ضرورت نشتہ ۔
عرف الجادی ص۱۲

۴۲ : دہ خنزیر وینہ پاکہ دہ ۔ عرف الجادی ص۱۰

۴۳ : ضرورت پہ وجہ دہ شرم گاہ نہ علاوہ ټول بدن مالش خپل مور، لور، بنور سرہ کولیشی ۔ مولوی نذیر حسین دہلوی فتاوی نذیریہ ص۱۷۶/۳ ۔ بحوالہ ترک تقلید کے بھیانک نتائج ۔

۴۴ : ابن بکرؓ او عمرؓ نہ اھل سنت جناب علیؓ نہ افضل والی لیکن ما تہ پدی ئہ قطعی دلیل نہ دے موند لے ۔
مولوی وحید زمان ۔ لغات الحدیث

۴۵ : خلفاء راشدین تہ کنزل کولو سرہ سری نہ کافر کیگی
نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص۳۱۸/۲

۴۶ : ولید بن عَقبۃ ، معاویۃ بن سفیان عمرو بن عاصؓ

مغیرہ بن شعبہ سمرہ بن جندب فاسق دی۔ نزل الابرار ۹۴/۲

۴۷ : ہم اہل حدیث اس کے قائل ہیں کہ مُردے قبروں میں زندوں کی پکار سنتے ہیں۔ نزل الابرار ص ۴/۱۔

۴۸ : زندہ اور مُردہ بزرگوں کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔ ص ۵/۱

۴۹ : اہل حدیث شیعان علیؓ دی۔ ۷/۱

۵۰ : تقلید شخصی شرک فی العادت دے۔ ۴/۱

۵۱ : جانور دبر کبش جماع وکڑہ نو غسل ندے فرض ۲۳

۵۲ : دبر مرد کبش جماع وکڑہ نو غسل ندے فرض ۲۳

۵۳ : امام دمونځ نه پس او وی چه ځبے او دسه وُم نو مقتدی باندی اعادہ نشته۔ ۱۰۰/۱

۵۴ : امام د مونځ نه روستو او وی چه کافر یم نو مقتدیانو مونځ صحیح دے اعادے ضرورت نشته۔ ۱۰۱/۱

۵۵ : امام پس د مونځ نه او وی چه ځه ناپاک یم نو دہ مقتدیانو مونځ صحیح دے۔ ۱۰۲۔

۵۶ : په مونځ کبش په اشارہ سرہ اُبواوغو بنتم یا اُبو واغسته نو مونځ نه باطلیږی۔ ۱۰۷

۵۷ : یو تن د کعاته په یو سلام سرہ کول جائز دی۔ ۱۳۱/۱

۵۸ : کچری خزی سرہ دہ فرج نه علاوہ جماع وکڑہ

انزل نوی شوی نو روژه نه ماتیبږی ۲۲۹/۱

۵۹ : کچیری خزی سیږی سره قصداً جماع وکړه نو سړی باندی کفاره او قضا دواړه لازم او خزه باندی صرف قضا لازم ده ۔ ۲۳۱/۱

۶۰ : په ځمکه ولاړ وی او سجده په مینځ باندی اوکی نو صحیح ده داوه غیر مقلد ۔ وحید زمان صاحب ۔

۶۱ : مولانا سلفی وائی چه نبی علیه السلام د ۸۲ تیا غزوات کښ حصه واخسته ۔ فواعجبا ۔ حدیث کی تشریعی اہمیت ص ۶۹ والصحیح انه توفی هو فی السجن ۔ تاریخ بغداد ۳۲۸/۱۳

۶۲ : امام ابوحنیفهؒ په جیل کښ انتقال خبر دومره موثوق نه معلومیږی ۔ فتاوی سلفیه ۱۴۳ ۔ والصحیح انه توفی هو فی السجن تاریخ بغداد ۳۲۸/۱۳

۶۳ : عبد الله بن مسعودؓ د تشبیک قائل ده ۔ فتاوی سلفیه ۱۰۸ دا په عبد الله بن مسعودؓ باندی افترا ده ۔

۶۴ : عبد الله بن مسعودؓ په رکوع کښ فاتحه او معوذتین قرآن نه جدا گنړل ۔ سلفیه ۹۶ ۔ دا په ابن مسعودؓ باندی افترا ده

۶۵ : وعند الطبرانی وابی الشیخ من حدیث انس مرفوعاً بلفظ یعق عنه من الابل والبقر ۔ والغنم نیل الاوطار ۱۲۶/۵ قاضی شوکانی حال دا ده چه دا روایت دروغ ده ۔

۶۶ : فی امارة زیاد وابنه طول مدة ولایة معاویة وابنه یزید لعنهم اللہ وظفر زیاد وابنه یزید لعنهم اللہ ۔ نیل الاوطار صـ ۱۵۹/۷ اخبار الخوارج قاضی صاحب لعنت لفظ امیر معاویہؓ متعلق ویلی دی ۔

۶۷ : نیل الاوطار ۱۷۶/۷ کبن وائی حتی حکموا بان الحسین السبط رضی اللہ عنہ دارضاہ باغ علی الخمیر السکیر الهاتک لحرم الشریعة المطهرة یزید بن معاویة لعنهم اللہ جناب معاویہؓ باندی لعنت ذکر کمی ہے دے ۔

۶۸ : نیل الاوطار صـ ۱۰۷/۵ کبن امیر معاویہؓ تہ بدی ردی ذکر کمیدی ۔

۶۹ : پھر جب عمرو بن عاص کی دغا بازی ظاہر ہوئی اور لوگ نادم ہوئے ۔ لغات الحدیث ۶/ہ وحید الزمان

۷۰ : عمرو بن عاص نے دُنیا کی خواہش کو آخرت کی بھلائی پر مقدم رکھا ۔ معاویہ کی رفاقت اختیار کی ۔ لغات الحدیث صـ ۲۳/۵

۷۱ : مگر اس میں شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے ۔ صـ ۳۶/۲

۷۲ : عن عائشةؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يصلی من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر من ذالك بخمس ولا يجلس في شيء منهن الا اخرهن اخرجه البخاري ومسلم نزل الابرار ۱۲۸ نواب صديق حسن خان ۔ او حال دا دے چه پدی الفاظ سره بخاری کبن نشته ۔

۷۳ : اسی طرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہے گا۔ کتاب التعویزات ص ۲

۷۴ : حکماء ہند نے کہا ہے جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فوراً اسکی دُم جڑ سے کاٹ کر چالیس دن تک زمین میں گاڑ دے پھر اس کو نکالے وہ ایک ہڈی کی طرح ہو گی اس کو ایک دھاگے میں باندھ کر کمر سے لگانے سے انزال نہ ہو گا اور نہ تھکے گا اور نہ تعب پائے اگرچہ مغرب سے صبح تک مشغول رہے ۔ کتاب التعویزات ۹۴ تا ۹۵

۷۵ : ابن عمرؓ پہ او دس کبش بنیے ؓ حکه وینی لے مولنا مبارکپوری القول السدید ص ۷۵ دا چرته حدیث کبن نشته.

۷۶ : معاویة الظاهر ان المراد به هو ابن الحکم السلمي وهو ابن جاهمة السلمي واما معاوية بن ابی سفيان فهو وابوه من مسلمة الفتح ثم من المؤلفة قلوبهم فهو غير مسلا ثم تحفة الاحوذی ۳/۳ دا په حضرت معاویهؓ او جناب ابو سفیانؓ باندی حمله نده ؟

۷۷ : عن عائشۃؓ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی العیدین فی الاولیٰ بسبع تکبیرات وفی الثانیہ بخمس قبل القرآۃ سوی تکبیرتی الرکوع ۔ القول السدید ص۲۲

مولٰنا مبارکپوری صاحب ابوداوٗد۔ ته حواله ورکړے دے چه په ابوداؤد کښې قبل القرآۃ الفاظ د سره نشته ۔

۷۸ : مولٰنا مبارکپوری وائی چه تحفۃ الاحوذی ص۲۰۰ ج۳ کښې واخرج البخاری فی الادب المفرد من روایۃ رزین قال اخرج لنا سلمۃ بن الاکوع کفا له ضخمۃ کانها کف بعیر فقمنا الیها فقبلنا ها اصل عبارت داسې دے فاخرج یدیه فقال بایعت بهاتین نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاخرج له کفا ضخمۃ ۔ الادب المفرد ۲۵۳-۹۷۳

چونکه غیر مقلدین وائی چه بیعت او مصافحه یو لاس سره پکار ده او په دے روایت کښې د دواړو لاسو سره د بیعت ذکر دے نو د منع نه وی بنکله ۔

۷۹ : مولٰنا محمد جوناګړهی سراج محمدی ۲۶ کښې د یو سوال جواب ورکوی ۔

س ۳۰ ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جس وہابی (غیر مقلد) کا باپ حنفی ہو کر مرا ہو وہ یہ دعا نہ پڑھے ربِ اغفرلی ولوالدیّ ۔

جواب ۸۰ : مشرکین کے لئے دعا مغفرت ناجائز ہے قرآن فی ما کان ہے ما کان للنبی والذین امنو ان یستغفرو اللمشرکین

۸۰ : مولینا سراج محمدی ۲۵ کیتی ییکی ایک حدیث بھی سن لیجئے۔ حضرت محمد بن حماد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

روایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی النظر فی کلام ابی حنیفۃ واصحابہ انظر فیہا واعمل علیہا قال لا لا لا ثلث مرات قلت فما تقول فی النظر فی حدیثک وحدیث اصحابک انظر فیہا واعمل علیہا قال نعم نعم نعم ثلاث مرات۔ جزا تاریخ خطیب بغدادی ۱۲۲۔

خواب تہ حدیث وائی فوا عجبا محمد بن حماد څوک دے ؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۸۱ : ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ پورہ قربانی کولیشی موطا امام مالک دارقطنی مسائل قربانی تحفہ محمدی ص۔

حال دا دے چہ موطا امام مالک ۲۹۷ کبش ۱۲ ذالحجہ پوری دی دے دروغ تہ او گورہ۔

۸۲ : دکوم سری د قربانی طاقت نہ وی نو د ذوالحجہ میاشت ولیدہ نو وینختہ، نکونہ وغیرہ نہ اخلی۔ داختم

مونځ ادا کړي نو د داخلی نو الله تعالی پوره د قربانی ثواب ورکوي . ابوداؤد تحفه محمدی ص۸ .

او حال دا دے چه ابوداؤد ص۲۹/۲ کښې دی چه وینځه او نوکونه د داخلی .

۸۳ : مولنا صاحب شمع محمدی ص۲۹ کښې لیکی چه ده احنافو د تھولو نه لوی کتاب او د ټولو نه معتبر کتاب هدایه کتاب الذبائح ۴۲۲ کښې ومن نحر ناقة اوذبح بقرة فوجد فی بطنها جنینا میتاً لم یوکل اشعر او لم یشعر .

یعنی جس نے اونٹنی کو یا گائے کو ذبح کیا اس کے پیٹ سے مرا ہوا بچہ نکلا تو اسے نہ کھا جائے خواہ ذبح کرنیوالے کو اس کا علم ہو یا نہ ہو . شمع محمدی ص۲۹ .

مولنا صاحب په هدایه اعتراض کړے دے او اشعر او لم یشعر معنی کړه د دا چه ذبح کونکی د پاره علم وی که نه وی . او حال دا دے چه اشعر او لم یشعر معنی دا دی چه د هغه وینخته ختلی وی او که نوی ختلی ماشاء الله د دے ته اجتهاد وائی .

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیواں ہی رہا

۸۴ : مولینا صاحب هدایه باندی اعتراض کوی وائی چه هدایه کښ دی ینظر الرجل من ذوات محارمه الی الوجه والراس والصدر والساقین والعضدین یعنی آدمی اپنی ذی محرم رشتہ دار عورت کے چہرہ اور سراور سینے اور رانوں اور بازؤں کو دیکھ سکتا ہے۔ ہدایہ پر ایک نظر المعروف بہ ہدایت محمدی ص۱۵۔

اوگوره د ساقین معنی نیلی نه دی او په دروغو اعتراض کوی وائی چه پتنان

جھوٹ کہنے سے جن کو عار نہیں

ان کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں

۸۵ : ان اعضاء کو جن کا ذکر اوپر گذرا چھو بھی سکتا ہے۔ ہدایت محمد ص۱۵ استغفر اللہ

۸۶ : سراج محمدی ص۲۶ کښ صحابه کرام وځان ته اهلحدیث دی۔ دا سپین دروغ دی۔ بحوالہ ہدایہ علما کی عدالت میں۔

۸۷ : منګګ (چوها) خوړل حرام ندی۔ نزل الابرار ص۸۳/۲

۸۸ : حشرات الارض مار وغیره تهول حلال دی کنزالحقائق ص۱۸۶

۸۹ : بجو خوړل حلال دی کوم سړی چه وائی حلال ندی

نو هغه پسې مونځ نه دے صحیح ۔

۹۰ : د بجو قربانی هُم کیږی ۔ محلی ص ۳۹۸

۹۱ : کچهوا ده رچه دی او کړ دا بو حلال دے ۔ محلی ۳۹۸

۹۲ : ده کچهوا قربانی هُم کیږی ۔ ص ۳۹۸

۹۳ : د سپې متیازې هم پاکې دی ۔ هدایة المهدی ۳۷/۳

۹۴ : ده کافر د سپی ښکار هم حلال دے ۔ عرف الجادی ص ۲۳۸

۹۵ : په اوډس کښی د ښپیو و نیځلو په ځائے مسح هُم جائز ده ۔ عرف الجادی ص ۹ ۔

۹۶ : حائضه ښځه ده قرآن تلاوت کولیشی ۔ فتاوی ثنائیه ص ۵۱۹

۹۷ : خوارج او روافض په اقتدار کښی مونځ جائز دے
اسرار اللغة ۹۶ پاره هشتم

۹۸ : په یو مجلس کښی درے طلاقونه یو کړه دیاره ده دے چه خواهش پوره شی ۔

۹۹ : ۴۸ میل سفر باندی قصر کړان ونه نو په درے میل باندی قصر شروع کړه ۔

۱۰۰ : ده سپئ لعاب ارجوتهٔ پاک دے.
هدیة المهدی ص ۳۷

۱۰۱ : ده چلم اوبه پاکې دي ۔ فتاوی علماء حدیث ص ۳۰

۱۰۲ : وطی سره حج نه فاسد یږی او نه څه کفاره شته
بدورالاهله ص۲۴۱ ۔ بحواله ترک تقلید کے بھیانک نتائج ۔

مولنا صاحب په فقره باندی چه کوم سوالات کړی وو
ما بحمد الله تعالی د ه قرآن او د ه حدیث په روشنائی
کښی جوابونه کړی دی او ما دا فی الحال ۱۰۲ اخبری
چه د ه اهل حدیثو د کتابونو نه ذکر کړیدی
څه امید لرم مولنا صاحب به دغه مسائل په
قرآن او حدیث سره به ثابتوی ۔

۔ دیده باشد ۔

تن همه داغ داغ شد پنبه کجا کجا نهم



بحث پنجم

دلته یو شو مسائلو تپوس ته

چه صریح نصوص سره د هغی حل پیش کی

۱ : په مونځ کښی سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ فرض دے که واجب که سُنت او که نه وی نو څنګه به شی ۔

۲ : کچری سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ په ځائے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ اووائی نو دوباره مونځ به کوی که سجده سهو ۔

۳ : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ امام او مقتدی دواړه به وائی که فقط امام دواړه جهرًا به وائی که فقط امام جهرًا مقتدی

۴ : رفع الیدین سُنت موکده دے که غیر موکده ۔

۵ : چاچه رفع الیدین ونکړه نو د هغه مونځ کیږی یا نه ؟

۶ : کچری په رکوع کښی سُبحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ جهرًا اووائی نو څه حُکم دے ۔

۷ : رکوع قومه کښی هیڅ او نه وی نو څه حُکم دے ۔

۸ : په سجده کښی تسبیحات ویل سُنت دی که نه ۔

۹ : آخری قعده درود ویل واجب دی که فرض که سُنت

۱۰ : درود شریف په زوره ویل پکار دی که په زوره ۔

۱۱ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ امام لرہ جهرًا ویل او مقتدی سرًا به وائی داپه کوم حدیث کښې شته ؟

۱۲ : د سپئ نیچے په غوږ وکیښ مرشو نوڅه حکم دے۔

۱۳ : بسار ره کیږے یا د ږنو په پانړو استنجا کیږی که نه

۱۴ : اوبه شته بنو کچری او دس کوئ نو لاره کښې خطره دی نو تیمم به کوی که نه۔

۱۵ : د میږی چې او لسی او ماسته حلال دی که نه

۱۶ : میراث وصیت غضب وغیره کښې هم دوه زنانه د یو سړی برابر دی ؟

۱۷ : کچری سړی په لونبی کښې متیازی وکړی نو څه به کوی۔

۱۸ : نکسیر سلسل بول وغیره د پاره په موخ کښې څه حکم دے۔

۱۹ : غلام د پاره طلاق مغلظ دوه سره کیږی که یو سره که درے سره۔

۲۰ : امام په اول دوه رکعاتو کښې قرآت وکړه بیا په بے اودسه شو نو اُمی خلیفه کړه نو مونځ دشو که نه۔

۲۱ : صبی بالغ شی یا کافر مسلمان شی ۱۲ بجے د روځې

دہ رمضان نو باقی ماندہ روځ کښې امساک دِ اوکی کړی ؛

۲۲ : نکاح وکړه په عوض یو حیوان او نوع ذکر کړه صفت ذکر نه کړه نو مهر کښې څه به ورکوی ؟

۲۳ : کچرې خاوند خزې ته او وی چه ستا حمل څما نه ندے نو لعان به کوی که نه ؟

۲۴ : کچرې رضاعی مور نه څه سرقه او کړه نو حد به وی که نه ؟

۲۵ : په جوارو (مکئ) او په ریجو (چاول) کښې ربوا چلیږی که نه ۔

۲۶ : یو سیب دوه سبیو نو کښې او یو حقنه دوه حقیتو کښې ربوا چلیږی که نه ۔

۲۷ : یوه اګئ دوه اګو یوه کجهوره دو یو اګوره دوه اګوړو کښې ربوا چلیږی که نه

۲۸ : کچرې د زید په عمر باندی زرّ روپۍ او دِه او وی چه ۵۰۰ سو مالره راکړه نو د تهٔ لو نه بری او هغه ۵۰۰ راتکړی نو څه نګه حکم دے ۔

۲۹ : وینه پاکه ده که ناپاکه ۔

دہ دے مندرج بالا سوالاتو جوابونه مهربانی

او که په صحیح حدیث غیر معارض سره ای کی ځکه مولنا صاحب په خپل کتاب کښ د دے خبرے دعوی[۱] هم کړیده ۔ ما په دیر اختصار سره دا یو څو ذکر کړه څه په انتظار یم چه ماله د دے جوابونه ملاو شی نو څه بیا انشاء الله نور راوستم او څه یو څو معروضات نور هم شته ۔

۱: چه مولینا صاحب تاسو ټول احادیثو باندې عمل کوی مثلاً رفع الیدین وعدم رفع الیدین مثلاً که څه باندې عمل کوی څه باندی نه نو بیا بیا ښو تاسو هم احناف پشان کاڼ کوی ۔

۲: په ایمان واوئ چه تاسو بخاری او دمسلم ټول احادیث صحت په خپله معلوم کړیدے که دچاپه ویینا که شق ثانی وی نو !

۳: الاصل فی الاشیاء الاباحۃ دا قاعده تاسو په ص[۱۵۱] کښ ذکر کړیده د دے قاعده واضع څوک دے ؟

۴: تقلید د امام ابوحنیفهؒ یواځې شرک دے او که د نور مذاهب والا هم که شق ثانی وی نو تاسو حرمینو کښ مونځ چا پسے کوی او که شق اول وی نو یو صریح نص مونږ ته پیش کړه !

بحث ششم

دفاع من جانب الفقهاء رحمهم الله

س ۱: امام صاحب وائی چه ایمان نه زیاتیبږي او نه کمیبږي شرح فقه اکبر ص۱۶۳ او الله تعالیٰ قرآن کښې صراحتاً فرمائی (لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم او فرمائی زادتهم ایماناً) دا رنګه بخاري ۱/۵ تفصیلاً اوګوره نو او س ته څه وائې۔ التحقیق السدید ص۸۴۔

جواب: د ایمان کښې زیادت او نقصان مسأله بناء ده پدې باندې چه آیا اعمال د ایمان جز دے او که نه نو بعض محدثینؒ فرمائی چه عمل د ایمان جز دی او امام صاحبؒ فرمائی چه ایمان یو امر بسیط دے عمل ورله جز نه دے نو ځکه دے وجه نه ایمان کښې زیادت او نقصان متصور نه دے کوم محدثین چه عمل ته جز وائی نو په هغوی باندې اشکال لازمیږي داچه اجزا ټول برابر وي نو نفي د تصدیق نفي د ایمان وي نو پکار دا دے چه نفي د عمل سره هم نفي د ایمان وشي

نو هغه محدثین په جواب کښې وائي چه عمل جزِ حقیقي نه دے بلکه جزِ عرفي دے یا جزِ کمالي دے نو نفي د عمل مستلزم نه شو نفي د ایمان لره او امام صاحبؒ د دے منکر ندے یعني عمل لره جزِ حقیقي نه مني نو دا د محدثینؒ خلاف ندے ځکه چه محدثینؒ هُم عمل جزِ حقیقي نه مني نو ګویا که دا اختلاف، اختلافِ لفظي غواندی دے نو زیادت[1] او نقصان په اعتبار د نُور سره یا په[2] اعتبار د طمانیت او دحلاوت په لحاظ سره یا په[3] لحاظ د زیادت د مومن به په لحاظ سره یا د تازګی او بشاشت په لحاظ سره دے۔

نو څه اوس تپوس کوم مولنا[1] صاحب نه چه محدثینؒ چه عمل ته جزِ کمال او عرفي ورته وائي غالباً ته به هُم دغه وائې د دے نه مخلص نشته او امام صاحب هم ورته جزِ کمال نه وائې بلکه فرمائي چه اصل ایمان لایزید ولاینقص نو د نورو محدثین باره کښې څه خیال دے۔

تنها انہی سے طے ہوئیں غم کی منزلیں

تم بھی قدم قدم پہ شریک سفر رہے

واللہ اعلم بالصواب

س ۲ : فقه کښې راځي لکه هدايه وغيره کښې چه نيت په اودس کښې سُنّت دی يا مستحب دی او حديث و بخاری کښې راځي "انما الاعمال بالنيات" هر عمل کښې نيت ضروری دے۔

جواب : امام شافعیؒ په اودس کښې نيت ضروری منی، فرمائی چه اودس عبادت دے ځکه چه تعظيم د رَبّ العزّت دے او مامور بهٖ دے او ثواب ملاويکي او نيت صحت د عبادت دپاره شرط دے وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُ اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ دا رنګه تيمم داودس بدل دے او اودس اصل دے او تيمم کښې نيت شرط دے نو اودس کښې هم شرط دے ځکه چه بدل د اصل نه نه جدا کيږی۔

او احنافؒ وائی چه نيت فرض نه دے بلکه سُنّت دے نو احناف قول کوی په موجب د علت سره لکه څنګه چه امام شافعیؒ فرمائی چه اودس قربت نشی جوړيدے څو پوری چه نيت نوی نو احنافؒ وائی

چہ آودا مسلّم دے لیکن خبرہ پہ دی کیں دے چہ
یو شخص اودس وکړو پہ نیت دِ موځ نہ بلکہ تبرّد
دِ اعضاءُ د پارہ نو آیا داسی اودس مفتاح الصلوٰۃ کیدے
شی کہ نہ یا داسی اودس سرہ موځ کیدے شی اوکہ
نہ نو احنافؒ وائی چہ داسی اودس سرہ موځ کول
جائز دے ځکہ چہ اُوبہ فی نفسہ پاک دی او د اعضاء
دا اودس تطهیر پہ داسی اودس سرہ کیږی لیکن د
اودس ثواب ورتہ نہ ملاویږی او دس شرط صلوٰۃ
دے پہ دی وصف سرہ چہ دا طهور دے نہ پہ دی
وصف سرہ چہ قربت دے پہ خلاف تیمم ځکہ چہ
د ښاوری مطهر کیدل عقلاً ممکن نہ دے نو ھلتہ معنی
د تعبُّد باقی دے او د هغہ حصُول بغیر د نیت نہ
ممکن ندے نو ځکہ دیو پہ ادب مولینا صاحب نہ تپوس
کوم چہ څرنگہ اودس شرط دے د موځ نو داسی
ستر عورت۔ طهارت ۔ مخ قبلے طرف تہ۔ طهارت
ثوب ۔ دا ټول شرطونہ دی د موځ او اِنما الاَعمالِ
بِالنیّاتُ دی نو پہ ایمانداری دا راتہ اووایہ چہ اکثر
کیږی زنانہ وینځی نو تا سو دا وئیلے دی چہ پہ وخت

د وینځلو د کبر و نیت به اوکی چه دا جامے ځکه ونځو چه مونږ کول مباح شی نو پدی نو ر کښ ستا سو ځم جواب وی نو هغه جواب ځمونږ نګه به هم وی ۔

تو اپنے دام میں صیاد آگیا   واللّٰه اعلم وعلمه اتم

س ۳ : فقه کښ راځی شرح وقایه هدایه کښ چه اودس عبادت نه دے وسیله ده او نبی علیه السّلام فرمائی   اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانُ

جواب : ځما محترم د اودس عبادت کیدو نه دچا انکار نه شی کیدے څه رنګه به څوک انکار اوکړی شی عبادت مقصد تعظیم د ربّ العزّت وی او د خواهش خلاف کار وی او امر د ربّ العزّت وی دا تول په اودس کښ موجود وی البته عبادت دره قسم وی عبادت مقصوده او غیر مقصوده چه د مقصودی عبادت دپاره شرط وی لکه د جهاد د پاره اسلحه او ده مخ ده پاره جامے نو دا ذرائع د عبادت دی نو ځمونږ فقهاءؒ فرمائی چه اودس عبادت مقصوده کښ نه دے بلکه ذریعه او وسیله دے او ګوره شرح وقایه عبارت بخلاف الوضوٓ اذ لیس هو عبادة مقصودة بل شرع

شرطا لجواز الصلوٰۃ مولٰنا صاحب (اذلیس ھو عبادۃ مقصودۃ) د شرح وقایہ عبارت اعتراض کولو دپارہ ھضم کمڑہ دا زنکہ پہ ھدایہ باندی حوالہ ور کمڑیدے او پہ ھدایہ کبنں (لیس ھو عبادۃ) د سرہ نشتہ نو آخر دا عبارت د شرح وقایہ پہ تول شہ دپارہ!
دیکھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے ماچہ دلاوراست دزدے کہ بکف چراغ دارد)

س ۴ : ھدایہ کبنں او د فقھی پہ ټولو کتابونو کبنں راځی چہ مسح د شلورمی حصّے د سر فرض دہ او حال دا دے چہ اللہ تعالیٰ فامسحوا برؤسکم ویلی دی او نبی علیہ السّلام دائما پہ ټول سر مسح کمڑی دہ ۔

جواب : امام صاحبؒ پہ نز مسح د سر مقدار د ناصیہ فرض دہ او استیعاب د ټول سر سنّت او امام مالکؒ او امام احمد بن حنبلؒ پہ نیز استیعاب فرض دے ۔

دلیل : بآ داخل وی پہ آلہ باندی نو استیعاب وی لکہ مسحت الحائط بیدی او کہ چری بآ داخل نہ وی پہ آلہ باندی نو مُراد بعض وی لکہ مسحت بالحائط د فرضیت د قائلین ۔

دلیل : د عبداللہ بن زید روایت دے چہ امام

ترمذیؒ ورته اصح شی ویلی دی لیکن پدی حدیث سره استیعاب ثابتیبری او مونکه هم قائل یو بنو خبره په فرضیت کښ ده - او په دی حدیث کښ هغه د پاره څه دلیل نشته - دِ نه علاوه په صحیح مسلم ۱۳۴/۱ نو په صحیح مسلم کښ دِ ناصیه ثبوت راغے او ته هُم منی نو ثابته شوه چه مقدار دِ څلورمی حصے د سر مسح فرض ده او دا مسلک دِ امام صاحبؒ دے او د دے نه زیات حدیث کښ لفظ دِ عمامه نو هغه معلول دے او پدی واضحه قرینه ابوداوُد ص۲۱ او ګوره - وعلیه عمامة قطرية فادخل يده تحت العمامة فمسح مقدم راسه فلم ينقض العمامة . او دِ معلول کید و باندی دویمه قرینه مسند ابو عوانة ۲۲۸ او ګوره ده عمامه ذکر ده سره نشته نو ده عما مسح بالتبع ده -

شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھیے

س ۵ : نقه کښ راځی لکه هدایه چه مسح په پمتی فرض ده نو داکوم آیت او حدیث فرض کړ یدے -

جواب : عن جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا

حجر فشجه فی راسه ثم احتلم فسال اصحابه فقال هل
تجدون لی رخصته فی التیمم قالوا ما نجد لك رخصته
وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی
صلی الله علیه وسلم اخبرنا بذالك فقال قتلوه قتلهم
الله الا سالوا اذا لم یعلموا فانما شفا العی السوال انما
یکفیه ان تیمم او یعصب (شک موسیٰ) علی جرحه خرقه
ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده زخم باندی پټۍ
په تړلے شوی او نور بدن به ووینځلے شی = ابوداؤد
او په دی باره کښی دارقطنی کښی روایت د ابن عمرؓ هم
دے لیکن هغه روایت سنداً ضعیف دے او په طبرانی
کښی د ابو امامه روایت هُم هغه هُم ضعیف دے دارنګه
په ابن ماجه کښی د حضرت علیؓ روایت دے هغه هُم
کمزوری ده او س د فقه عبارت اوګوره شرح وقایه ۱۱۷
ویجوز علی جبیرة محدث او د هدایه عبارت ویجوز المسح
علی الجبائر وان شدها او د فتح القدیر عبارت ویجوز
المسح اشارة الی ان المسح الجبائر لیس بفرض ـــــ الطحاوی
والتجرید المسح علی الجبائر لیس بفرض عند ابی حنیفهؒ
وان لم یضره بل هو مستحب ـــــ وقال المسح یقوم مقام

غسل ما تحتها و غسل ما تحتها لم يكن واجباً فكذ المسح
عليها و هذا يرشدنا الى ان الامر للاستجاب نو د دے
عبارا تو نه معلومه شوه چه فقهاء ورته مستجب وائی
هاں د صاحبینؒ یو قول په هغه روایت د امر باندی دے
لیکن هغه کمزوری دے۔

باقی په حدیث کښ ثبوت مسح علی الجبیرة علیؓ
انکسر احدی زندی فسالت رسول الله صلی الله علیه
وسلم فامرنی ان امسح علی الجبائر۔ رواه عبدالرزاق ص۲۴۶
اوس مولینا صاحب نه تپوس کوم چه مسح په پټئ فرض
دلا نوچا ورته فرض ویلے ؟ هدایه باندی حواله ورکړه
نو هغه تا وکتله مهربانی اوکه ته راته او بنایه۔

مجھے تو ڈھونڈنے پہ بھی نشان اس کا نہیں ملتا
ذرا آنکھیں ملا کر تم ہی بتاؤ کہاں ہے دل

س ۶: هدایه کښ راځی چه د دری څلو نه زیات
او به اچول اندامونو باندی ښتنه او جائز دی او حدیث
صحیح د ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰة کښ راځی فقد تعدی
واساء وظلم۔

جواب: حدیث الفاظ کله داسی هُم راغلی دی

فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم
نو د نبی علیه السلام نه او دس مرة مرة او مرتین مرتین
هُم ثابت دے نو د نقص څه مطلب نو محدثین جوابونه
ورکوی لکه بیهقی فرمائی یحتمل ان المراد بالنقص
نقص العضو یعنی اندام پوره نه کړه نو ظلم او کړه او بعض
علماء حمل کړی دے په اعتقاد باندی یعنی من اعتقد
سنیة ما فوق الثلث او نقص عن الثلث فلم یعتقد سنیة
بعضها یعنی د ۳ نه زیات وینځلو عقیده جوړه کړه یا
کم د ۳ نه او د دے طرف ته صاحب د هدایه
اشاره کوی والوعید لعدم روئیه سُنّته یا شیخ ولی
الدینؒ فرمائی نقص بعض الاعضاء فلم یغسلها بالکلیة
یعنی څه اندامونه د سره او نه وینځله یا دا نقص بنابر
وهم راوی دے د دے تائید په نسائی او ابن ماجه
کښ روایت دے ومن زاد علی هٰذه فقد اساء وتعدی
وظلم نو صاحب د هدایه فرمائی والوعید لعدم روئیه
سنته فتح القدیر والی او زاد علی الثلاث معتقداً ان
کمال السنته لا یحصل بالثلاث او نقص عنه معتقداً
ان السنته هذا ۔ نو غرض دا چه احناف هم دسنت

د ثلاث قائل دی او کوره وائی وتکرار الغسل الی الثلث

هاں که چری ازاله د شک د پاره یا د پاره وضو آخر د

پاره زیات کړه نو پرواه نشته ـ فاما لو زاد لطمانیة

القلب عند الشك او لنیته وضو آخر فلا باس به هر حنفی

نه تپوس او که او د احناف عمل ته او کوره نو بس

ثلاث دے زیات نه نو خامخواه اعتراض ته دوره

ضرورت نه وو ـ او اعلاء السنن کښ دی ـ

فان نقص من واحدة او زاد علی ثلاثة فقد اخطاء (اعلاء السنن ص۲)

س ۷ : هدایه کښ راځی او د فقهی په ټولو کتابونو

کښ د کوهی مسئلی راځی که مږه ولویده نو شل بوکے

به او باسی او که کونتره ولویده نو څلویښت بوکی

به او باسی دا قول مسئلی قرآن یا حدیث یا په آثار د

د صحابه کرامو کښ شته او آیا د ځان نه تقدیرونه

جوړول بدعت ندی ـ

جواب : جا فی روایة انس بن مالک عن

النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الفارة اذا وقعت

فی البیر فماتت فیها انه ینزح منها عشرون دلوا

او ثلاثون رواه ابو علی الحافظ السمرقندی

باسناده فتح القدیر۔

د حضرت ابن عباسؓ فتوی په دارقطنی کښې

شته عن ابن سیرین ان زنجیاً وقع فی زمزم یعنی فمات

فامر به ابن عباس فاخرج وامر بها ان تنزح مرسل

حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا سعید بن منصور

قال ثنا هشیم قال ثنا منصور عن عطاء ان زنجیاً وقع فی

زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح ماؤها فجعل الماء

لا ینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود

فقال ابن الزبیر حسبکم رواه الطحاوی ص۱۹۳۔

دارنګه په طحاوی کښې د چرګه د پیشو او د مږه

په باره کښې آثار موجود دی په حساب د دلو ۲۰-۳۰-۷۰:۲

س ۸ : فقه کښې راځي لکه شرح وقایه هدایه وغیره

کښې راځي چه کله یو حوض لس په لس ګز وکښې وی نو

اوبه په نجاست غور زید و سره نه پلیتیږی او که

د دے مقدار نه کم وی نو بیا پلیتیږی اول د دے

مقدار دلیل راوړی د وئم داچه صحیح حدیث ابوداؤد

کښې راځي انما الماء طهور لاینجسه شی۔

جواب : په دی مسئله کښې مذاهب ذکر کوم چه ذهن

نه راشي هغه داچه

۱ - حبرالامة سیدنا عبدالله بن عباسؓ او امام مالکؒ امام احمدؒ في روايةٍ او امام اوزاعيؒ فرمائي چه ابو قليل وي که کثیري په وقوع د نجاست نجس نه کرځي مگر داچه اوصافو ثلاثو کښې تغییر د يو وصف راشي۔

۲ - سیدنا عبدالله بن عمرؓ او امام شافعيؒ او اسحٰقؒ بن راهويه او امام احمد بن حنبلؒ في روايةٍ فرمائي چه که اُوبه قليل وي نو په القاء د نجاست سره نجس به شي او که کثیر وي نو نجس نه کرځي او د کثیر مقدار قُلّتين دی۔

۳ - افقه الامّت امام ابوحنيفهؒ او صاحبينؒ او امام ابراهیمؒ نخعي قاضي عبدالله ابن شبرمه قاضي عبدالرحمٰنؒ بن ابي ليلیٰ قاضي ليث بن سعد مصري او جمهورؒ فرمائي چه قليل به وقوع د نجاست سره نجس او کثیر نه پليتيږي ليکن د قلت او د کثرت د مقدار تعيين مفوضه د رائی د مبتلیٰ به پوری څکه چه د هر انسان ذهن د بل نه جدا وي بيا فقهاءؒ علامات مقرر کړيدی مثلاً

تکدر[۱] - صبغ[۲] - تحریک[۳] - مساحت دغه مساحت اته په اتو[۸]
کښ لس په لس کښ یا ۱۲ په ۱۲ - کښ ۱۵ په ۱۵ - کښ د
دے لس په لس قائل ابو سلیمان جوزجانیؒ دے او
هغوی دخپل شیخ امام محمدؒ نه واوریده کمسجدی هذا
نو دے نه تخریج کړیدے -

۴ - شیخ الاسلام امام ابن تیمیهؒ او امام احمد بن
حنبلؒ نی روایتٍ جامد او مائع تغییر اوصاف وغیره
سره فرق کوی -

۵ - علامه داؤد ظاهریؒ او ام المؤمنین حضرت عائشهؓ
نه منقول دا دے متغیر الاوصاف یا غیر متغیر جاری
او غیر جاری سره نه پلیتیږی کهچری غلبه د نجاست
په وجه باندی سیلانیت داوبو ختم شی نو نجس به شی
دا په تولو کښ اوسع مسلك دے -

دلائل دا احنافو کثر الله سوادهم

۱ - عن ابی هریرةؓ عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا
ستیقظ احدمن منامه فلا یغمسن یده فی الاناء حتی
یفرغ علیها مرتین او ثلاثا فانه لایدری این
باتت یده - (ترمذی)

۲ - عن ابی هریرةؓ قال لایبولن احدکم فی المآء الدائم ثم یتوضأ منه ۔ (حسن صحیح)

۳ - عن جابرؓ نهی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان یبال فی الماء الراکد ۔ (مسلم)

۴ - عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقه ثم لیغسله سبع مرات ۔ (مسلم)

۵ - عن ابی هریرةؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وهو جنب (مسلم)

۶ - عن ابن سیرین ان زنجیا وقع فی بئر زمزم فمات فامر به ابن عباس فاخرج وامر بها ان تنزح (دارقطنی اسناد صحیح)

۷ - عن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح ماءها طحاوی ۔ (ابن ابی شیبه)

او د حدیث مطلب ان المآء طهور لاینجسه شئ امام طحاویؒ فرمائی چه د دے ترکیب داسی دے لکه چه یو حُل نبی علیه السلام ابوهریرةؓ ته فرمایلی ؤ. ان المومن لاینجس حال دا دے چه قرآن کریم کښ راغلی وان کنتم جنبا فاطهروا او نبی علیه السلام فرمایلی ؤ

ان الارض لا ینجس نو تاویل په دول وی چه لا ینجس نجاسة بحیث لا یطهر ابداً۔ یا دا چه لا ینجس بحیث لا یکون لطهارته سبیل ۔ شاید چه د مولٰنا صاحب طبیعت خراب شوی وی ځکه د بل دلائل پتهولو سره کار نه کیبږی ۔

لب ہائے زخم دیکھئے اور خوب روئے
امید داری لب خنداں نہ کیجئے

<u>س ۹</u> : امام صاحب فرمائی چه مستعملی اُو به نجس دی لکه د انسان متیازو پشان دی او ګوره هدایه او شرع وقایه او حدیث کښ راځی چه عائشهؓ او نبی علیه السّلام د یو لوښی نه غسل کړی دی او لاسونه په کښ داخل کړی.

<u>جواب</u> : پکار دا وُه چه پدی مسئله کښ د امام صاحب قول اقوال ذکر کړی وی لیکن د مولٰنا صاحب سرال سره کار دے حقیقت دا دے چه ماء مستعمل په باره کښ امام ابو حنیفهؒ نه اقوال متعدد د منقول دی په روایت د حسن مستعملی اوبه نجاست غلیظ دی او د امام یوسف د روایت مُطابق نجاست مخففه او د امام محمد د روایت مُطابق طاهر غیر طهور، فتح القدیر او ګوره

اود مشائخ دعراق مطابق وقال مشائخ العراق انه طاهر عند اصحابنا واختار المحققون من مشائخ ما وراء النهر طهارة وعليه الفتوى وبالجملة فالصحيح عند الحنفية كون الماء المستعمل طاهراً غير طهور كما ر عن (الشامية اعلاء السنن ۱/۱۸۹)

او مولنا صاحب عجیبه دلیل ویلی دی چه نبی علیه السلام او عائشهؓ دیو لوښی نه غسل کوو چه ته داسی اونه وائی چه مونګ د دریاب نه اودس او غسل کوو

ګل ګئے ګلشن ګئے جنګل دهتورے ره ګئے
اُڑ ګئے دانا جهاں سے بے شعورے ره ګئے

س ۱۰: هدایه کښ راځی چه په نبیذ التمر باندی اودس کیږی او قرآن فرمائی فلم تجدوا ماءً فتیمموا چه اُوبه نه وی نو تیمم د وکړی نو زیادت په کتاب الله باندی راوستی د په په ضعیف حدیث سره ...... بیا لا صاحب هدایه بل یو عجیب کار کړیدے چه دی حدیث ته ئې مشهور ویلی دی۔

جواب: حلو رقیق غیر مسکر سره اودس کول کښ خلاف دے۔

۱۔ آئمهٔ ثلاثه اود امام یوسفؒ اود امام صاحب نه

یو روایت دا چه او دس نه دے جائز۔

۲۔ او دس دِ اوکی تیمم دِ نه کوی دا قول د سفیان ثوریؒ دے او دا امام صاحب مشهور قول دے۔

۳۔ مخکښی دا او دس اوکی بیا تیمم په قول دا امام محمدؒ او دا یو روایت د امام صاحبؒ نه هم دے لیکن علامه کاسانیؒ په بدائع کښی نقل کړے دے چه امام صاحب په آخر کښی قول اول طرف ته رجوع کړیدے باقی صاحب هدایه حدیث متعلق وئیلے دی چه مشهور نو نه په ایماندارئ او وایه د دے متعلق خو احناف پنځیله اصلاح کړیده۔ (ولیس هذا کذالك بل تكلم فيه كثير من المتاخرين) نو ستا تنقید ته ضرورت دوؤ۔ بهرحال امام صاحبؒ د دے مسئلے نه رجوع کړیده بنو مولنا صاحب نه معاف کوی۔

ستم گر تجھ سے اُمید ہو گی جنہیں ہو گی
ہمیں تو دیکھنا ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

س ۱۱ : د مسح علی الخفین د پاره فقه کښی ده شرطونه بیان شوی دی .... نو احناف خبری هم والی راولی۔ (فرض)

جواب : د مقیم او د مسافر د پاره توقیت او په حالت د جنابت کښی نزع خف وغیره په احادیثو سره ثابت

دے او فقہاء د تحقیق د مسح د پارہ طریقہ او کیفیت ظاہر کړے دے۔

س ۱۲: ھدایہ کښ راځي ولا یجوز المسح علی العمامۃ په پټکي مسح نه کیږي او محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کړي ده مسلم، مشکوٰۃ که نه وائي چه منسوخ شوے ده نو مونږ وایو چه منسوخ کړه د محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نه شو ورستو بل نبي ندي راغلے

جواب: بدایۃ المجتھد کښ ذکر دے چه امام صاحبؒ او امام مالکؒ او امام شافعيؒ په پټکي مسح د عدم جواز قائل دي او امام ترمذيؒ د دغه مسلک نسبت سفیان ثوریؒ او ابن المبارکؒ ته هم کړے دے۔ او امام احمدؒ ابو ثورؒ او قاسم بن سلامؒ د جواز قائل دي۔

دلیل ۱: وامسحوا برؤسکم نص قرآن قطعي دے نو قطعي غیر قطعي په وجه څرنګه پریدو۔

۲: متواتر قولي او فعلي احادیث کښ د راس ذکر دے۔

د جواز قائلین دلائل نمبر ۱ مسح علی الخفین والعمامہ

جواب ۱: مسح علی العمامہ لفظ معلول دے او وجه د معلول فتح الباري او په نیل الاوطار کښ اوګوره۔

۲: موطا کښې مذکور دے مسح علی العمامة كان فترك

ه

۳: مسح علی العمامه کړې دُ حال کو نه متعمماً

۵: بنا بر عذر، مبسوط .

۶: انه سوی عمامته فظن الراوی انه مسح علی العمامة

یعنی مسح علی العمامه بالتبع شوید ے

مولینا صاحب وائی چه نبی علیه السلام نه روسته چا

منسوخ کړه -

برین عقل و دانش بباید گریست

س ۱۳: فقه کښې راځی کله هدایه شرح وقایه چه په تیمم کښې استیعاب شرط دی او حدیث د بخاری کښې راځی چه نبی علیه السلام عمار رض ته وئیلے دُ چه مخ او ورغوی مسح کړه داکافی دی -

جواب: په تیمم کښې دوه قسم اختلاف دی په اعتبار د فعل چه ضربات څو مره دی او په اعتبار د محل چه محل د مسح چه دی او څومره -

په دی دوه خبره کښې څلور مذاهب دی -

١ : امام صاحبؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ لیث بن سعد او جمهور- مرفقین پورې مسح واجب ده ـ
٢ : صرف رسغین پورې واجب امام احمدؒ- اسحقؒ بن راهویه امام اوزاعیؒ او د اهل ظواهرؒ ـ
٣ : رسغین پورې واجب او مرفقین پورې مسنون ابن رشدؒ دا یو روایت د امام مالکؒ واﺋی ـ
٤ : علامه ابن شهاب زهریؒ تره مناکب پورې ده جمهور
دلیل نمبر ١ عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التیمم ضربة للوجه وضربة للذراعین الی المرفقین. دارقطنی باب التیمم.
٢ : د جناب عمارؓ روایت ، کنت فی القوم فامرنا نضربنا واحدة للوجه ثم ضربة اخری للیدین والمرفقین - الدرایة . مسند بزار ـ
٣ - ابوجهیم بن الحارثؓ روایت فمسح وجهه وذراعیه مشکوٰة باب التیمم ـ
٤ : د عبدالله بن عمرؓ روایت سنن دارقطنی کښ موجود ده ـ باقی د عمارؓ په روایت باندې استدلال ـ

جواب ١ ، مسند طیاسی ٨٩ - او المرفقین لفظ

هُم موجود دے۔

۲: طریقہ دِ تعلیم دے مطلب دا چہ دومرہ مبالغہ نۀ پکار کوم چہ عثمانؓ کړے دے۔

۳: ید اطلاق تر مرفق پورې کیږي۔

۴: تیمّم خلف دِ وضو دے او وضو تر مرفق دے نو تیمّم هُم تر مرفق

س: ۱۲: فقہ کښې راځي لکہ هدایہ چہ د حیض کمہ موده درې ورځې او زیاتہ لس ورځې او دا تقدیر او اندازه صحیح حدیث کښې ندے راغلے بلکہ د حیض اقل او اکثره موده نبي علیہ السلام ندہ مقرر کړې نو پدې تقدیر چہ څہ مسائل بنا شوي بے اصلہ او غیر صحیح دي۔

جواب : پدی مسئله کښی د فقهاء اختلاف دے وجه د اختلاف هُم دا ده چه روایات کښی دے په باره کښی صراحت نشته نو د دے وجه نه فقهاء د خپل ماحول په تجربه باندې ئے تحدید کړیدے ۔ مثلاً

۱ : بعض فقهاء اقل موده د حیض تحدید رائی نشته بلکه قطره واحد هُم حیض دے ۔

۲ : بعض یوم و لیله ۔

۳ : امام یوسفؒ یومان و اکثر یوم ثالث ۔

۴ : طرفین په نز ثلاث ایام ۔

اکثر موده د حیض عند الاحناف ۱۰ ۔ امام شافعیؒ ۱۵ امام مالکؒ ۱۷ ۔

د احناف استدلال د حضرت عائشةؓ ارد معاذ بن جبلؓ او د حضرت انسؓ ارد واثله بن اسقع ارد په روایاتو باندې دے اګرچه دا روایات د ضعف نه خالی ندی لیکن تعدد طرق په وجه باندې حسن کښی راځی ۔

عثمان بن ابی العاص انه قال الحائض اذا جاوزت عشرة ایام فهی بمنزلة المستحاضة تغتسل وتصلی دار قطنی ۔ اعلاء السنن

عن انس ادنی الحیض ثلاثة واقصاه عشرة قال وکیع فی

روایته الحیض ثلاث اِلیٰ عشر فما زاد فهی مستحاضه۔

دارقطنی ۔ سلام بن سلام عن حمید عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وقت النساس اربعون یومًا الاان تری الطهر قبل ذالک (دارقطنی ۲۳۹/۲)

س ۱۵ : فِقه کښې راغلې چه کمه موده د طهر پنځلس ورځې دی او دا خبره نه قرآن کښې شته او نه په حدیث او نه په اقوالو د صحابو کښې موجود صرف صاحب دهدایه بے سنده روایت د ابراهیم نخعیؒ نه نقل کړیدے او په حُکم د حدیث مرضوع کښې کړځول دی۔

جواب : سفیانؒ قول هم شته الطهر خمس عشرة دارمی

س ۱۶ : فِقه کښې راغلې لکه هدایه چه نجاست کله موذی ته ورسیږی نو که لوندوی نو مګلو نه پاکیږی او که وچ وی نو پاکیږی او نبی علیه السلام دا فرق ندے کړے۔

جواب : د ابوسعید خدری روایت دے که انه صَلَّی الله علیه وسلم قال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعله اذی اوقذر فلیمسه ولیصل فیها۔

وخرج ابن خزیمة عن ابی هریرةؓ انه صلی الله علیه وسلم قال اذا وطئ احدکم الاذی نعله اوخفیه فطهرهما

التراب نو کہ چری مائع وی نو دلک سرہ نو،بہ هُم
خراب شی لیکن امام یوسفؒ پہ اطلاق باندی عمل کریدے
اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان راه فی نعلیه قذراً
او اذیً فلمسیحه ولیصل بیہما وصححه ابن خزیمة
وعن عائشةؓ کنت افرك المنی من ثوب رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا کان یابساً واغسله اذا کان رطباً (دارقطنی)
س ١٧ : فقہ کبنی راغی لکہ هدایہ چہ د قدر د درهم
پہ مقدار د انسان د غمی کند کئی سرہ مونځ جائز دے
او قرآن فرمائی وثیابك فطهر۔
جواب : دلتہ هُم امام صاحبؒ پخپلہ قاعدہ باندی
دے چہ مفوض بہ شی رائی د مبتلیٰ بہ وزنا یا مساحتاً
یا ربع نفس۔ اندازہ۔
اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیستطب بثلاثة احجار
فانها تجزی عنه۔ (ابو داؤد نسائی)
نو حجر سرہ اکتفا جائز دے نو معلومہ شوہ چہ قلیل
معاف دے ځکہ چہ حجر سرہ نجاست ختمیبږی نہ
نو مقدار موضع استنجا معاف شو او موضع استنجا
مقدار د درهم دہ۔

س ۱۸ : فِقه کښې راځئ لکه هدایه چه استنجا کول سُنت دی که په اُوبو کوی که کاڼو او نبی علیه السّلام کله پرېښودلې هم د حال داچه امر نبی علیه السّلام په استنجا باندی امر کړیدی او امر د وجوب لپاره وی۔

جواب : داستنجاء په باره کښې د هدایه عبارت داسی د الاستنجا سُنة (ان النبی صلی الله علیه وسلم واظب علیه او استنجا بالحجاره متعلق د فقهاء دوه قوله دی۔

۱ : امام صاحبؒ صاحبینؒ ،سفیان ثوریؒ ، امام مالکؒ چه انقاء (صفائی) واجب دے په درے احجارو سره وی یا کم تثلیث او ایتار مسنون و مستحب دی۔

۲ : امام شافعیؒ ابو ثورؒ ، امام احمد بن حنبل ، اسحٰق بن راهویه انقاء او تثلیث دواړه واجب دی او پس د تثلیث نه ایتار مستحب۔

احناف دلائل د پنځو احادیثو نه دے روایت دابو هریرهؓ په ابو داؤد کښې او د عائشهؓ روایت په ابو داؤد کښې د عبدالله بن مسعودؓ روایت په بخاری کښې د ابو هریرهؓ روایت په طبرانی کښې دارنګه دابوب انصاری روایت او استنجاء بالماء مستحب دے کیچری

نجاست د مخرج نه په مقدار د درهم متجاوز وي نو
فرض په درجه کښې دے مقدار د درهم واجب باقي
مولنا صاحب امر وجوب د پاره راځي نو مهرباني او کړه دغه
قاعده په قرآن او حديث کښې راته او ښايه چه پيغمبر
عليه السلام ويلي دي چه الامر للوجوب صريح نص پکار
دے ورنه دغه قاعده ښنو احناف کثر الله سوادهم
فرمائي نو تاهم تقليد وکړه -

اين گناه در شهر شما نيز کنند

س ۱۹ : فقه کښې راځي لکه هدايه چه د ماسپښين آخر
وخت په مثلين ختميږي او په احاديثو کښې راځي چه
مثل اوّل ختميږي -

جواب : اجمالاً ذکر د دے مسئلے دلته کوم تفصيل
ذکر يدې مختصره رساله ممکن نه دے اجمالاً ذکر کوم هغه
دا چه ابوهريرةؓ نه روايت دے اذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوٰة ۲- قول شارعؑ بخاري صـ ابرِد
ابرُد باقي منقول عن الامامؒ . افتها مثلين - مثل اوّل
مثل ثاني نه بعد عصر امام صاحبؒ دے طرف ته
رجوع ثابت يعني اوّل دے مختار -

س ۲۰ : فقه کښی راغلی لکه هدایه کښی چه د ماښام د مونځ نه مخکښی نفل مکروه دی او محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائی : صلوا قبل المغرب

جواب : امام نوویؒ شارح مسلم فرمائی چه دغه نفل یو جماعت د اصحابو او د تابعین ورته مستحب وائی او جناب ابوبکرؓ او عمرؓ او عثمانؓ او علیؓ او نور صحابه ورته مستحب نه وائی څوک چه ورته مستحب وائی د هغوی دلائل مسلم ص ۲۷۸ بخاری ۸۷/۱ ۱۵۷/۱ او څوک چه ورته مباح وائی د هغوی دلائل دارقطنی ۲۶۴ بخاری ۱۵۷/۱ کتاب الآثار امام محمد ص ۶۲ مصنف عبد الرزاق ۴۳۵/۲ نو حضر مولٰنا صاحب نه پتوس کوم چه خلفاء اربعهؓ په باره کښی څه خیال دے۔ د دے حاصل دا چه احناف جواز رکعتین قبل المغرب منکر نه دی بلکه وضعها موضع السنة نه منکر دی بخاری کښی دی صلوا قبل المغرب بیا ثم قال فی الثالثة لمن شاء کرهیة ان یتخذها الناس سنة او عبد الواحد بن غیاث په روایت کښی بین کل اذانین صلٰوة الا المغرب (رواه البزار ۶۳/۲)

س ۲۱ : فقه کښی راغلی کله هدایه چه د خطبے رخت کښی

دوه رکعته مونځ نه کیبږی او حدیث د مسلم کښې راځي چه نبي علیه السلام فرمائي اذا جاء احدکم یوم الجمعة والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیها او دا قولي حدیث دے جواب ترې نه نشي کیدلے -

جواب : د خطبې په دوران کښې د امام صاحب رح او د امام مالک رح او د ابراهیم نخعي رح او د ابن سیرین رح او د سفیان ثوري رح او د علامه شریح او د جمهور فقهاء او د صحابه په نزد کلام او مونځ نه دے جائز بلکه په سکون او په اطمینان سره د خطبه واوري- او د غه مسلک د خلفاء اربعه رض او د ابن عمر رض او د ابن عباس رض هم دے-

۲ : امام شافعي رح او احمد بن حنبل رح او حسن بصري رح او او امام مکحول رح او امام اسحق رح قول دا دے چه په دوران د خطبه کښې راتلونکي د پاره مستحب دي چه د کیناستو نه مخکښې دوه رکعته تحیة المسجد اوکي د احناف کثر الله سو ادهم - دلائل -

۱ : اذا قرئ القرآن فاستمعوا چه قرآن لوستلے شي نو غوږ کیږدئ -

۲ : عن ابي هریرة رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال من قال یوم الجمعة والامام یخطب انصت فقد لغا
ترمذی یعنی په دوران دخطبه کښ غلے شه او وی نولغوه
دکړه نو موږ څه کړو ؟
۳ : حدیث د سلمان فارسیؓ ۔
۴ : حدیث د ابن عمرؓ طبرانی لیکن سنداً څه قدر ے
کمزوری دے بلو نور موید آت شته ۔

د جواز قائلینو دلائل

۱ : حدیث د جابرؓ چه نبی علیه السلام خطبه لوستله په
ورځ د جمعه کښ یو سړے راغے نو نبی علیه السلام تپوس
وکړو اصلیت تا موږ کړیدے نو هغه او ویل لا قال
فقم فارکع نو نبی علیه السلام ورته اوری موږ اوکه ۔
۲ : اذا جاء احدکم یوم الجمعة والامام یخطب فلیرکع
رکعتین دوه رکعته دا رکی ۔

د اول حدیث جواب چه دغه راتلونکی مسلیک بن
هدبه غطفانی رضؓ ډیر غریب وو کپړی شلیدلی نو
نبی علیه السلام ورته وفرمائیل چه موږ اوکه دپاره د
دے چه صحابه کرامؓ اوګوری او د دے پاره صدقه ارکی
او پدی باندے ډیر قرآئن شته یا دا قبل الخطبه دے

یا امساک عن الخطبہ دے۔

د دوہم حدیث جواب ، معلول د بوجہ متن۔ دا ھُم فعلی دے روایت بالمعنی کړیدے او قول جوړ کړیدے نو مولینا صاحب په انصاف او ایه چه احناف بے دلیله دی او کہ نہ۔

حسرت یہ اُس مسافر بے کس کے رونیے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

س ۲۲ : فقہ کښې راځي چه په اذان کښې ترجیع نشته دے او ابو محذورہؓ خطا شویدے او حال دا دے چه دا خطاً کول د صحابو رضی اللہ عنھم دی او ترجیع قولی حدیث کښې راغلی دہ او گورہ مشکوٰۃ۔

جواب : د مَلَکُ په آذان کښې او دِ بلالؓ په آذان کښې او د عبد اللہ بن زیدؓ په روایت کښې عبد اللہ بن مکتوم په آذان کښې د ابن عمرؓ په روایت کښې ترجیع نشته باقی روایت د ابو محذورہؓ دا د هغوی ذوق دے یا دا خصوصیت اهل مکہ یا خصوصیت د ابو محذورہؓ چه شهادتین په زړو ویلے وُو نو بیا تعلیم خیال کړیدے باقی نقها، هغہ ته خطا نسبت کله کړیدے۔

جھوٹ بولنے سے جن کو عار نہیں
ان کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں

س ۲۳ : نقہ کښې راځی لکہ ھدایہ چہ تثویب مستحب
دے او حدیث د ابوداؤد کښې راځی چہ تثویب بدعت دے
جواب : تثویب نہ مُراد اذان فجر کښې الصّلوٰۃ خیر
من النوم دے نو دا صحیح دے لکہ ابوداؤد او نسائی
کښې راځی نیل اوطار وغیرہ کښې ثشتہ د دے نہ علاوہ
بدعت دے ۔

س ۲۴ : نقہ کښې راځی لکہ ھدایہ چہ د ماښام د آذان
او اقامت پہ مینځ کښې وقفہ نشتہ دے او حدیث کښې
راځی چہ ما بین کل اذانین صلوٰۃ ۔
جواب : مخکښې ۲۰ کښې جواب شوید ے لیکن صاحب
مکرر ذکو کوی د پارہ د دے چہ نمبری زیاتی شی ۔

س ۲۵ : نقہ کښې راځی لکہ ھدایہ چہ دِ صبا راخترو نہ
مخکښې آذان نشتہ دے او حدیث د بخاری کښې راځی
باب الآذان قبل الفجر چہ نبی علیہ السّلام پہ دور کښې بہ کیدہ
جواب : آذان قبل فجر د پارہ د صلوٰۃ فجر نشتہ لکہ
حدیث کښې راځی :-

۱: عن حفصة بنت عمرؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان اذا اذن المؤذن بالفجر قام فصلی رکعتی الفجر ثم خرج الی
المسجد وحرم الطعام وکان لایؤذن حتی یصبح (رواه الطحاوی کذا فی اعلاء السنن)
۲: وعن عائشةؓ قالت ما کانو یوذنون حتی ینفجر الفجر (ابن ابی شیبہ)
۳: عن حمید بن هلال ان بلالا اذن لیلة بسواد فامره رسول اللهؐ
۱: فامره رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرجع الی مقامه
فینادی ان العبد نام فرجع - دارقطنی - دا رنگه دِ نافع روایت
په آثار السنن $\frac{۵۷}{۱}$ کښې او په بدائع کښې دی ما کان بلال یوذن
بلیل الصلوة الفجر بل لمعان آخر لما روی عن ابن مسعود عن النبی علیه
السلام انه قال لا یمنعنکم من السحور آذان بلال فانه یؤذن
بلیل یوقظ نائمکم ویرد قائمکم ویتسحر صائمکم -
س ۲۶ : فقه کښې راځی لکه هدایه چه د زنانه پونډې
د ښلورمې حصه نه کمه ښکاره شی نو مونځ کیږی او حدیث
د ابو داؤد کښې راځی کما فی المشکوٰة چه ښکاره طرف د
ښپې پټول هُم ضروری دی پاتی لا پونډی څلورمې
حصه ده -

جواب : هدایه کښې دا لیکلی دی وبدن الحرة کلها
عورة الا وجهها لقوله علیه السلام المراة عورة مستورة

واستثناء العضوين قال وهذا تنصيص على ان القدم عورة
ويروى انها ليست بعورة وهو الاصح يعنی صاحب هدايه
دامام صاحبؒ دوه قول نقل کړیدی یو داچه قدم
عورة دے او بل داچه ند ے صاحب د هدايه دویم
لره ترجيح ورکړې يدے ارشارح د منيه او قاضيخان قدم
عورة کيدو لره ترجيح وکړيدے او مولينا عبد الحیؒ
فرمائی چه حق دا دے چه کوم تحقيق طحاوی کړيدے
هغه داچه قدم عورة کښ داخل وے په موخ کښ او خارج
د موخ نه عورة ند ے او کوم خلق چه قدم ته عورة نه وائی
هغوی وائی چه ابداً د زينت نه منع کولو سره الاماظهر منها
مستثنیٰ کړيده نو قدمان په تلو راتلو کښ ښکاره کيږی نو
داهم مستثنیٰ بکار ده - او حديث د ابوداؤد مطلب دا
دے چه څادر کامل او وسيع وی ورنه يغطی القدمين
به فرمائيلے وُنو بعض فقهاء قدم ته عورة کيدلو ته ترجيح
ورکوی او بعض برعکس او دا مسئله ده چه حرج مدفوع
دے او قدم ته عورة ويلو کښ بعض حرج يقيناً شته
وماجعل عليكم فى الدين من حرج ٢٨/ج
او روايت د ابوداؤد تاويل نه سره دلا دے نه

ابوداؤد کښ دی چہ دا روایت موقوف دام سلمۃؓ باندی او عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار مرفوع کړیدے لیکن عون المعبود ص ۲۴۲ کښ دی قال المنذری وفی اسناده عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار وفیہ مقال اعلاء السنن ۱۴۱ دا رنگہ البذل المجهود ص ۳۵۴ او قلیل مانع ندے حکہ چہ پہ کپړه د خرق نہ خالی نہ وی او قاعده د قرآن ده چہ حرج مدفوع دے او قلیل مقدار د ربع عند امام محمدؒ او نصف عند ابی یوسفؒ د پاره نور ځایونہ دیر مقیس علیها شته۔

س ۲۷ : فقه کښ راځی چہ لکہ هدایہ چہ بربنډ سړی د پہ ناسته مونځ کوی او رکوع سجده بہ پہ اشاره کوی او حال دا دے چہ پدی خبره څه دلیل نشته حکہ چہ هر یو جدا فرض دی د بربنډ والی پہ وجہ رکوع سجده نہ ساقطیږی۔

جواب : پہ هدایہ کښ دی ومن لم یجد ثوبًا صلی عریانًا قاعدًا یؤمی بالرکوع والسجود هکذا فعلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان صلی قائمًا اجزاه لان فی القعود ستر العورة الغلیظة وفی القیام اداء هذه الارکان

نیمیل الی ایمما شاء الآانّ الاوّل افضل لان الستر وجب لحق الصلوٰة وحق الناس ولانہ لاخلف لہ والایماء خلف عند یعنی دبربنڈ دپارہ فرمائی چہ پہ ناستہ دمونځ اولی اورکوع سجدہ پہ اشارہ داوکی ځکہ چہ (اشارہ درکوع اود سجدہ خلیفہ دے) کہ چری پہ ولاړہ مونځ وکړو نوهُم جائز دے بیا دے دواړو دپارہ وجہ ذکر کړې شی دے ځکہ چہ پہ ناستہ وکړہ نو اشارہ بہ د هغہ قائم مقام شی او پہ ولاړہ وکړہ نو ادائیگی د ارکان ؤ شی لیکن د ستر عورة دپارہ بل خلیفہ نشتہ کچری تہ وائی چہ عمران حصینؓ تہ نبی علیہ السّلام فرمائیلی ؤ صل قائما فان لم تسطع فقاعدا نو دعاری دپارہ قاعدًا ندی کول پکار نو جواب[۱] دے چہ دے بنو هُم قادر پہ قیام ندے حقیقتًا نہ هُم حکمًا۔

۱: عن ابن عباس والذی یصلّ عُریانًا یصلی جالسًا مصنف عبدالرزاق ص۲/۵۸۳ یعنی بربنڈ پہ ناستہ دمونځ اوکی۔

۲: ابن جریح قال سئل عطاء عن الرجل یخرج من البحر عُریانًا قال یصلی قاعدًا۔ کذا عن قتادہ مصنف عبدالرزاق ۵۸۳

س ۲۸: فقہ کښ راځی لکہ هدایہ او شرح وقایہ پہ سئلہ نیت وئیل ښہ کار دے او حال دا دے چہ محمد

رسول الله صلی الله علیه وسلم او اصحابو او تابعینو دا کار نه دے کړے نو څه رنګه بنه کار شو۔

<u>جواب :</u> د نیت تعلق زړه سره دے لیکن حنفی فقهاء چه په ژبه سره د وئیلو قول کړیدے نو عام سړی د پاره پدی شرط چه دغه الفاظ وئیل ضروری او لازمی اوګڼی التزام کوی نو دا صحیح نه دے او د فقهاء رحمهم الله کلام دغه مذکور محمل کیدشی والله اعلم۔

اوګوره رد المحتار علی الدر المختار ۲۷۹/۱ اذ لم ینقل في الفتح عن بعض الحفاظ لم یثبت عنه صلی الله علیه وسلم من طریق صحیح ولا ضعیف انه کان یقول عند الافتتاح اصلی کذا ولا عن احد من الصحابته والتابعین زاد في الحلیة ولا عن الائمة الاربع

نو مولانا صاحب هرکله چه فقهاء په خپله د دے تصریح کوی چه الفاظ د نیت وئیلو ثبوت نشته نو اوس دا اعتراض په څه کوی بنو نمبری پوره کوی۔

<u>س ۲۹ :</u> فقه کبن راځی لکه هدایه چه د اَللّٰهُ اَکْبَرُ په ځائی خُدا بزرګ است وائی یا الله اجل وائی نو دا جائز دی او حال دا دے چه نبی علیه السلام د رخت نه ترینه

پوره هیخ مسلمان پدی عمل ندی کړے پاتے لاعالم
نورِ خود ساخته مسایئلو ته څه ضرورت ؟
جواب : دا یو مسئله ده چه قرآت په فارسئ کښ جائز
ده که نه نو امام صاحب یو قول دا ؤ چه جائز دے بیا په
هغه باندی دلائل دی چه په کتابونو کښ مذکور دی
دا رنګه د تکبیر مقصد اظهار د تعظیم د رَبُّ العزّت دے
او دا منحصر په لفظ د اَللّٰهُ اَکبَر کښ ندے نو داسی
لفظ ویئل چه هغه مشعر وی په تعظیم د رَبُّ العزّت باندے
نو جائز ده لکه او ګوره الله فرمائی چه ذکر اِسم ربه فصلیٰ
او د ابراهیم نخعیؒ نه منقول دے چه سُبحَانَ اللّٰه وغیره
سره افتتاح دُرسته ده لیکن پدی مسئله کښ هُم د امام
صاحبؒ رجوع ثابت دے وعلیه الفتویٰ فتح القدیر - بحر
الرائق - شامی امام صاحبؒ بنو رجوع کړیده بنو مو لنا
صاحب کله معاف کوی - والیه المشتکیٰ

سہے لاکھوں ستم لیکن نہ کی آہ وفغاں ابتک
زباں رکھتے ہوئے بھی ہم رہے ہیں بے زباں ابتک

س ۳۰ : فقه کښ راځی لکه هدایه چه امام به ربنالك الحمد
نه وائی او حدیث کښ راځی چه نبی علیه السّلام به لوستله

جواب : منفرد تسمیع او تحمید دواړه دِ اووائي او امام فقط تسمیع او مقتدی فقط تحمید کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قال اَللّٰهُمَّ ربنا لكَ الحمد - اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اَللّٰهُمَّ ربنا لكَ الحمد - بخاری ومسلم دا تقسیم ندے

س ۳۱ : فقه کښ راځی لکه هدایه چه یواځی پوزه اویا تندی باندی هُم سجده کیږی او حال دا دے چه نبی علیه السلام حُکم کړیدے لیسجد معك انفكَ یعنی تندے او پوزه دواړه لګول فرض دی -

جواب : په هدایه کښ دی ولیسجد علی انفه وجبهته یعنی دواړه دِ ولګئ کچری یو باندی اقتصار وکړه نو سجده اداکیږی څکه چه بعض الوجه کیځو دو سره د سجده اداکیږی او صاحبینؒ فرمائی چه اقتصار غیر جائز دے او د امام ابوحنیفهؒ نه هُم یو قول دغه هُم مروی دے نو صاحب پدی مسئله کښ هُم ستاد تنقید څه ګنجائش نه ؤ بښو نه د عادت نه مجبور یې او ګوره السعایه ص ۱۱۸/۲ کښ لیک دے -

اقتصار بر انف بغیر عذر نه قول امام صاحب

دے او عدم جواز قول د صاحبینؒ دے۔

والفتوی علی قولهما لقوة دلیل قولهما

س ۳۲ : فقه کښې راځي لکه هدایه چه که سجده کښې دِ لاسونه او زنګونه اوچت کړل او صرف تندے دے ولګولو نو هم سجده کیږي او دا مسئله غلط ده د دِ وجه نه یو دا چه دا صورت عادتاً ممکن نه دے دویمه دا چه حدیث کښې راځي ، امرت ان اسجد علی سبعته اعظم

جواب : په سجده کښې لاسونه او رکبتین کیخودل ځونکه په نزباندې سنت دی فرض نه دے ځکه چه مونګه ظني الثبوت سره فرض نه ثابتوو او په شپاړس[16] معانو کښې مستعمل دے عندنا امر مطلق وجوب د پاره دے بنو قرآن په وجه باندې نورمعاني هم کیږي باقي عادتاً ممکن نه دے نو تاله چل نه راځي ۔ نو ناممکن شو ۔

س ۳۳ : فقه کښې راځي لکه هدایه چه رستونو رکعتو کښې فاتحه لوستل مستحب دی او حدیث کښې راځي لاصلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحه الکتاب ۔

جواب : په مونځ کښې د قرأت امر شوید ے او امر بالفعل تقاضا د تکرار نه کوي تا ته شوک او وائي چه اضرب

نو د دے دا مطلب ندے چہ تہ هر وخت وهل کوه امام شافعیؒ په ټولو رکعتو کښې قرأت فرض وائی او امام مالکؒ په درېے رکعتو کښې او احناف اوّل دوو رکعتو کښې چونکه ثانیه دا رلی مشابهه ده او دریم او څلورم رکعت په سفر کښې ساقط او د حضرت علیؓ او د ابن مسعودؓ نه منقول دے ۔ عن علی وعبد الله انهما قال اقرأ فی الاولین وسبح فی الاخریین مصنف ابن ابی شیبة ۳۷۲/۱ ۔

وعن علقمه بن قیس ان عبد الله بن مسعودؓ کان لا یقرأ خلف امام فیما یجهر فیه وفیما یخافت فیه فی الاولین ولا فی الاخریین واذا صلی وحده قرأ فی الاولین بفاتحة الکتاب وسورة ولم یقرأ فی الاخریین شیئاً موطا امام محمد ص ۹۶ ۔

س ۳۴ : فقه کښې راځی لکه هدایه چه تورک په آخره قعده کښې نشته دے او حدیث د بخاری کښې راځی چه شته دے ۔

جواب : اوّل قعده او دویمه قعده کښې ناسته په یو طرز باندې دے ۔

وقال انما سنة الصلوٰة ان تنصب رجلك الیمنی وتثنی الیسری

اهدولی ماتول سم اوردول

(عن عائشۃؓ مرفوعا وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ وکان یفرش رجله الیسری وینصب رجله الیمنٰی (مسلم)

چې ماتول سم اودروِل په قاعده کښې سنو مولیٰنا صاحب ته بل فریق دلائل ندی معلوم یا پټول کوی۔

نہیں ہے علم ان میں جہل کی مستی کا جھگڑا ہے
یہ باتیں غیر ثابت ہیں زبردستی کا جھگڑا ہے

س ۳۵ : فقه کښې راځی لکه هدایه چه امام به د سحر اوّلنی رکعت اوږد کوی او نور مونځونو کښې به یو شان نه کوی او حال دا دے چه حدیث کښې راځی چه په ټولو مونځونو کښې به اوّل رکعت اوږد کوی۔

جواب : پدی مسئله کښې جواز او د ناجواز خبره نشته او ټول رکعتونه په استحقاق دِ قرآت کښې برابر دی بنو د سحر وخت د غفلت او د خوب دے چه اوّلنی رکعت طویل شی نو نور خلق به هم شریک شی باقی حدیث کښې چه اوّل رکعت تطویل راځی نو ظاهره ده چه په اوّل رکعت کښې ثناء او تعوذ شته نو تطویل لازمی دے بیا پدی کښې هم امام محمّدؒ فرمائی احب الی ان یطیل الرکعة

الاولیٰ علیٰ غیرھا فی الصلوٰۃ کلھا نو مولینا ستا د دے تنقید
تہ ضرورت ئ -

س ۳٦ : نقہ کبنں راغئ لکہ ھدایہ چہ د سُورتونو تعیّن
د مانځہ مکروہ دی او حدیث کبنں د سُورتونو تعیّن د لعض
مونځونہ د پارہ ثابت دی لکہ سُورۃ اعلیٰ او غاشیہ د جمع
پہ مانځہ کبنں -

جواب : ھدایہ کبنں دا دے چہ ویکرہ ان یوقت بشئ
من القرآن بشئ من الصلوٰۃ چہ دا سُورۃ مونځ د پارہ
خاص کی او بل نہ وائی نو مکروہ دے او کہ چری دغہ آسان
وی یا تبرکاً وائی بالماثور نو بیا مکروہ ند ے او کلہ کلہ بل
ھُم وئیل پکار دی د پارہ د دے چہ نا پوھہ سری خاص
او نہ گنړی فتح القدیر اوگورہ -

من چہ میگویم تنور من چہ گوید

س ۳۷ : نقہ کبنں راغئ لکہ مراقی الفلاح او طحطاوی
چہ اوّل بہ اماممتی قاری کوی بیا بہ تقویٰ دار بیا مشر بیا
بند خوی .... دا شرطونہ پہ ھیځ حدیث کبنں ندی راغلی

جواب : مولینا صاحب کمال وکړہ دا شرطونہ ندی
عدم شرط بنو مستلزم عدم مشروط وی د دے بارہ

کښې اعلاء انس اوکوره چه روایتونه پدی باب کښ موجود دی اَقرأ ـ اَعلم بالسنته اقدم هجرة نه چا انکار نه دے کړے هسې دمکر جماته ضرورت نشته ـ

س ۳۸ : فقه کښې راځی لکه هدایه شرح وقایه چه غلام اوړوند پسې امامتی مکروه ده او حال داچه محمّد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابن مکتوم د مسجد نبوی امام جوړ کړیدی او سالم رضی الله عنه پسې مونځ کیدلو ـ

جواب : نقهاء دا ذکر کوی چه کچرې حر او عبد دواړه موجود وی او په علم کښ هُم برابر وی او په قرأت کښ هُم برابر وی تو حر اصل لره امام جوړول بهتر دی دپاره د دے چه نفرت جوړ نشی او کچرې اعمی او بصیر نو بصیر کښ په نسبت د اعمیٰ ډیر احتیاط وی او بعض نقهاء ذکر کړیدے چه په اعمیٰ کښ د نظر حفاظت دے نو هغه بهتر دے بهرحال امامت د اعمیٰ په جواز کښ هیڅ خلاف نه دے کړے او د کراهت وجه عدم توقی عن النجاست دے وقال قوم بالتفصیل ان امامة اعمیٰ یکره اذا کان فی القوم سلیم اَعلم منه او مساویاله علماً والا فلا یکره باقی حضرت علیؓ نبی علیه السلام د کور د

اُمورو چَلوا مقرّر کړے و نو ابن مکتومؓ لره امامت زمواری حواله کړه د واړه ذمه واریانی حضرت علیؓ بانډی کړانیدل.

س ۳۹ : نقه کبنې راځی لکه هدایه شرح وقایه شامی چه زنانو دپاره بواځی جماعت مکروه تحریمی دے ځکه چه امام مینځ کښې او دریګی او حدیث د ابو داؤد کښې راځی چه محمّد رسُول الله صلی الله علیه وسلم ام ورقه د یو محلی امام کړی زولی وو -

جواب : دخزی امامت سم وته غیر جائز دے داسُر اتفاقی ده او کچری زنانه د سم وجماعت کښې داخل شی نو امن عن الفساد د شرط سره مشروط دے او ثواب په کور کښې ډیر دے لکه د ابن عمرؓ روایت کښې راځی وبیوتهن خیرٌ لهن مستدرك او د حضرت عائشهؓ روایت کښې راځی که نبی علیه السّلام ته معلومات شوی وی هغه امُور چه اوس زنانه کوی نو منع کړی و د جماتونو نه......

بلنحهن من المسجد (بخاری - مسلم ، مصنف عبدالرزاق ص ۱۴۹/۳)

اوس مسئله د امامت د زنانه د پاره د زنانو نو لعض ورته مکروه تحریمی وائی او بعض تنزیهی لیکن وکړه نو امام وسط کښې به وی تقوم وسطهن مستدرك - دارقطنی

او کوم فقهاء چه ورته مکروه وائی هغوی فرمائی چه دا د
زنانو د وضع خلاف دے او بعض فرمائی چه آواز ستر
دے او امامت کښ د دے خلاف به لازم شی او یو محله
کښ یو ځائے مقرر شی او یوه امامه مقرر شی او نور هے
زنانه هلته راځی او داسی اهتمام جوړ شی نو فساد نه خالی
ندے ځکه نبی علیه السلام فرمائیلی دی انما التسبیح للرجال
والتصفح للنساء. نو بهتره دا ده چه کور کښ دی او کی
او که نه مولٰینا صاحب ډیر اصرار دے نو بیا په بنار کښ
یو ځائے مقرر کړه او د امام تقرر او که بهتر دا دے چه
دا ثواب حصول د خیل کور نه او که او بیا به تاته معلومه
شی چه فقهاء قول څومره بهتر دے ستا تجربه به هم اوشی.
<u>س ۴۰ :</u> نفه کښ راځی لکه هدایه چه د معصوم ممیز
مونځ نه کیږی او حدیث د بخاری مشکوٰة کښ راځی چه
عمرو بن سلمته د وړے کالو په عمر کښ ید ہے په زمانه
کښ د رسول الله صلی الله علیه وسلم.
<u>جواب :</u> عند الاحناف اقتداءً المفترض خلف المتنفل
ندے صحیح ځکه چه حدیث کښ راځی الامام ضامن
نو کمزوری د قوی د پاره متضمن نشی کیدے د دے

وجه نه اقتداد بالغ نابالغ بچی پسی نده پکار باقی حدیث دعمرو بن سلمهؓ فقدمونی بین ایدیهم وانا ابن ست اوسبع سنین۔

۱: بعض محدثین ضعیف وائی قال ابوداؤد قیل لاحمد حدیث عمرو بن سلمهؓ قال احمد لا ادری ما هذا۔

۲: پدی حدیث کښ دی وکنت اذا سجدت خرجت استی چه ما سجده کوله نو څما کناتې بښکاریدل، نو مولینا صاحب نه څه طمع کوم چه پدی باندے هُم عمل کوی دشپیږ یا د وو کالو ماشوم چه پر توګ اوښادر به نوی تا سو به ورلیسی او دریګیٔ انشاء الله پوره حدیث باندی عمل کوی۔

دغه ماشوم امام صاحب مخکښ ولاړ وُد یوه زنانه تیره شوه نوهغی اُووی چه تاسو دخپل امام صاحب نه پټوی نو هغوی ما دپاره قمیص واغستو نو زه ډیر خوشحاله شوم۔

۳: دا دصحابو اجتهاد وُو۔ دنبی علیه السلام ارشاد دے چه فلیؤم کم اکثرکم قرآنا فنظروا فلم یکن احد اکثر قرآنا لما کنت اتلقی من الرکبان چه تاسو دپاره د هغه څوک امام شی چه قرآن درته ډیر یاد وی، عمرو دائی

چہ مانہ زیات پیاد والا څوک نہ وُو۔ نو هغوی دِلرہ امام جو ہم کہرہ دغہ واضح قرینہ دہ چہ دا دهغوی اجتهاد وُو دنبی علیہ السَّلام تقریر نہ وُو۔

کٹے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ کے ہم پر
خدا معلوم جب تم خشمگین ہوتے تو کیا کرتے

س ۴۱ : فقہ کبنں راغلی لکہ هدایہ شامی کبنں کلہ چہ زمانہ دسہری سرہ پہ صف کبنں جوخت ودریدل نو دسہری مونځ فاسد شو دے دپارہ لس (۱۰) شرطونہ بیان کہریدی نو محترموا اوّل خو تاسو ځان نہ راندہ مہ جوړوئ لږخیل دین باندی ځان پوهہ کړئ آیا دا شرطونہ چہ پہ درجہ دفرض کبنں دی چرتہ قرآن یا حدیث کبنں یا پہ اقوالو دصحابہ کرامو کبنں شتہ اوکہ نہ ستاسو پہ نزد فقهاء خبرے هُم فرضیت راوستلی شی دوئم داچہ صاحب دهدایہ وائی چہ مونږ پدی مسئلہ کبنں کتاب اللّٰه باندی زیادت کہریدی لیکن پہ مشهور حدیث سرہ مُہ کہریدی چہ هغہ اخروهن من حیث اخرهن اللّٰه دے مونږہ وایو چہ دین خپل کور کبنں مہ جوړوئ ځکہ کہ دا حدیث یو محقق عالم تہ پیش کہری (جی کہ یو محقق تہ پیش کوا وهغہ

مو بن ۀ نہ جواب راکی او مونیز ۀ او منو نو هسی نہ چہ مقلد نہ شو داخطرہ هُم دہ) نو هغہ دِ سره مرفوع و نہ پیژنی مشهور څرنګہ شو......... د دے وجہ نہ ابن الهمام فتح القدیر کښ رائی لایثبت رفعه فضلا عن شهرته۔

جواب : محاذات المرآة مع الرجل یعنی کہ چری خزه د سړی پہ محاذات کښں راشی اګرچہ هغہ سړے محرم وَلی نہ وی پدی شرطونو سره چہ......

بالغ وی۔ تحریمہ یوہ وی۔ پہ مینځ کښں څہ حائل نہ وی خزہ حیض او نفاس والا نوی۔ د یو رُکن د ادائیګئ پہ مقدار کښں محاذات وی۔ امام نیت کړیوی۔ د دوارو دِ یو امام پسی وی نو د سړی مونځ فاسد کیږی۔ هدایہ شرح نقایہ۔ شرح وقایہ۔

۔ دلائــل ۔

۱۔ عن الحارث بن معاویة انه رکب الی عمر بن الخطاب یسأله عن ثلاث خلال قال فقدم المدینة فسأله عمر ما اقدمك ! قال لاسألك عن ثلاث خلال قال وما هی ربما کنت أنا والمرآة فی بناء ضیق فتحضر الصلوٰة فان صلیت انا وهی کانت بحذائی فان صلت خلفی خرجت

من البنا قال تستر بينك وبينها بثوب ثم تصلى بحذائك ان شئت. الحديث رواه احمد۔

۲ : عن ابن مسعود اخروهن من حيث اخرهن الله موقوف دے لیکن حکماً مرفوع حکم چه ابن مسعودؓ اسناد تأخیر په طرف د الله تعالیٰ کړے دے نیز نورو احادیثو سره تایید هُم شوید ے۔

۳ : عن عبد الرحمٰن بن غنم اَنّ ابا مالك الاشعري جمع قومه فقال يا معشر الأشعريين ! اجتمعوا واجمعوا نساءكم اعلمكم صلوٰة النبي صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا واجمعوا نساءهم واراهم كيف يتوضأون .... فاذن وصف الرجال في ادنى الصف وصف الولدان خلفهم وصف النسا خلف الولدان ثم اقام الصلوٰة فلما قضى صلوٰته اقبل على قومه بوجهه فقال احفظوا فانها صلوٰة رسول الله التي كان يصلي لنا ۔ مجمع الزائد

عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وان خير الصفوف الرجال المقدم وشرها المؤخر وخير صفوف النساء المؤخر وشرها المقدم ۔ مجمع الزائد ۔

۴ : انس بن مالكؓ ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى

الله علیه وسلم لطعام صنعته له فاکل منه ثم قال قوموا فلا اصلی لکم قال انس......... فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وصففت والیتم وراءه والعجوز من ورائنا فصلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین ثم انصرف - بخاری

۵ : اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراهیم قال اذا صلت المرأة الی جنب الرجال وکان فی صلاة واحدة فسدت صلاته اخرجه محمد فی الآثار وقال وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفه مطلب دا چه پدی کښ امام صاحب یواځې نه دے بلکه تابعی قول هم موئید دے نو محترم مولنا صاحب دومره بدورد و ته حاجت نه و لیکن څه اوکو ته دخپل عادت نه مجبوری -

نوټ : ثم المشهور یطلق علی ماحررنا وعلی ما اشتهر علی الالسنة فشمل ماله اسناد واحد افصاعدا بل ما لا یوجد اسناد اصلا شرح نخبة الفکر نو که صاحب د هدایه ورته مشهور اووی نو څه ؟

تیری مجلس میں اور ہی گل کھلیں گے
اگر رنگ یارانِ مجلس ہی یہی ہے

س ۲۲ : فقه کښ واځې لکه هدایه چه معذوری مونږ

نه کیبږی او حدیث کښ راځی یوم القوم اقرأهم بکتاب الله دا فرق نبی علیه السّلام نه دے کړے پدی مطلق عمل ولی نه کوی۔

جواب : الامام ضامن الحدیث نو معذور ضعیف دے نو د قوی د پاره څرنګه به متضمن شی۔

س ۴۳ : نقه کښ راځی چه اقتداء د مفترض دِ متنفل پسی نه کیبږی....... او حدیث کښ راځی چه معاذؓ نبی علیه السّلام سره مونځ وکړه بیا به یې خپل قوم ته امامتی کولو۔

جواب : الامام ضامن الحدیث۔ ظاهره دا چه ضعیف قوی دِ پاره متضمن نه شی کیدے۔

۲ : انما جعل الامام لیوتم به فلا تختلفوا علیه۔ مسلم

۳ : که چرې دغه اقتداء صحیح وی نو مشروعیت د صلوٰة خوف څه ضرورت ؤ و دوَه ډلی به جوړې کړې وی یوی ډلی دِ دُشمن طرف ته ولاړه به وه بله ډلی سره فرض جماعتا وکی بیا بلی ډلی سره نفل۔

باقی پاتی شو حدیث د معاذؓ جواب۔ ۱ : منسوخ دے نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان تصلی فریضته مرتین نسائی۔

۲ : کیدیشی چه معاذ نبی علیه السّلام پسی نفل کوله۔

اجتهاداً۔

۳ : داد معاذؓ خپل عمل دے چه کله نبی

۴ : پدی کښې عادت د معاذؓ ذکر دے چه کله نبی
علیه السلام پسی مونځ کوله او کله قوم ته امامتی ورکوله۔

۵ : یا عشا اولی نبی علیه السلام پسی او عشا ثانی قوم
ته امامت کول۔ تبنیه : له تطوع ولهم فریضة
دا تکره دے حدیث نه دے ان الامام احمد ضعف هذا الزیادة

س ۴۴ : نقه کښې راځی لکه هدایه شامی وغیره کښې چه
تشهد کښې باد واچول او یائی وخندل نو مونځ پوره شو
او حال دا دے چه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
به همیشه سلام کر زولو بیا فرمائی تحلیلها التسلیم او ددی
حدیث په مقابله کښې هیڅ مرفوع حدیث نشته نو ولی دا
قسم مسئلی بیانوی چه هیڅ ضرورت ورته نشته آیا مونځ
څه ده بادوا و د خیتمی د تشولو ځائے دے۔

جواب : آئمه ثلاثو فرمائی چه د مونځ نه خارج کیدل
د پاره سلام وئیل فرضی دے او امام صاحبؒ فرمائی چه
خروج بصنعه فرض ده امام نووی په شرح د مسلم
$\frac{195}{1}$ کښې دغه مسلک د امام ثوریؒ او د امام ابوعمرو
عبد الرحمن اوزاعی هم نقل کوی چه سلام رکن نه دے

لیکن شامی ۳۲۵/۱ او دنقے نور کتابونہ ذکر کوی چہ لفظ د سلام واجب دے بل څہ طریقہ سرہ د مونځ نہ خارج نو شو نوګنہګار بہ شی۔

د امام صاحب دلائل

۱: د مسئی الصلوٰۃ پہ حدیث کښ د سلام تعلیم نہ دے ورکړے شوی کہ چرې رکن وی نو ضرور بیان پکار وو ځکہ چہ دا مقام د تعلیم وو۔

۲: عبد اللہ بن مسعودؓ اذا قلت ھذا او فصلت نقد تمت صلوٰتک۔

۳: عن عبد اللہ بن عمران رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رفع المصلی راسہ من آخر صلوٰتہ وقضی تشھدہ ثم احدث فقد تمت صلوٰۃ طحاوی ۱۸۹/۱ بحوالہ نماز مسنون۔ دا حدیث درجہ حسن تہ رسیدلے دے۔

۱: باقی شو حدیث تحلیلھا التسلیم۔ نو دہ دے پہ سند کښ عبد اللہ بن محمد بن عقیل دے۔ حافظ ابن حجر تہذیب التہذیب ص ۱۴-۱۵/۶ کښ فرمائی قال احمد و ابن سعد منکر الحدیث وقال ابن معین ضعیف لا یحتج بحدیثہ وقال النسائی ضعیف وقال ابو حاتم لیس الحدیث بقوی۔ بحوالہ خزائن السنن ۱/

۲: دلتہ قصر حقیقی نہ دے قصر کمال دے۔ باقی دہ مولٰنا

صاحب د بے ادبئ خبرے دہ هغہ جواب مونږ ته لہ نہ راځی بس دا به وایو۔

تیری مجلس میں اور ہی گل کھلیں گے
اگر رنگ یارانِ مجلس ہی یہی ہے

س ۴۵ : فقہ کښ راځی لکہ هدایه چہ څوک د سحر په مانځ ولاړ وی او نمر په راوختلو نو مونځ یې فاسد شو او محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائی فلیتم صلوٰۃ بخاری ومسلم مشکوٰۃ آیا نہ قسم په الله تعالیٰ وکړه دا قیاس په مقابله د نص کښ نہ دے۔ بعض وائی پدی وخت کښ د مانځ نہ منع راغلی دہ فتعاً رضا فتسا قطا دا دروغ وائی منع خودِ نوافلو نہ راغلی دہ د قضا مونځ نہ کوم ځایه راغلی دہ۔

جواب : عین طلوع او استواء۔ او عین غروب کښ هر قسم مونځ۔ فرض۔ قضاء۔ جنازہ۔ سجدہ تلاوت مکروہ دے حدیث عقبتہ بن عامر الجهنی مسلم ۲۷۶/۱ ترمذی ص ۱۶۷ او حدیث دہ ابن عمر بخاری مسلم۔ او حدیث ابی سعید بخاری او حدیث عمرو بن عبسہ او حدیث دہ عبد الصنابحی نسائی او حدیث دہ ابن عمر نسائی او حدیث

دہ ابن عمرؓ مسلم او حدیث د عائشہؓ د دے روایا تو نہ
معلومہ شوہ چہ پدی اوقاتو کبنں مونځ مکروہ دے۔
البتہ د سحر پہ مونځ کبنں شروع د وکمہ او نمر طلوع
شو نو احناف وائی چہ مونځ فاسد شو او عصر شروع کمہ
او نمر غروب شو نو مونځ مکروہ شو ځکہ چہ سحر کبنں سبب
کامل ادا ناقص لازمیبری او ماز یگر کبنں اداہ کما وجب
دے سبب ناقص ادا ناقص شو لیکن د احنافو د دے
قاعدے خلاف حدیث موجود دے چہ فقد ادرک
الصبح۔ او فلیتم صلوٰۃ یا فلیصل الیها اخری نو د دے
حدیث احنافو، علماء کرامو مثلاً امام طحاویؒ ابن ھمامؒ
علامہ ابن الملکؒ مولانا تھانویؒ انو شاہ کشمیریؒ متعدد
تاویلات کمہ یدی لیکن مولینا رشید احمد گنگوھویؒ
فرمائی چہ دا ټول تاویلات باردہ دی او صاحب د
بحر الرائق او علامہ شبیر احمد عثمانیؒ د ائیمہ ثلاثو قول
لرہ ترجیح ورکمے دے او دا دہ امام یوسفؒ نہ ھم
یو روایت شتہ۔ نو مسئلہ دا دہ چہ سحر مونځ باندی
شروع کمہ او پدی کبنں نور راوختہ نو دا مونځ کیبری
او مکروہ یقیناً دے نو مولینا صاحب لرہ پکار او چہ د

احنافو کتابونه بنو کم ان کم مطالعه کړی وی بنو ځه او کو
مولنا صاحب دعادت نه مجبوره دے اعتراض کول غواړي
محترم داستاپه نامه اعمالو کښ ځه بهتر یقیناً نه دے۔
س ۴۶ : نقه کښ راځي لکه هدایه چه په مانځ کښ چا
سهواً خبرے وکړی نو مونځ یې فاسد شو او حدیث کښ
راځي چه نبی علیه السلام خبرے کړی یدی بعض وائی چه دا
منسوخ دے مونږ وایو چه چرته بل پیغمبر راغلی په منسوخ
کړی۔

جواب : کلام کولو سره مونځ فاسد کیږی عند الاحناف
یدی شرط چه کلام الناس د قبیلے وی عمداً وی که
جهلاً وی خطاً وی که سهواً وی او امام مالکؒ فرمائی
چه ناسیاً وی که عمداً وی نو مفسد لیکن که چری اصلاح
ده مونځ دپاره وی نو مفسد نه دے۔ امام شافعیؒ
فرمائی عمداً مفسد نسیاناً و خطاً غیر مفسد۔

د احنافو دلائل

۱ : عن زید بن ارقمؓ کنا نتکلم علی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی الصلوٰة فنزلت قوموا لله قانتین فامرنا
بالسکوت و نهینا عن الکلام - بخاری - ترمذی

۲ : معاویۃ بن الحکم الاسلمی ان ھذہ الصلوٰۃ لا یصلح فیھا شیٔ من کلام الناس ۔ (مسلم)

۳ : دہ ابن جریج روایت مصنف عبد الرزاق ۳۲۹/۲

۴ : ابراھیم نخعی نہ چہ کلہ تپوس وشو عن رجل صلّی نتکلم وقد بقیت علیہ رکعۃ قال یستقبل صلوٰتہ مصنف عبد الرزاق ص ۳۳۰/۲ ابن ابی شیبہ ۴۴۳/۲ ۔

۵ : عن ابن مسعودؓ قال کنا تسلم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیرد علینا حتی قدمنا من ارض الحبشۃ فسلمت علیہ فلم یردہ علیّ فاخذنی ما قرب وما بعد فجلست حتی اذا قضی الصلوٰۃ قال ان اللّٰہ یحدث من امرہ ما یشاء وانہ قد احدث من امرہ ان لا یتکلم فی الصلوٰۃ ۔ نسائی ۔ طحاوی ۔ مع تغییر

تنبیہ : دِ نسخ دِ کلام حکم دہ جناب عبد اللّٰہ بن مسعودؓ دِ دوئم ہجرت د مدینے نہ د واپسی نہ ئخہ مخکښں نازل شوید ے ۔ مولٰنا صاحب تہ عرض د ے او کوره حالت صلوٰۃ مذکرہ د ے صوم غواندی نہ د ے ئخہ فکر بنوا وکہ او نسخ دِ کلام بنو جناب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم پہ زمانہ کښں شوید ے کید لیشی چہ پہ تاسو کښں ځوک متبنی راغلی وی چہ دِ نبی علیہ السلام احکام منسوخ

کوی افسوس دے چہ ستا قلم دومرہ بے واکہ دے

نو خدائی خبر چہ ژبہ بہ څرنگہ وی۔

سہے لاکھوں ستم لیکن نہ کی آہ وفغاں اب تک

زبان رکھتے ہوئے بھی ہم رہے ہیں بے زباں ابتک

س ۴۷ : فقہ کبنی راځی لکہ هدایہ چہ څوک امام لرہ فتح وکړی او هغہ بل آیت تہ نقل شی نو دہ فتح ورکونکی مونځ فاسد بن ی او دہ امام هُم فاسد بن ی کہ دِ دہ یہ قول عمل اوکړہ او احادیث ډیر پہ دی باب کبنی راغلی وی چہ فتح امام لرہ ورکول مطلقاً جائز وی۔

جواب : کہ چری بل امام لرہ چہ دِ دہ اقتدا ورسی نوی فتح ورکړہ نو مونځ فاسد بن ی ځکہ چہ دا تعلیم او تعلُّم بہ جوړ شی او کہ چری خپل امام لرہ فتح ورکړہ نو دا دہ اصلاح دہ صلوٰۃ دہ پارہ دے بنو امام لرہ مناسب ندے چہ قرآت من حیث جواز د مونځ کړے وی چہ خلق مجبور کی پہ فتح باندی اوس کہ چری امام بل آیت تہ منتقل شوی وی او مقتدی فتح ورکوی نو صاحب هدایہ فرمائی نو دا تعلیم و تعلُّم دِ قبیلہ نہ شو او تلقین او تلقُن شو ځکہ مونځ فاسد کیدل یکار دے بیا هُم

پدی مسئله کښې تحقیق فتح القدیر کښې شته چه (وتفسد صلات الامام) هذا قول بعض المشائخ وعامتهم علی ما یفید لفظ المحیط علی انه لا یفسد وان انتقل وهو الاوفق لاطلاق المرخص الذی روینا نو اوس مولنا صاحب ستا دِه تنقید ته ضرورت ؤ او آو ښمبره جوړول پکار ؤ۔

س ۴۸ : نقه کښې راغلی چه وتر دری رکعته وی یو رکعت وتر نشته او حدیث کښې راغلی ومن احب ان یوتر بواحدة فلیفعل ۔

جواب : عند الاحناف وتر دری ۳ رکعته دی ۔ دلائل

۱ : لکن ادنی الوتر ثلاث موطأ امام مالک ۱۱۰

۲ : دِزید بن خالد الجهنی روایت مسلم ۲۶۲/۱

۳ : دعبد الله بن عباس روایت ثم اوتر بثلاث مسلم ۲۶۱/۱

۴ : عن ابن مسعودؓ قال ما اجزأت رکعته واحدة قط موطا امام محمد :

۵ : علیؓ به دری رکعتو کښې دری ۳ سورتونه لوستل عبد الرزاق ص ۳۲/۳ ۔

تنبیه :۔ وتر کښې یو سلام کان لا یسلّم فی رکعتی

الوتر ابن ابی شیبہ ۲۹۵

عن عائشۃؓ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر (مستدرک حاکم)

لم یفصل بینھن بسلام مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۲/۳ نو مولنا صاحب احناف و کم جرم وکمہ وترا تہ او وایہ.

س ۴۹ : نقہ کبنں راحئی لکہ ھدایہ چہ دہ اتہ رکعتونہ زیات نیت تمہ ل جائز ندی او حدیث کبنں راحئی چہ دہ نھہ رکعتو نیت نبی علیہ السلام ترلی دی کمافی مسلم ص ۲۲۵/۱

جواب : پہ ورح کبنں دوہ یا خلور او د شپے اتہ رکعتو نیت جائز دے د دے نہ زیات مکروہ پہ قول دہ امام صاحبؒ او پہ قول د صاحبین دوہ رکعت.

صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ باقی د سعد بن ھشام دغہ روایت چہ د ام المؤمنین نہ دے چہ نبی علیہ السلام اتم رکعت باندی کیناستہ او ذکر او د دعا پسی پاخید ہ سلام بہ بی نہ گرزول او نھم رکعت بہ بی مکمل کرہ نو سلام بہ گرزول نو پدی روایت کبنں نھہ رکعت پہ یو سلام سرہ کول مراد نہ دے ځکہ چہ ھر دوہ رکعتو پسی سلام گرزول صحیح روایات سرہ ثابت دی ھم دا رنگہ

د اُم المؤمنین رض نورو روایاتو مُطابق څلور پسې سلام
نګوزول ذکر دے نو معنی د دې حدیث داسې دې چه اتم
رکعت باندې تشهد د پاره به کینا ستو او سلام به نه ګرزول
خو پوره چه به نهم رکعت پوره کړې نو بیا بوخلاف
نورو رکعتو چه په هغوی کښې هر دوه[2] رکعتو پسې یا
څلور رکعتو پسې سلام به ګرزوله نو پدې کښې مولینا[1]
صاحب درے[3] وتره په یو سلام او شپګ رکعته تهجد
ثابت شوا او د وتر نه بعد دوه نفل۔ لو اپنے دام میں صیاد آگیا۔
س ۵۰ : فقه کښې راغي لکه هدایه...... چه چا نفل
موږ مات کړې و نو قضا یې واجب ده او بیا پدې
باندې شپاړس مسئلے بیان کړیدې او حال دا دے چه
نبي علیه السّلام فرمائي الصائم المتطوع امیر نفسه ان شاء
صام وان شاء افطر او نبي علیه السّلام خپله نفلي روژه
ماته کړې او بیا قضا ندے راوړې۔ مشکوٰة۔
جواب : نفلي روژه سره د عذر یا بے د عذر ماته کړه
نو امام شافعي رح و احمد رح و اسحاق رح و عطاء رح و طاؤس رح و مجاهد رح
قضا واجب نه دے۔
دلیل ۱ : حدیث د ام هاني چه په ابو داؤد کښې دے

فلا یضرك ان كان تطوعًا۔

۲ : الصائم المتطوع امیر علی نفسه ان شاً صام وان شاً افطر۔ امام صاحبؒ او صاحبینؒ، حسن بصریؒ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ او اُم سلمۃؓ او جابرؓ او ابن عباسؓ او علیؓ او ابوبکرؓ فرمائی چہ قضاء واجب دے۔

دلیل : ۱ : ولا تبطلوا اعمالكم چہ باطل کرہ نو تلافی یہ و شی پہ قضاء سرہ۔

۲ : رهبانية ابتدعوها ما كتبنا عليهم الا ابتغاء رضوان الله قربت نافله التزام او کی بیا یہ عدم رعایت باندی مذمت راغلے دے۔

۳ : اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ حدیث قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فلما اخبرنا بذالك النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقضيا يومًا آخر مكانه۔ ترمذی۔ نسائی۔

دے تہ امام ترمذیؒ ورتہ مرسل ویلی دی لیکن نورو نه دا متصلاً مروی دے یعنی جعفر بن برقان او سفیان بن حسین ومحمد بن ابی حفصه وغیرہ هم نقل کړیدے عن الزهری عن عروه عن عائشہؓ او حدیث چہ کله دائر

په منعٔ ده انقطاع او اتصال وی نو ثانی له ترجیح ورکوی
۴ : ده اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ بل روایت طحاوی
کښں دے دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی فقلت له انّا
قد حبأنا لك حیسًا فقال اما انّی کنت ارید الصوم ولکن
قربه ساصوم یومًا مکانه ۔
۵ : عن اُمّ سلمۃؓ انها صامت فافطرت فامرها النبی
صلی اللہ علیه وسلم ان تقضی یومًا مکانه دارقطنی
۶ : قیاس هُم دغه تقاضا کوی حج تطوع ماتولو سره
قضا لازم نو د صومٔ ماتولو باندی ولی ندے لازم؟
باقی دلیل اوّل ده امام هانیؓ روایت قال الترمذی۔
حدیث اُمّ هانی فی اسناده مقال۔ سندًا او متنًا مضطرب
دے عینی دوئم دلیل امیر علی نفسه ان شا افطر خه
عذر وی نو ده دے نه عدم وجوب قضا خه رنګه لازم
شو یا امیر علی نفسه نه مُراد استبدا دے مولٰینا صاحب
انصاف اوکه احنافو سره دلائل شته که نه ۔

لب ہائے زخم دیکھئے اور خوب روئیے
اُمید داری لب خنداں نه کیجئے

س ۵۱ : نفه کښں راځی لکه هدایه چه په مانځه کښں

سلام جواب په لاس هُم نشته او حدیث کښې راځي چه
تا سره اشاره کوې په مانځه کښې او ګوره مشکوٰة حدیث
ده ابن عمرؓ۔

جواب : اشاره حکما کلام دے ځکه مفسد دے او
د فقه حنفي بعض کتابونو ورته غیر مفسد ویلي دي لکه
او بعضُ مفسد لیکلي دي او کومو
احادیثو کښې د اشاره ذکر دے نو دا به حمل وي مخکښې
ده نسخ د کلام باندې باقي ده ابن عمرؓ چه یو سړي باندې
تیرېده او هغه مونځ کول ده په سلام وکړه نو هغه سړي
کلام وکړه نو ابن عمرؓ هغه ته او وې چه چا سلام وکړه
نو اشاره او که کیدیشي چه عبد الله خیال کړي وي
چه خارج الصلوٰة دے ده وجه نه سلام کړي وي۔
یا نسخ کلام الحقیقي او ده حکمي نه مخکښې وي یا د پاره
ده اظهار عذر چه څه په مونځ کښې یم حق دا چه اشاره
قاطع نه دے لیکن مکروه دے۔

لا تقتطع الصلوٰة ولکنها تکره من غیر حاجةٍ

س ۵۲ : نقه کښې راځي لکه هدایه چه په مانځه کښې په
یلتي کینا ستل مکروه دے او حدایث کښې راځي چه نبي

علیہ السلام پلتی سرہ موغ کی یلہ دے۔ مستدرک حاکم ۱/۲۵۸ ابن ابی شیبہ ۲/۲۱۹

جواب: ویکرہ ان یتربع فی جلوسہ لمخالفۃ سنۃ الجلوس الا من عذرٍ

بے عذر مربع ناستہ د سُنت طریقے خلاف دے او بنا بر عذر جائز دے۔

س ۵۳: فقہ کبن راغی لکہ ھدایہ چہ قنوت پہ وتر کبن واجب دے او حال دا دے چہ نبی علیہ السلام پہ ټول عمر کبن قنوت یو یا دوہ ځل ویلی دی او اکثر صحابو نہ دی ویلی نو څرنګہ واجب شو دا وجہ دہ چہ ابن ھمام پہ فتح القدیر کبن وائی والقول بوجوبہ ضعیف

جواب: ۱: کان یوتر فیقنت قبل الرکوع ابن ماجہ نسائی بیھقی

۲: ابن عمرؓ روایت کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع ابن ابی شیبہ

۳: روایت کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع ابن ابی شیبہ

۴: عن ابراھیم النخعیؒ ان القنوت واجب فی الوتر فی رمضان وغیرہ کتاب الحجۃ۔ ۱/۲۰۰ بحوالہ نماز مسنون ۴۶۵

۵: وعن الحسنؒ قال من نسی القنوت فی الوتر سجد سجدتی السھو قال سفیان وبہ ناخذ سنن الکبرٰی بیھقی ۱/۵۰ بحوالہ نماز مسنون

۶: قنوت فی الوتر پہ مواظبت سرہ ثابت دے ځکہ

واجب دے۔

س ۵۴ : فقه کښې راځي لکه هدايه چه قرأت فرض دے په دوه رکعتونو کښې او حديث کښې راځي لاصلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحه الكتاب۔

جواب : دَه دے جواب مخکښې په نمبر کښې تیر شویدے مولنا صاحب هسې نمبرے زیاتې۔

س ۵۵ : فقه کښې راځي لکه هدايه چه چادسحر او دمازيګر او دماښام مونځ وکړه څانله بیا جمع ودریده نو جمع نه کوي او حديث چه نبي عليه السلام حکم کړيدے چه دی لمونځو کښې جمع سره دِا وکي اګر که خپل مونځ څان له کړی وی . مشکٰوة .

جواب : مخکښې کوم مونځ چه ادا کړه نوهغه فرض ؤ اوس دوبارۀ اداکولی جماعتًا نونفل بڼشي نوسحر او مازيګر او ماښام دِنه کوی دلائل

۱ : دَه ابوسعيدخدری روايت انه عليه السلام قال لاصلوٰة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولاصلوٰة بعد العصر تغيب الشمس متفق عليه

۲ : وعن ابي ذرؓ قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لاصلوٰة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس . رواه احمد

۳ : عن نافع قال ابن عمرؓ كان يقول من صلّى المغرب او الصبح ثم ادركهما مع الامام فلا يعد لهما . رواه مالك

۴ : عن ابن عمرؓ انه علیه السلام قال .... اذا صلیت فی اهلك ثم ادکت فصلها الا الفجر والمغرب ۔

تنبیه :۔ سهل بن صالح ثقه راوی دے او هغوی مرفوع روایت کړیدے او زیادة د ثقه مقبول وی ۔

۵ : ثلاثه نقل نه وی چه امام پسی او کی پاتی روایت ده یزید بن اسود نود احادیث د نهی سره معارض دے او ترجیح محرم د پاره وی نیز د اضطراب نه هم خالی ندے نو مولنا صاحب نه تیرس کوم چی تاسو احادیث منی کړهسی زبانی جمع خرچ دے ۔

بنتے ہو وفادار وفا کرکے دکھاؤ
کہنے کی وفا اور کرنے کی وفا اور

س ۵۶ : نقر کبن راځی لکه هدایه چه د سحر جمع ولاړه وی نو سُنت به کوی او حال داد دے چه نبی علیه السلام فرمائی اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة قالوا ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر ۔

جواب : د سحر دوه رکعت سُنت لره ډیر فضیلت حاصل دے لکه اُم المؤمنین حضرت عائشهؓ یه روایت کبن راځی ۔

۱ : قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا ۔ مسلم

۲ : عن عائشۃؓ چہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن علی شئی من النوافل اشد معاھدا منہ علی رکعتین قبل الصبح ۔ بخاری

یعنی پہ نوافلو باندی دومرہ نگہداشت بہ نہ کولو څومرہ چہ پدی دو رکعتو باندی کو لہ ۔

۳ : عن ابی ھریرۃؓ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوھما وان طردتکما الخیل ۔ ابوداؤد

چہ آسونہ د دلوی نو ھم بہ نہ پریگدی کیجری قضاشی نو نور طلوع نہ پس قضا اوکہ ۔

عن ابی ھریرۃؓ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس ترمذی ص۸۸

نو پدی احادیثو سرہ د رکعتی الفجر زیادۃ او کد کیدل ثابت شو د دے وجہ نہ احناف او مالکیہ وائی چہ کیجری جمع ولاړہ وی نو پہ نور اوقاتو کښ فقط مکتوبہ موغ د اوکی او سحر د دے نہ مستثنیٰ دے پدی شرط چہ جمع فوت نہ شی د جماعت پہ یوا ړخ کښ د اوکی او دا معمول نہ جبری او دا احناف ھسی نہ وائی بلکہ =

۱ : طحاوی کښې دا جناب نافعؒ فرمائی چه ایقظت ابن عمرؓ وقد اقیمت الصلوٰة فقام فصلّ الرکعتین -

۲ : عن ابی اسحاق قال حدثنی عبد الله بن ابی موسیٰ عن ابیه حین دعاهم سعید بن العاص دعا ابا موسیٰ وحذیفة وعبد الله بن مسعود قبل ان یصلی الغداة ثم خرجوا من عنده وقد اقیمت الصلوٰة فجلس عبد الله الیٰ اسطوانة من المسجد فصلی الرکعتین ثم دخل فی الصلوٰة -

۳ : ابوعثمان انصاریؒ فرمائی جاء عبد الله بن عباسؓ والامام فی الصلوٰة الغداة ولم یکن صلّی الرکعتین، فصلّی عبد الله بن عباس الرکعتین خلف الامام ثم دخل معهم -

۴ : په طحاوی کښې حضرت ابوالدرداءؓ په باره کښې مروی دی ان کان یدخل المسجد والناس صفوف فی الصلوٰة الفجر فلیصل الرکعتین فی ناحیه المسجد ثم یدخل مع القوم فی الصلوٰة -

۵ : په طحاوی کښې ابوعثمان نهدی فرمائی کنا ناتی عمر بن الخطابؓ قبل ان نصلّی الرکعتین وهو فی الصلوٰة فنصلی الرکعتین فی آخر المسجد ثم ندخل مع القوم فی صلاتهم

تنبیه :- الا رکعتی الفجر یا ولا رکعتی الفجر دواړه

د ضعف نه خالي ندي فافهم

نو څه اوس مولینا صاحب نه په ادب تپوس کوم ده ابن عمرؓ او د عبد الله بن مسعودؓ ده عبد الله بن عباسؓ او ابو الدرداؓ او ابو عثمان نهدي د دوئي متعلق څه نتوي ده احناف بنو پریده د دوئي متعلق هُم څه او وایه.

ستم گر تجھ سے اُمید کرم ہوگی جنہیں ہوگی

ہمیں تو دیکھنا ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

باقي مولنا صاحب مُسلم ص۲۵۰ حواله ورکړیدے هلته ولارکعتي الفجر ځما نظر لاندي را نغے نیز مُسلم ص۲۴۷ کراهة الشروع في النافله عنوان لاندي هُم ولارکعتي الفجر ند ے موجود او په سنن الکبریٰ بیهقي کښ موجود دے بنو دضعف نه خالي ندے.

س : ۵۷ : نقه کښ راځي لکه هدایه چه ترتیب په قضائي لمونځو نه کښ ساقطیږي په فوت د شپږو لمونځو نو سره او ده دے مسئلے د پاره د احادیثو نه هیڅ دلیل نشته.

جواب : فرائض فوت شي نو قضا لازم دے کجري د فوت کیدلو خطره وي نو وصیت کول پکار دے.

من نام عن الصلوٰۃ او نسیها فلیصل اذا ذکرها۔ مسلم۔ کچری
فوت شوی مونځونه د پنځو مونځونو نه کم وی نو بیا ئی
کښ او وقتی مونځونو کښ د ترتیب لحاظ کول ضروری دی۔

۱ : عن جابرؓ فتوضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم وتوضأنا فصلی
رسول الله صلی الله علیه وسلم العصر بعد ما غربت الشمس فصلینا بعدها المغرب بخاری

۲ : عن ابن مسعودؓ ان المشرکین شغلوا رسول الله صلی الله علیه
وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتی ذهب من اللیل
ماشاء الله فامر بلالاً فاذن ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام
فصلی المغرب ثم اقام فصلی العشاء۔ ترمذی

۳ : عن ابن عمرؓ قال اذا نسی احدکم صلوٰۃ فلم یذکرها
الا وهو مع الامام فلیصل مع الامام فاذا فرغ من صلوٰۃ
فلیصل الصلوٰۃ التی نسی ثم لیعد صلوته التی صلی مع
الامام۔ دارقطنی ۳۲۱۔ طحاوی ۲۷۰۔

کچری فوت شوی مونځونه د پنځو نه زیات وی نو لحاظ
د ترتیب ضروری نه دے یا په وخت کښ تنګی وی دارنګه
د نسیان په صورت کښ هم ترتیب ساقط کړے شی۔

عن ابن المسیبؒ فی رجل نسی صلاۃ دخل وقت الاخری
فخشی ان صلی الصلوٰۃ الاولیٰ تفوته هذه قال یصلی هذه

الصلوٰۃ التی یخشی فوتھا ولم یضیع مرتین - مصنف عبدالرزاق ص۲ بحوالہ نماز مسنون -

س ۵۸ : نفقہ کښ راځی چہ چا جهری مونځ پہ پټہ او پټہ پہ جهری ولوستہ نو سجدہ سهو پہ لازمیږی او حال دا دے چہ پہ حدیث کښ راځی چہ نبی علیہ السلام دماپښین مونځ کښ هُم یو یا دوه آیاتو کلہ جهر هُم کړه او سجدہ سهو ندی کړی -

جواب : ۱: عن الحسن انہ سئل الرجل یجهر فیما لایجهر فیہ قال یسجد سجدتی السهو - مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۳ ۱

۲: عن ابراهیم قال اذا جهر فیما یخافت فیما یجهر فیہ فعلیہ سجدتا السهو - مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶۳ ۱

۳: عن الثوری قال اذا اتیمت فیما یجلس فیہ او جلست فیما یقام او جهرت فیما یخافت فیہ او خافت فیما یجهر فیہ ناسیاً سجدتَ سجدتی السهو - مصنف عبدالرزاق ص۳۱۳ ۲

محترم مولٰینا صاحب تہ دا هُم ند ے معلوم چہ دہ سهو بنا پہ عمد دے او کہ نسیان دے تہ چرکوم ذکر کوی هغہ د پارہ دا تقلیم دے احیاناً .

محترم دا سی تنقید تہ څہ ضرورت دے چہ

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

س ۵۹ : نقہ کبن راځي لکه هدایه..... چه څوک مونځ کبن پنځم رکعت ته پاڅیده او قاعده اخیره کړې وي نو واپس دِ شي او سجده سهو دِ او کړي او که قاعده اخیره نه وي کړې او پنځم رکعت یې و کړو نو مونځ يې فاسد شو او حدیث د مسلم کبن راځي ص۲۱۲ قید د قاعده معتبر ندي هر ځایے چه وي واپس کیبزي.

جواب : اخیره قاعده په مقدار د تشهد فرض ده عند امام ابوحنیفهؒ او سفیان ثوريؒ نو که قاعده نوې کړې نو فرض باطل شو امام ترمذيؒ فرمائي وقال اذا صلی خمسا ولم يقعد في الرابعة مقدار التشهد فسدت صلوٰة وهو قول سفيان الثوري وبعض اهل الكوفة۔ او امام شافعيؒ او امام احمدؒ او امام اسحاقؒ فرمائي چه پنځم رکعات پس سجده سهو و کړه نو تلافي به او شي۔ د امام صاحبؒ دلیل قل التحيات...... فاذا قضيت هذا او قال فصلت هذا فقد قضيت صلواتك۔ مسند احمد ۴۲۲

نبي علیه السلام پنځمه رکعت ته پاسیده قعده اخیره کړې وه یا کړې نه وه شق ثاني وي نو سجده سهو سره د فرض

تدارک نشي کيد لے نو معلومه شوه چه قعده کړے
د باقي احناف ضم سا وس ته فرض يا واجب
نه وائي نو حديث د ه مسلم څمونګه مخالف نه دے.

س ٦۰ : فقه کښې راځي لکه هدايه چه د سړي په خپل
عمر کښې يو ځل شک کښې واقع شي نو مونځ به بيرته
راګرځي حال دا دے چه پدې مسئله کښې هيڅ صحيح
حديث نشته بلکه بنا على اليقين يا تحري کول لازم دي بګوره
جواب : مونځ په تعداد د رکعتو کښې شک واقع شي نو
امام اوزاعيؒ او امام شعبيؒ په هرحال کښې د اعادے قول
کوي او ده حسن بصريؒ فرمائي چه په هرحال کښې د سجدۀ
سهو اوکي.
امام صاحبؒ په نيز تفصيل دے هغه دا چه دا شک اوّل
ځل عارض شوې وي نو اعاده ده مونځ اوکي او بيا بيا
ورته عارض کيده نو تحري دِ اوکي او په يو قول کښې اعاده
احب فرمائيلي دي کتاب الاثار امام محمد صـ٦
ان كان ذالك اول ما لقي احب الى ان يعيد صلاته.

دلیل ۱ : عن طاؤس قال اذا صلیت فلم تدر کم صلیت فاعدها فان انسیت علیک مرة اخری فلا تعدها. مصنف ابن ابی شیبه ص ۲۸/۲ -

۲ : عن ابراهیم النخعیؒ فیمن نسی الفریضة فلم یدر اربعًا صلی ام ثلاثًا قال ان کان اوّلُ نسیانه اعاد الصلوٰة وان کان یکثر النسیان تحری الصواب کتاب الحجۃ ص ۲۳۱/۱ بحواله فار سنن ص ۵۱۷

وجه د اختلاف، اختلاف ده روایاتو دے ځکه چه بعض روایاتو کښې مُطلقًا د اعادہ حُکم دے لکه روایت د ابن عمرؓ مصنف ابن ابی شیبه او په صحیحین کښې د تحری حکم دے او په بعض کښې د سجده سهو حُکم دے او په بعض کښې بنا براقل باندې حُکم دے آئیمه ثلاثو عمل بنار براقل دے امام شعبیؒ او اوزاعی استیناف والا روایت باندې عمل دے او حسن بصری سجده سهو والا روایت باندې حمل کړه امام صاحبؒ ټولو روایاتو باندې عمل وکړه او په خاص خاص مواقع باندې عمل وکړه کما هو دابه رحمة الله تعالیٰ علیه تو مولنا صاحب پدې کښې احنافو خصوصًا شه جُرم اُو کړه -

س ٦۱ : فقه کښې راځی لکه هدایه او شامی چه یو بیمار

په قیام قادر وی او په رکوع او سجده باندی قادر نه وی
نو قیام تری نه ساقطیږی او حال دا دے چه قیام
مستقل فرض دی او فرض قیاس څرنګه ساقطیږی آیا
دا ابتاع د رائی په مقابله ده نص کښ نه دے۔
جواب : پدی مسئله کښ امام زفرؒ د احناف او امام
شافعیؒ فرمائی چه قیام باندی موځ دِ اوکی د بل رکن
په ادا کولو سره د غه رکن نه ساقطیږی او د هدایه
عبارت بنا پدی د دے چه قیام رکنیت حقیقت کښ د رکوع
او د سجدے د پاره په طور وسیله دے حکم چه کامل
تعظیم په رکوع او سجده کښ دے نو چه کله رکوع او سجده
ساقطیږی نو وسیله الیهما دِ هُم ساقط دِشی
لان الغالب ان من عجز عن الرکوع والسجود کان عن القیام اعجز
لان الانتقال من القعود الی القیام اشق من الانتقال من
القیام الی الرکوع والسجود والغالب ملتحق بالمتقین۔ بدائع
اعلاء السنن لیکن فتح القدیر کښ دی چه دا قاعده
ممنوعه ده بلکه قیام په خپله تعظیم دے۔

س ۶۲ : نفه کښ راځی لکه هدایه چه یو سړے بیمار

او په اشاره موغ کوي او وسط د ماغ کښې جوړ شو تو د دهٔ مونځ فاسد شو او حال دا دے چه الله فرمائي
فاتقوا الله ما استطعتم نو دا په کم دليل فاسد شو۔

جواب : دغه ستا دليل کافي دے کنه ما استطعتم مونځ مکمل شوي ندے لکه متيمم په مونځ کښې اُبو باندې قادر شي نو استيناف د مونځ کوي نه؟ دا رنګه اقتدا د قادر په رکوع باندې په اشاره کونکي پسي نه کيږي دارنګه بنا هم ندے صحيح ۔ فافهم

س ٦٣ : نقه کښې راځي لکه هدايه چه سورة حج کښې دوېم سجده نشته او حال دا دے چه په احاديثو کښې راځي چه دا سجده موجوده ده ۔

جواب : امام صاحبؒ صاحبينؒ او علامه ابو مظاهريؒ او جمهور فقهاء په نزد تعداد د سجود تلاوت ۱۴ دي اول د حج او ص امام مالکؒ په نزد ۱۱ دي ۔ او امام شافعيؒ فرمائي چه ۱۴ دي سورة حج کښې ۲ او سورة صٓ والا نشته او امام احمدؒ فرمائي ۱۵ دي ۔ عن ابن عباس قال في الحج سجدة طحاوي ۲ روي ابن عيينه عن عبدالاعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال السجدة الاولى عزمة

والآخرة تعليم للصلوٰة ۳ روی سفیان عن عبد الکریم
عن مجاهد قال السجدة التی فی آخر الحج انما هی موعظة
ولیست بسجدة کما فی التعلیق ۲ باقی ادله کتابونو
کښ او ګورئ -

س ۶۴ : نفر کښ راځی لکه هدایه چه مونږه دلاسفر
۱۵ ورځی دی او حال دادے چه دا نبی علیه السلام څخه
نقل ندے کړے شوی او د ابن عباس نه ۱۹ ورځی نقل
کړی شوی دی رواه البخاری کما فی المشکوٰة ص ۱۱۸
جواب : امام مالک او امام شافعی فرمائی چه ۴ ورځی
اقامت نو پوره موږ دِ او کی -
امام صاحب او سفیان ثوری فرمائی موږه د اقامت
۱۵ دی - او امام احمد او داؤد ظاهری دځلور ورځو
زیات وائی ده امام صاحب دلیل په نسائی کښ عن ابن
عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقام بمکته خمسة عشر
یوماً فصلی رکعتین رکعتین -
تنبیه :- ده نسائی کښ دغه روایت دعراک بن مالک
عن عبید الله بن عبد الله روایت دے او دا هغه روایت
ندے چه امام نوویؒ پے اعتراض کړیدے -

۲ : ابن عمر وابن عباس قال اذا قدمت بلدة وانت مسافر وفي نفسك ان تقيم خمس عشرة ليلة فاكمل الصلوٰة فتح الملہم ۲/۱۵۵

س ٦٥ : نقه کښې راځي لکه هدایه چه د جمعې موضع صرف په ښار کښې کیږي .... او حدیث کښې راځي اجمعوا حیث ما کنتم ـ

جواب : امام صاحبؒ او صاحبینؒ فرمائي دا نکه جمهور اهل علم چه صحت دِ جمعې ده پاره او وجوب د جمعې د پاره مصر جامع شرط دے امام مالکؒ او اهل مدینه فرمائي چه داسې کلے وي چه مکانات متصل وي

امام شافعيؒ امام احمد بن حنبلؒ او امام داؤد ظاهريؒ فرمائي چه په کلي کښې څلويښت عاقل بالغ مقيم سړي وي او مکانات متصل وي ـ

دلائـــــل

۱ : وَذَرُوا البيع آيت سياق سباق سره صاف معلوميږي چه داسې ځائے پکار دے چه په هغه کښې خريد وفروخت کيږي ـ

۲ : ان اول جمعة جمعت في الاسلام بعد جمعة جمعت في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم جمعت بجواثی او وفد

دہ عبد القیس شہر کښې راغلے نو دہ ھغہ نہ مخکښې ډیر
کلی د مسلمانانو آباد شوی وی ولی جُمعہ نہ کولہ ؟

۳ : عن عائشۃؓ قالت کان الناس ینتابون یوم الجمعۃ
من منازلھم والعوالی صحابہ جوق در جوق حرم نبویؐ
تہ راتلل او خپلہ ځایونو کښې جُمعہ نہ کول پدی دلیل ندے ؟

۴ : دہ حضرت علیؓ اثر پہ ابن ابی شیبہ کښې ۔

۵ : پہ مسجد قبا کښې دہ نبی علیہ السّلام پاتې کیدل
۱۴ ورځې یا ۲۵ ورځې او جمعہ نہ کول پدی واضح دلیل
ندے ؟

دارنگہ نور ادلّہ پدی مسئلہ قائم دی دلتہ بنو
استیعاب مقصد ندے صرف د دے اظہار مقصد
دے چہ احناف بے دلیلہ ندی بنو مولینا صاحب
قصداً دلائل د احنافو پټ کړیدی او رنگ غلط
ورکړیدے دہ ھغہ نشاندھی دہ

س ۶۶ : نقہ کښې راځی چہ امام دہ قد قامت الصلوٰۃ
وخت کښې شروع کوی لکہ شرح وقایہ او نبی علیہ السّلام
پسی دہ اقامت نہ شروع کولہ ۔

جواب : امام صاحبؒ فرمائیلی دی چہ مکبرؒ کلہ حی علی

الصلوٰة لفظ اُو وائی نو مقتدی صف کښې دِ ولاړ شی د ه خبرے مطلب دا ؤ چه کوم سړے چه کار مثلاً مطالعه وغیره کښې مصرُوف وی نو ټول کار و نه دِ پریدی ده حی علی الصلوٰة دُحکم تعمیل دِ او کی د دے دا مطلب نه ؤ چه مخکښې دِ په صف کښې کینی بیا په یو ځل باندی دِ او د ریږی دا ده متاخرینؒ فقهاء نه غلطی سر زد شویده ځکه چه په زمانه ده نبی علیه السّلام او د خلفائے راشدینؓ په دور کښې په اهتمام سره صف بندی به کیده دا نه چه مخکښې کینی بیا په یو ځل را پاڅی ۔

س ۶۷ : فقه کښې راځی لکه هدایه وغیره چه ده جُمعے په روځ کښې ما سپښین موځ او کړه په کور کښې او هیځ عذر نه وی نو دا جائز دے صرف مکروه دی او حال دا چه مُحَمَّدٌ رَسُول الله صلی الله علیه وسلم فرمائی الجمعة حق علی کل مسلم او گوره مشکوٰة

جواب : فتح القدیر او گوره هغه کښې دی لما نسمع من بعض الجهلة انهم ینسبون الی مذهب الحنیفة عدم افتراضها دمنشاء غلطهم ما سیاتی من قول القدوری ومن صلی الظهر یوم الجمعة فی منزله ولا عذر له کره له

ذالك وجازت صلاۃ وانما ارادحرم علیه وصحت الظهر
فالحرمة لترک الفرض وصحة الظهر لما سنذکرہ وقد
صرح اصحابنا بانها اکدمن الظهر وباکفار جاحدها
بیا نخکښ ص۳۳ کښ ذکر کوی چه کرہ له ذالك لابدمن
کون المراد علیه ذالك وصحت الظهر لانه ترك الفرض
القطعی باتفاقهم اکدمن الظهر فکیف لایکون مرتکبا
محرمًا غیران الظهر تقع صحیحة وان کان مامورًا بالاعراض
عنها وقال زفرؒ لایجوز لان الفرض فی حقه الجمعة والظهر
بدل عنها لانه مامور باداء الجمعة معاقب بترکها و
منهی عن اداء الظهر مامور بالاعراض عنها مالم یقع
الیاس عن الجمعة وهذا هو الصورۃ الاصل والبدل ولا
یجوز اداء البدل مع القدرۃ علی الاصل قلنا فرض
الوقت الظهر بالنص وهو قوله علیه السلام واول
وقت الظهر حین تزول الشمس مطلقًا فی الایام ودلالته
الاجماع علی ان بخروج الوقت یصلی الظهر بنیته القضا
حاصل داچه پدی مسئله کښ امام زفرؒ د احنافو نه
فرمائی چه دغه سړی د ماسپښین مونځ ؤ نه شو ځکه
ظهر ده جمعے بدل دے نو څو پوری چه مبدل منه

باندی عمل کیدشی نوبدل تہ ذھاب نشی کیدلے او
باقی فرمائی چہ ظھر اصل دے دغہ وجہ دہ چہ دہ قضا
پہ صورت کبنی ظھر موئع کیشی نوکچری ظھر کری
دی نو داحرام و کمرہ مطلب داشو چہ ظھر موئع کولو
سرہ مرتکب دحراموشو نو مولٰنا صاحب مهربانی
اوکہ چہ کتاب سبنو کمم ان کسم او کورہ هسی داسی
اعتراضونہ بے سرو پا علماء شان سرہ مناسب نہ
ری آخر تا پدی میدان کبنی څہ حاصل کمرہ۔

انکو سعی بے کار کا مزہ آیا کامیابی انہیں مگر نہ ہوئی

س ۶۸ : فقہ کبنی راغی لکہ هدایہ چہ کوم سمرے د
جمعے دمانځہ پہ تشهد کبنی شریک شو نو جمعی موئع بہ
صرف پورہ کوی او محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
فرمائی من ادرکة الجمعه رکعة فلیصل الیها اخری
ومن فاتته الرکعتان فلیصل اربعا اوقال الظهر نو آیا
دامقابلہ دنص نہ دے پہ قیاس ؟

جواب : ا۔ دہ عبد اللّٰہ بن مسعودؓ نہ منقول دے من
ادرك التشهد فقد ادرك الصلوٰة مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۱/۲
۲ : اذا دخل فی صلوٰة الجمعة قبل التسلیم وهو جالس

فقد ادرک الجمعۃ ۔ احکام القرآن ص ۴۳۶/۳ ۔ بحوالہ نماز مسنون

۳ : اذا اتیتم الصلوٰۃ فعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا جمعہ او غیر جمعہ تفصیل نشتہ ۔ بخاری

باقی دِ حدیث مذکور جواب چہ دا استدلال پہ مفہوم مخالف سرہ دے او مفہوم مخالف عند نا مقبول ندے ۔

نیز حدیث باندی ظاھراً دہ هیخ چا عمل ممکن ندے ځکہ چہ ظاهری مطلب دا چہ یو رکعت مدرک شو نو دہ دویم رکعت ضرورت نشتہ مو لنا ستاسو پدی عمل شتہ ؟ لازما تاویل بہ کوی ادرک فضیلۃ الصلوٰۃ یا حکم الصلوٰۃ نو دلتہ هم مونږه قیاس باندی پہ مقابلہ دِ نص کښی عمل ندے کړے ۔

س ۶۹ : فقہ کښی راځی لکہ هدایہ چہ داختر مونځ واجب دی او حال دا دے چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ سفر کښی داختر مونځ ندے کړے نو څرنګہ واجب شو ؟

جواب : عند امام صاحبؒ صلوٰۃ عید واجب دے او امام مالکؒ او امام شافعیؒ سُنت موکدہ وائی امام احمدؒ فرض کفایہ وائی حُمو نږہ فقہا، واجب هغہ چا باندراوئی چہ پہ چا جمعہ واجب وی او دا حضرت علیؓ نہ منقول دے

عن علیؓ قال لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع مصنف عبدالرزاق
نو مولٰینا صاحب مونږه په مسافر باندی صلاة عید نده
واجب کړے او دلیل دا مولٰینا صاحب ګمم عجیبه دے
(د عدم تقلید او د سنو د راتی چه بس دیر هیکم بل ته خاحت
نشته) نتائج دی۔

میں شیخ سے سنتا تھا مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

س ۷۰ : نقه کښ راځی لکه هدایه .... چه داختو موږ
کښ هر تکبیر سره رفع الیدین شته او حال دا چه محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم نه ندے نقل شوی او فرض
مانځه کښ شته او احناف وائی چه نشته فتدبر۔

جواب : عن ابن جریح قلت العطاء یرفع الامام یدیه
کلما کبر هذه التکبیرة الزیادة فی الصلوة الفطر؟
قال نعم یرفع الناس ایضا مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۷/۳ بیهقی
کښ از کان یرفع یدیه فی التکبیرات۔
: ابن قیم په زاد المعاد کښ جزما ذکر کوی دا ابن
عمرؓ متعلق یرفع یدیه مع کل تکبیرة ابراهیم نخعی قول
ترفع الیدین فی سبعة مواضع وفی العیدین۔

۲ : عن ابراهیم انه قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فذکر فی ذالك العیدین کتاب الحجه ص ۳۰۰/۱ بحواله نماز مسنون ص

س ۷۱ : فقه کښې راځی لکه هدایه چه صلوٰة الکسوف کښې دوه رکوع نشته ځکه د دے راوی حضرت عائشهؓ ده او زنانو ته حال پوره نوی معلوم او حال دا دے چه حدیث د بخاری کښې راځی چه نبی علیه السّلام دوه رکوع کړیدی په هر رکعت کښې او دا حدیث د عائشهؓ او د ابن عباسؓ دواړو کړیدی ـ

جواب : امام صاحبؒ فرمائی چه یو رکوع دے او باقی آئمهؒ د دوه قائل دی او بعض د څلورو رکوع قائل دی او دا په یو ځل شوید ے. د نبی علیه السّلام په زمانه کښې ۲۸ یا ۲۹ شوال ۱۰ھ کښې او په هغه ورځ باندی د نبی علیه السلام فرزند جناب ابراهیمؓ وفات شوے ؤ.

ـ د امام صاحب دلائل ـ

۱ : نسائی کښې د جناب ابوبکرهؓ روایت کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فانکسفت الشمس فقام الی المسجد یجر رداءهٔ من العجلة فقام الیه الناس فصلّٰی رکعتین کما تصلون

۲ : نسائی ص ۱۶۷ او مسند احمد ۲۷۱/۴ کښې د جناب نعمان

بشیرؓ روایت قال اذا رأیتم ذالك فصلوا...... من المکتوبة یعنی داسې واقعه رونما شوه بیا فرض مونځ خواندی مونځ دِ اوکی۔

۳ : ده محمود بن لبید روایت ثم رکع اعتدال آثار السنن $\frac{۱۶۳}{۱}$

۴ : ده عمرو بن العاص روایت په ابوداؤد کښې ص $\frac{۱۶۹}{۱}$ او په شمائل ترمذی ص۲۳ ۔

۵ : سمره بن جندب روایت په ابوداؤد کښې ص $\frac{۱۶۸}{۱}$ نسائی ص $\frac{۱۶۷}{۱}$ مسند احمد $\frac{۱۶}{۵}$ مستدرک ص $\frac{۳۳۰}{۱}$

باقی ده جناب حضرت عائشهؓ او ده ابن عباسؓ او ده جابرؓ د روایاتو جوابونه۔ نو مهربانی اوکه فتح القدیر $\frac{۲۳۵}{۱}$ بذل المجهود $\frac{۲۲۱}{۲}$ بدائع الصنائع $\frac{۲۸۱}{۱}$ اوګوره۔

دا ځکه چې تاسو دوه رکوع منئ نو هغه روایاتو نو چه په هغه کښې ۳ - ۴ - ۵ رکوع راغلیدی هغوی سره څه کول معلوم دا شوه چه :- این گناه هیست که در شهر شما نیز کنند

س ۷۲ : نفقه کښې راځی لکه هدایه چه په صلوٰة کسوف کښې قرأت جهری نشته او حدیث د بخاری کښې راځی چه شته۔

جواب : آئمه ثلاثهؒ فرمائی چه سرًا قرأت پکار دے او امام احمدؒ او صاحبینؒ او اسحاقؒ بن راهویه ابن خزیمهؒ

او ابن منذرؒ فرمائی چه جهراً دی د هغوی دلیل ابوداؤد ص۱۸۶ لا نسمع له صوتا مستدرک ۱/۳۳۰ او وجهر بالقراءة حمل وائی په خسوف باندی لیکن عمل ده احنافو په قول د صاحبینؒ باندی دے۔

س ۷۳: فقه کښې راځي لکه هدایه چه صلوٰة کسوف کښې خطبه نشته او حدیث د بخاری کښې راځي چه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم خطبه ورکړیده۔

جواب: آئمه ثلاثهؒ فرمائی چه صلوٰة کسوف دپاره خطبه شرط نده او امام شافعیؒ او اسحاق بن راهویه فرمائی چه شرط دے دلیل چه نبی علیه السلام کومه طریقه ده صلوٰة کسوف ښودلے ده نو په هغه کښې ذکر د خطبے نه دے کړے لکه څرنګه چه بیان کړیدے په جمعه او په عیدین کښې امام شافعیؒ فرمائی چه نبی علیه السلام خطبه ورکړیده آئمه ده طرف جواب دا چه دا واقعه ۲۹ شوال سنه۱۰ھ بمطابق جنوری سنه۶۳۲ء سحر اتنیمے بجے رونما شوه او په دغه ورځ باندی یو لویه حادثه پیښه شوه هغه وفات د ابراهیمؒ چه ده جناب نبی کریم صلی الله علیه وسلم آخری فرزند و زمانه د جاهلیت کښې دغه عقیده وه چه چرته لویه واقعه یا حادثه رونما شی

نوکسوف کبریٰ نو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم د دغہ تردید

دہ پارہ خطبہ ورکړې بہ وی نیز او س ھُم توبہ استغفار

د پارہ خطبہ ورکویشی ۔ درمختار فتح الملھم .

س ۷۴ : فقہ کبنں راځی چہ پہ استسقاء کبنں مونځ نشتہ او

حال دا دے چہ مُحَمَّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کړیدی۔

جواب : دہ استسقاء متعدد طریقے دی ۔

۱ : فرض مونځ پسی دُعا د پارہ دہ باران ۔

۲ : جمعہ او پہ اجتماعا توکبنں دُعا ۔

۳ : دوہ رکعتہ مونځ نودا نفل سُنت لازمہ دِ امام صاحبؒ

پہ نزد نشتہ کبیری او کورہ ص ۴۲۹ ۔

فالحاصل ان الاحادیث لما اختلف فی الصلاۃ بالجماعۃ

وعدمها علی وجہ لا یصلح بہ اثبات السنتہ ولا یلزم

من عدم قولہ بسنیتها قولہ بانها بدعۃ کما نقلہ

عند بعض المشنعین بالتعصب بل ھو قائل بالجواز کبیری

ص ۴۲۹ لیکن صاحبین دِ دوہ رکعتہ د مسنونیت قائل

دی ۔ درمختار ص ۱۱۸

س ۷۵ : دا نکہ امام صاحب وائی چہ خطبہ پہ استسقاءُ

کبنں نشتہ او نبی علیہ السلام ویلی دہ ۔

جواب : امام محمدؒ په نیز دوه خطبے دی او ده امام یوسفؒ په نیز یو۔ بدائع الصنائع۔

س ۷۶ : دا رنګه امام صاحبؒ وائی چه قلب ردا نشته په استسقاء کښې او حدیث کښې راځی چه نبی علیه السلام څادر اړولی دی۔

جواب : څادر اړولی د پاره د تفاؤل دے چه مونږ په کم حال کښې راغلی یو په دې حال کښې نه واپس کیګو بیا دغه قلب ردا په قول ده امام مالکؒ او امام شافعیؒ او امام احمدؒ په امام او په مقتدی دواړو باندې دے او مسنون دے او احناف او بعض مالکیه وائی چه دا فقط امام لره مسنون دے او دا مسلک ده سعید بن المسیب او ده سفیان ثوریؒ هم دے۔

س ۷۷ : فقه کښې راځی لکه هدایه چه ده مړی په غسل کښې مضمضه او استنشاق نشته او حدیث کښې راځی ومواضع الوضوء منها۔

جواب : احناف وائی چه غاسل پخپله لاس باندې ته کپړه ولګئی بیا د مړی شنوله او پوزه صفا کوی کچرې اوبه داخل کړے شی نو د اخراج به څه رنګ وشی۔

لان ادارة الماء فی فم المیت غیر ممکن ثم یتعذر اخراجه من الفم الا بالسلك وذا مثلة وکذا لا یدخل الخیاشم الا بالجذب بالنفس وذا غیر متصور من المیت ولو کلف الغاسل لوقع فی الحرج ۔ بدائع

س ۷۸ : فقه کښې راځي چې د زنانه د پاره دوه کوڅې جوړولی شی لکه هدایه او حدیث د بخاری کښې راځي فظفرنا شعرها ثلاثة قرون والقینا خلفها د محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم د هغه لوړ کوڅې د رسے جوړې شوی ۔

جواب : شاه ته اړول زینت دے او مړه لا ده زینت نه مستغنیه ده ۔

ولنا ان القاءها الی ظهرها من باب الزینة وهذه لیست بحال زینة ولا حجة فی حدیث ام عطیته لان ذالك کان فعل ام عطیه ولیس فی الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم علم ذالك نو دا د هغوی خپل فعل دے او د نبی علیه السلام علم په دے باندې نه چه دلالت نشته ۔

س ۷۹ : فقه کښې راځي لکه هدایه چه په جنازه کښې سورة فاتحه نشته او حال دا دے چه محمد رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم لوستلی دی۔

جواب : عبداللہ بن عمرؓ امام ابراہیم نخعیؒ محمد ابن سیرینؒ ابوالعالیہؒ فضالہ بن عبیدؒ ابو بردہؒ عطا طاوسؒ میمونؒ بکر بن عبداللہؒ د تولو نہ منقول دے چہ قرأت دہ فاتحہ نشتہ۔ مصنف ابن ابی شیبہ د عبدالرزاق۔

۲ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نہ منقول دے چہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یوقت فیہا قولا ولا قرآءۃ۔مغنی

۳ : ھغہ احادیث چہ پہ ھغہ فقط دعا ذکر شتہ او د فاتحہ ذکر نشتہ۔

۴ : امام مالکؒ د عدم قرأت عمل نقل کمیدے لیس فی بلادنا نو مدینہ کیش دہ صحابہ او تابعین مرکز دے ھلتہ ولی معمول بھا ندے۔

۵ : رعن ابی المنہال قال سألت ابا العالیۃ عن القرآۃ فی الصلوٰۃ علی الجنازہ بفاتحہ الکتاب فقال ماکنت احسب ان فاتحہ الکتاب تقرأ الا فی صلاۃ فیہا رکوع وسجود والآثار ھھنا کثیرۃ کما فی الاوجز ۲/۵۶۔

سوال کہ عبداللہ بن عباس فرمائی چہ فاتحہ مِ دے دہ پارہ ولستلہ چہ پوھشی چہ سُنت دے۔

جناب عبد اللہ بن عمرؓ او جناب علیؓ دا رنگہ درج شدہ دومرہ تابعین تمول انکار کوی نو لازمی دے چہ دہ عبد اللہ بن عباسؓ پہ قول کبنی تاویل وشی هغہ داچہ لوستل دہ فاتحہ بطور ثنا نہ بطور قرآۃ او دہ دے قائل احناف هم دی لکہ قاضی خان ۔ درمختار۔ عالمگیری او کورہ

س ۸۰ : فقہ کبنی راځی لکہ هدایہ چہ پہ جنازہ کبنی ...
سبحانک اللّٰھم رائی موبن وایو د بارہ کبنی صحیح او صریح حدیث راوړی او حال داچہ نشتہ ۔

جواب : څلور تکبیرات دی اول کبنی ثناء دوئم کبنی درود شریف دریم پسی دعا څلورم پسی سلام ۔

امام محمدؒ کتاب الاثار کبنی دہ ابراهیم نخعیؒ قول ذکر کړیدے پہ دغہ طریقہ باندی کتاب الاثار مترجم ۹۲

۲ : عن الشعبی قال التکبیرۃ الاولی علی المیت ثناء والثانیۃ صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثالثۃ دعاء للمیت والرابعہ تسیلم مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۱/۳ ابن ابی شیبہ ص ۲۹۵/۳

س ۸۱ : فقہ کبنی راځی چہ امام د زنانہ او دہ سری دواړہ سینہ تہ ودریږی او حال داچہ پدی خبرہ هیڅ دلیل نشتہ او صحیح حدیث کبنی راځی چہ نبی علیہ السلام

چه ده سمړی سر ته اودریده د زنانه کناتهو ته - مشکوٰة
جواب : مؤقف ده امام مرده سره متصل ندے پکار
بلکه فرج پکار ده پدی اتفاق دے بیا ده آئیمو اختلاف
دے پدی کښی چه مؤقف کم عضو سره برابر پکار دے
نو امام مالکؒ فرمائی چه ده سړی وسط او د زنانه منکبین
برابر عینی او فتح الملهم کښی ده عینی نه نقل کړیدے چه
امام شافعیؒ او امام احمدؒ فرمائی چه د سړی سر برابر
او د زنانه وسط برابر او دا یو روایت ده حسن
بن زیاد د امام صاحب نه هم دے انه یقوم من الرجل
بحذاء راسه ومن المراة بحذاء وسطها د سړی سر
برابر -
دا نګه حدیث ده سمرہ بن جندب صلیت وراء النبی
صلی الله علیه وسلم علی امرآة ماتت فی نفاسها فقام وسطها
متفق علیه او حدیث د انسؓ کښی عجیزة المرأة ذکر
دے هغه مراد هم وسط دے لیکن طحاوی ده سمره
بن جندب روایت نقل کړیدے که صلیت خلف النبیؐ
علی ام کعب ماتت وهی نفساء فقام النبی علیه السلام
علیها وسطها او طحاوی ده ابراهیم نخعیؒ نه هم نقل

کہ یدے کہ یقوم الرجل الذی یصلی علی الجنازۃ عند
صدرھا باقی حدیث انسؓ سرہ تعارض نو کید یشی چہ
ھغہ جنازہ مستورہ بہ نہ وی د دے وجہ نہ انسؓ عجیز
برابر ولاړ شوی وی یا باعتبار فہم راوی۔ دی نو
صاحب احناف دلتہ ځہ قیاس کہ یدے باقی پہ مشکوٰۃ
کښں دادی چہ نافع بن مالکؒ فرمائی چہ ما انس بن
مالکؒ سرہ جنازہ وکړہ د یو سړی نو دہ ھغہ سر
برابر ودریدو بیا پہ قریشؒ کښں د یوی زنانہ جنازہ
راوستی شوہ او دیتہ او وئیلے شو چہ اے اباحمزۃ مونږ
او کہ نو دہ کټ وسط کښں او دریدہ نو ھغہ تہ العلاء
بن زیاد اُو وی چہ آیا نبی علیہ السلام داسی اُو دریدہ
لکہ چہ تہ ځنګہ او دریدی نو ھغہ اوی آو او دا پہ
ترمذی او ابن ماجہ کښں دی او پہ روایت د دہ ابوداؤد
کښں ځہ زیات شتہ فقام عند عجیزۃ المرأۃ نو عرض دا
دے مولٰنا صاحب لګ سوچ او کہ تعصب بنو دربانذہ
غالب شوید دے ؟

س ۸۲ : نقہ کښں راغی لکہ ھدایہ چہ مسجد کښں جنازہ
ندہ جائز او حدیث د مسلم کښں راغی چہ نبی علیہ السلام

په سهل او په سهیل ابني البیضاء باندې په مسجد کښې
جنازه کړې وه هاں بهتر نده همیشه -
جواب : ١- مسجد کښې نماز جنازه کولو په صورت
کښې تلویث خطره ده او کوره ده نجاشي سړو لاش هم
نۀ وو بیا هم نبي علیه السلام مصلّٰی ته تلې و-
٢ : کچرې په مسجد کښې کراهت نه وې نو خاص ځائے
ولې معین کوله او حال دا دے چه قریبا من موضع الجنائز
عند المسجد بخاري کښې شته ان مصلی الجنائز بالمدینه
کان لاصقًا بالمسجد النبوي من ناحیة المشرق-
٣ : من صلّٰی علی جنازة في المسجد فلا شئ له ابوداؤد.
تنبیه دغه روایت ده صالح نه قبل الاختلاط دے
او دِ لاشي حقیقي معنی لا اجر له دے -
٤ : په صحابو کښې خارج د مسجد جنازه کولې مشهوره
حکه چه په دې جمله کښې لګ سوچ او که رانه هل عاب
الناس علینا ما فعلنا فقیل نعم سره معلومیږي کچرې
دغه مروج وې دعیب څه مطلب ؟
نو دا یوه جزئي
پاتې د سهل او د هغه ده رور
واقعه ده لاعموم لها - یا تعلیم جواز د پاره وې -

س ۸۳ : نقل کړئ راځئ لکه هدایه چه په ماشوم زکوٰة نشته او حال دا دے چه صحابه کرامو اخستله..........

او ګوره احناف علماء صرف په قیاس باندې عمل کوي په دې مسئله کښ۔

جواب : ابن عباس رض او ابن مسعود رض او علی رض، ابو دردا رض سعید بن جبیر رح امام شعبی رح، امام شریح رح او امام صاحب او صاحبین رح فرمائی صبی باندې زکوٰة نشته۔

۔ دلائل ۔

۱ : رفع القلم عن ثلثة .... وعن الصبی حتی یکبر

ابو داؤد۔ نسائی۔

۲ : اثر علی رض رفع القلم عن ثلثة...... عن الصبی حتی یحتلم بخاری۔

۳ : اثر ابن مسعود رض لیس فی مال الیتیم زکوٰة۔

۴ : اثر ابن عباس رض لا تجب علی الصبی الزکوٰة حتی تجب علیه الصلوٰة دارقطنی۔

اثر غیر مدرک بالعقل په حکم د مرفوع کښ وی مولینا صاحب دلته هم فقط قیاس ندے سوچ او که تو بیا او وایه۔

س ۸۴ : فقہ کبنں راځی لکہ هدایہ چہ پہ آسونہ کبنں زکوٰۃ
شتہ او حال دا دے چہ دے بارہ کبنں نہ کوم نصاب شریعت
مقرر کړیدے او نہ صراحتا حکم راغلے دے دہ آسونہ
پہ زکوٰۃ بلکہ امام بخاری حدیث راوړی قد عفوت لکم
عن صدقة الخيل ۔

جواب ۱ : کوم آسونہ چہ د تجارت دہ پارہ وی نو بالاتفاق
زکوٰۃ شتہ دہ مال تجارت پہ شرح سرہ ۔

۲ : او کوم آسونہ چہ سوارئ او دہ بوجھ بردارئ او
د غزوات د پارہ ساتلے شی نو بالاجماع زکوٰۃ نشتہ ۔

۳ : کوم آسونہ چہ دِ تناسل دہ پارہ وی او خرید وکړی
وی پدی کبنں اختلاف دے آئمہ ثلاثہ رحمہم اللہ زکوٰۃ نشتہ او
دہ امام صاحب رحمہ اللہ پہ قول زکوٰۃ واجب دے ۔

دلیل ۱ : صحیح مسلم کبنں راځی الخيل ثلاثة هي لرجل
وزر وهي لرجل ستر وهي لرجل اجر فاما التي هي له
وزر فرجل ربطها رياءً وفخراً ونواءً على اهل الاسلام
فهي له وزر واما التي هي له ستر فرجل ربطها في
سبيل الله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها
فهي له ستر واما التي هي له اجر ۔

نو پدی دوئم قسم آسونه چه په ساتنه کښې دستر دے د
هغوی دوه حقوق بیان کړه یو حق په ظهر باندی چه سورلئ
د پاره عاریتاً ورکړی دوئم حق په رقاب باندی چه هغه
زکوٰة دے هم دا زنکه د جناب عمرؓ نه مروی ده چه یو
دینار مقرر کړے، یا قیمت دِ ولکوی څلویښتمه حصه
دِه ورکړی باقی په کوم احادیثو کښې نفی راغلے دے نو
هغه صرف رکوب والا دی ۔

۲ : عن ابی هریرةؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال رجل لم ینس حق الله فی رقاب الخیل وظهورها ۔ بخاری

۳ : عن مالک عن الزهری عن سائب بن یزید قال رایت الی یرفع صدقة الخیل الی عمرؓ ۔ دارقطنی

تنبیه : حضرت عمرؓ خو نوی فیصله نده نافذ کړے
بلکه دور نبویؐ او دور صدیقیؓ کښې آسونه دِ تناسل
بره نه و او دور فاروقیؓ کښې تناسل د پاره و ۔ نو یه
مشهوره سره یو دینار مقرر کړه دا زنکه مال نامی دے
نو زکوٰة واجب کیدل پکار دے ۔

نو مولنا صاحب تنقید خو وزن لری ۔

چرا کارے کند عاقل که باز آید پشیمانی

س ۸۵ : نقد کښې راځي لکه هدايه چه ضم د ګاسرو زرو به د سپينو زرو سره کولې شي او حال دا دے چه پدې باندې هيڅ دليل نشته صرف رائې ده او په خلقو نه رکوانو نه په رائې فرض کول جائز ندي.

جواب : ذهب او فضه يو جنس دي من حيث الثمنية ثم فيه ما ذكره مشايخنا عن بكير بن عبد الله بن الاشجع قال ان نضم الذهب الى الفضة لا يجاب الزكوٰة وحكم مثل هذا الرفع فتح القدير ولا نهما لان متحدان في المعنى الذى تعلق به وجوب الزكوٰة فيها وهو الاعداد للتجارة باصل الخلقه و الثمنية مكانا في حكم الزكوٰة كجنس واحد - بدائع -

س ۸٦ : نقد کښې راځي لکه هدايه چه په معدن او رکاز يعني خزانه کښې پنځمه ده او معدن کښې زکوٰة دي بخاري

جواب : ده ځمکے نه چه کوم شے خارج کيږي دوه قسمه دي د دغه دوو قسمو تولو ته په عربي کښې درے لفظ راځي معدن - رکاز - کنز - بيا معدن دوه قسمه دي مائع لکه پټرول د بناورى تيل وغيره او جامد - جامد بيا دوه قسمه دے ويلي کيد وصلاحيت وي لکه

ذهب او فضه یا نوی لکه جواهرات۔

۲ : کنز هغه مال چه انسان پخپله لاس باندې دفن کې دا دوه قسمه دی دفینه اسلام چه د کُفر څه علامه پکښ نه وی دفینه جاهلیت چه د ه کفر علامه وی دفینه اسلام حکم۔ حکم دِ لقطے دے بالاتفاق او دفینه جاهلیت بالاتفاق خمس دے۔

۳ : رکاز دا ده رکن یرکز نه په معنی د دفن کولو امام صاحبؒ او امام اوزاعیؓ او ابراهیم نخعیؒ صاحبینؒ سفیان ثوریؒ فرمائی چه رکاز عام دے معدن او کنز دواړه لره شامل دے پدی وجه په هغه کښ خمس واجب دے او امام شافعیؒ او امام احمدؒ، امام مالکؒ او اهل حجاز فرمائی چه د رکاز مصداق نقط کنز دے (یعنی مال مدفون) معدن (مال مخلوق) رکاز کښ شامل ندے ځکه نقط په کنز کښ خمس به وی۔

دلیل د ۱ احنافو ۱ : و علموا انما غنمتم من شی فان لله خمسه۔

۲ : عن ابی هریرةؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وفی الرکاز الخمس۔ بخاری

۳ : عمر بن شعیبؓ روایت په ابو داؤد کښې مزید تفصیل په اعلاء السنن کښې اوګوره -

س ۸۷ : نقه کښې راځي لکه هدایه چه ده حُمکے نه څه شے راوتلو نيس په هغه کښې عشر لازم دے او نصاب نشته او مُحَمّد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمائي ليس فيما دون خمسة اوسق من التمر صدقه -

جواب : آئمه ثلاثهؒ فرمائي چه د ۳۰۰ سوه صاع تقريبًا ۲۵ منه ده پاکستان نه کم زرعي پيداوار وي نو عشر نشته - او امام صاحبؒ فرمائي چه زرعي پيداوار ده پاره نصاب ندے مقرر -

دليل ۱ : واتوا حقه يوم حصاده - قليل كثير ټولي ده پاره شامل دے -

۲ : فيما سقت السماء والعيون او كان عشريا العشر بخاري

۳ : فيما سقت السماء العشر باقي حديث مذكور حمل بر تجارت ده يا مصدق به نه اخلي پخپله دِ ورکوي -

س ۸۸ : نقه کښې راځي لکه هدايه چه ترکاريانو کښې هُم عُشر نشته او نبي عليه السلام فرمائي ليس في الخضروات صدقه -

جواب : مصدق نه اخلی باقی اد له جواب ۸۷ کښې ذکر شوید ے۔

س ۸۹ : فقہ کښې راځي لکه هدایه چه یو فقیر ته پوره نصاب ورکول مکروه دي۔ دا چا مکروه کړیدی۔

جواب : کچري ورکړه نو جائز دے مگر مکروه ځکه نصاب ورسید وسره هغه صاحب نصاب شو بیا دا مسئله مشروطه ده په شرطین سره یو دا چه هغه مدیون نه وی۔ دوئم صاحب عیال نه وی۔

س ۹۰ : فقہ کښې راځي لکه هدایه چه ده کافر غلام د طرفه هم سر سایه شته او محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائی من المسلمین

جواب : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فرض زکوٰة الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین آئمه ثلاثه من المسلمین د لفظ نه استدلال کوی او فرمائی صدقه فطر فقط مسلمان غلام د طرفه به اوباسی نه ده کافر غلام نه امام صاحبؒ او اسحاق راهویهؒ فرمائی د تهولو نه به اوباسی ده جناب عطاءؒ او مجاهدؒ او سعید بن جبیرؒ

هُم دغه مسلک دے او دا لفظ دِ من المسلمین تعلق غلام سره نه دے بلکه من تجب علیه الصدقه متعلق دے مطلب داچه صدقه فطر په مسلمانانو باندې واجب ده او په دې قرینه واضح موجوده ده هغه داچه راوي الحدیث ابن عمرؓ دِ دوا هود طرفه وییلد دا رنگه من المسلمین لفظ دِ زیارة متعلق هُم کلام دے ۔

س ۹۱ : فقه کښ راځي لکه هدایه چه د رمضان روژے د پاره هره شپه نیت نشته دا رنګه نذر معین دی ......

او محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائي لاصیام لمن لم یجمع الصیام من اللیل ۔ آیا دا مقابله نص صریح کښ نده

جواب : کله چه صوم متعین شو نو نهارًا هُم کیدیشي او نکوره په صحیحین کښ د سلمة بن الاکوعؓ روایت انه علیه السلام امر رجلا من اسلم ان اُذن في الناس ان من اکل فلیصم بقیة یومه ومن لم یکن اکل فلیصم چونکه دغه روایت په صحیحین کښ موجود دے ترجیح ورته حاصل دے د دغه روایت نه دا رنګه دغه روایت د موقوف او مرفوع کیدلو کښ کلام هُم دے دا رنګه لا نفی کمال د پاره کیدو کلام هُم شته تفصیل ده پاره

اعلاء السنن او گوره هُم دا نکړ احل لکم لیلة الصّیام الرفث ثم اتموا الصیام الی اللیل شپه کښې هر څه جائز طلوع الفجر پورې بیا صیام بعد طلوع فجر متاخر دے ځکه چه ثم للتعقیب مع التراخی نو امر بالصوم متراخی شو اوّل نهار نه او امر بالصوم امر بالنیة دے ځکه چه مشروعیت بلا نیت نه دے فکان هذا امر بالصوم بنیته متاخره عن اوّل النهار -

س ۹۲ : نقر کښې راځي چه د رمضان روژه او د نذر روژه په نیت سره هُم کیږي .... او نبی علیه السّلام فرمائي - انما الاعمال بالنیات -

جواب : مولٰنا صاحب له پکار دا ؤ چه د مجتهدین کیدو نه مخکښې حصامی زده کړه وی رمضان صوم رمضان د پاره معیار دے صحیح مقیم د پاره بل شے پکښې راتلے نه شی لکه په ورځ کښې شپه او شپه کښې ورځ نه شی راتلے -

س ۹۳ : نقر کښې راځي لکه هدایه چه چا ډکه بنوله قے وکړه روژه یې ماته د او که په نیم بنوله یې قے وکړو نو نده ماته - او نبی علیه السلام فرمائي من استقاء عامدًا

فعليه القضا........ نو دغه مذکوره خبرې څه دليل.

جواب : هدايه کښې دي فان استقاء عمدًا ملأفيه فعليه القضا لما روينا والقياس متروك ولا كفارة لعدم الصورة وان كان اقل من ملأ الفم فكذالك عند محمد لاطلاق الحديث وعند ابي يوسف لا يفسد لعدم الخروج حكمًا قلت ويقوى بجواب عدم الناقض الوضوء بما لا يملأ الفم فكانه غير خارج ولذا لم يعتبر خارجا في الوضوء فكذا ينبغي أن يكون في الصوم. اعلاء السنن 119/9

بدائع کښې تفصيل او ګوره.

س ۹۴ : فقر کښې راځي چه د مانځه د قضا فديه شته او حال دا دے چه دا خبره قطعًا ثبوت نشي ثابتولے نه په حديث مرفوع کښې او نه موقوف کښې...... امام محمد صرف ارجو ويلي دي او تاسو هغې نه دين جوړ کړه.

جواب : والصلوة كالصوم باستحسان المشائخ وجه المماثلة قد ثبت شرعًا بين الصوم والطعام والمماثلة بين الصلوة والصوم ثابتة ومثل مثل الشي جاز ان يكون مثلا لذالك الشي وعلى تقدير ذالك يجب الاطعام وعلى تقدير عدمها لا يجب فالاحتياط في

الایجاب فان کان الواقع ثبوت المماثلة حصل المقصود الذی هو السقوط والا کان برًا مبتدًا ماحیًا للسیّات

والذا قال محمدؒ فیه یجزیه ان شاء الله تعالیٰ من غیر جزم حاصل دا چه موږ او صوم کښې مماثلت شته

او د صوم باره کښې د فدیه نص راغلے دے نو د موږ د فدیه ورکولے شي کیدے شي الله رب العزت فدیه

قبول کړي نو ډیره ښه وره دا نفس یو صدقه به شي دے وجه نه امام محمدؒ انشاء الله فرمائي حالانکه

مسائل قیاسیه دا سي نوي نو مولنا صاحب په ایمان او وایه فقهاء څه وائي او ته څه وائي انصاف سره اوکه۔

س ۹۵ : فقه کښې راځي لکه هدایه چه څوک مړ شي نو ولي به د هغه په ځائے روژه نیسي او حدیث کښې

راځي .... چه صام عنه

جواب : امام صاحبؒ او امام مالکؒ فرمائي د میت د طرفه هیڅ قسم روژه ساتل ندي جائز او دا مسلک

د ه ابن عمرؓ او د ه ابن عباسؓ او د ه حضرت عائشهؓ هم دے

دلیل ۱ : عن ابن عمرؓ کان یقول لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احدٌ عن احد موطا۔

۲ : عن ابن عباسؓ لا یصلی احد عن احدؒ ولا یصوم عن احد ۔ نسائی

۳ : ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات و علیہ صوم شہر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکیناً ۔ ترمذی

۴ : قالت قلت لعائشۃؓ ان امی توفیت وعلیہا صیام رمضان ایصلح ان اقضی عنہا قالت لا ولکن تصدقی عنہا مکان کل یوم علی مسکین خیر من صیامك طحاوی باقی مولٰینا صاحب چہ کوم روایت ذکر کړیدے اعلاءالسنن او گورہ جواب مذکور دے ۔

س ۹۶ : نفر کښې راځی چہ چا روژہ او ښوہ قصداً کفارہ پدی شتہ او کہ سحر نہ ولرہ نیت نوی کړے بیا کفارہ نشتہ ۔

جواب : د هدایہ عبارت داسی دے ومن اصبح غیرنا وللصوم فاکل لا کفارۃ علیہ عند ابی حنیفہ وقال زفرؒ علیہ الکفارۃ لانہ یتادی بغیر نیۃ عندہ (یعنی د قول میاشت د پارہ یو نیت کافی دے) وقال ابو یوسفؒ ومحمدؒ اذا اکل قبل الزوال تجب الکفارۃ ...... ولابی حنیفہ ان الکفارۃ تعلقت بالافساد وهذا امتناع اذ لا صوم الا

بالنیة ـ من اصبح فی رمضان لاینوی الصوم فاکل اوشرب اوجامع فعلیه قضاء ذالك الیوم ولاکفارة علیه عند اصحابنا الثلاثة وعند زفرؒ علیه الکفارة بناءعلی ان صوم رمضان یتادی بدون النیة عنده فوجد افساد صوم رمضان بشرائط وعندنا لایتادی فلم یوجد الصوم فاستحال الافساد ـ بدائع

شاید چه دا مولیٰنا صاحب نه اعتراض د پاره اوس انما الاعمال بالنیات هیر شوید ے ـ ماشاءاللہ

س ۹۷ : نقه کبس راځی لکه هدایه چه د اودی زنانه سره چه روژه وی چا جماع وکړه نو دا هغې روژه ماته شوه څه دلیل دے پدی باندی به لا نه کارنکیږی ـ

جواب : کفاره څکه نشته چه قصد نشته چونکه دا عذر نادرالموقوع دے نو قضاء به لازم دے او به خلاف ثابت دا نسیان لره چه هغه کثیرالوقوع دے ـ

س ۹۸ : نقه کبس راځی لکه هدایه چه سړی به مخ نه پټوی به احرام کبس څکه چه حدیث کبس راځی لاتخمروا وجهه ولا راسه چه محرم سړی مخ او سر نه پټوکله چه هغه مړ شوی ؤ به احرام کبس او بیا هُم دا دی حدیث

خلاف کوی فرمائی چه که محرم مړشه نو سر او مخ پټول
جائز دی فتعجب دالاهم واوره چه پدی روایت
کښ وجهه قید صحیح نه دے۔

جواب : عند الاحناف احرام په وخت کښ سړی د
پاره مخ او سر پټول جائز نه دی ځکه چه یو کس په احرام
کښ مړ ؤ نبی علیه السّلام او فرمائیل اغسلوه بماء السدر
وکفنوه ولا تمسوه طیبا ولا تخمروا راسه ولا وجهه
فانه یبعث یوم القیامه ملبیا هاں احناف چه وائی
محرم مړ شی نو فرمائی چه دا هغه مخ پټ کوی هغه
لحدیث آخر هغه دا چه موت کل واقع شی امام صاحبؒ
او امام مالکؒ او امام اوزاعیؒ فرمائی چه احرام منقطع شو
نو هغه سره هغه معامله پکار دہ چه کوم حلال سره کیږی
١ : اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلثة الا من
صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعوله
٢ : موطأ امام مالکؒ کښ نافع روایت ان عبد الله ابن
عمرؓ کفن ابنه واقد بن عبد الله ومات بالجحفة محرما
وقال لولا انه احرم لطیبنا وخمر راسه ووجهه
٣ : دا ابن عباسؓ روایت قال رسول الله صلی الله علیه

وسلم خمروا وجوه موتاکم ولا تشبّهوا بالیهود۔ دارقطنی

پاتی لا تخمروا چه حدیث کښی راغلے دے دا صرف د

هغه خصوصیت دے او پدی قرینه واضح ده هغه دا

چه فانه قد غسل بماء وسدر مع ان المحرم منهی عنه ولا

یجوز له ذالک باقی قید د وجهه مسلم کښی ده ابو

کریب روایت او کوره۔ ولا تخمروا وجهه ولا راسه

نو په کوم روایاتو کښی نشته نو هغه به وی اقتصار

من الراوی۔

س ۹۹ : فقه کښی راځی چه ده حجر اسود سینکلو وخت

کښی به لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وائی او حدیث کښی صرف بِسْمِ اللّٰهِ

اللّٰهُ اکبر راغلی دی۔ مشکوٰة $\frac{۱۲۱}{۱}$ بخاری

جواب : مقصد ده فقهاء دا دے چه داسی ذکر د

وی چه هغه مشعر تعظیم وی او هغه په تهلیل سره اد ا

کیبری او ما ثور وئیل بهتر دے لکه بیهقی کښی دی

بسم اللّٰه واللّٰه اکبر او کنز العمال کښی دی عن عیسٰی بن

طلحة عن رجل رأی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وقف عند

الحجر فقال انی لا اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ثم قبله

ثم حج ابوبکرؓ فوقف عند الحجر ثم قال انی لا اعلم

انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول الله یقبلک ما قبلتك وعن عبد الله بن سرجس قال رایت عمر بن الخطاب قبل الحجر الاسود وقال انی ان لاقبلك واعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع وان الله ربی ولولا انی رایت رسول الله یقبلك ما قبلتك ۔

س ١٠٠ : فقه کښې راځی چه حج قران کښې دوه سعی او دوه طواف دی لکه هدایه او حال دا چه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم پکښې یو سعی کړی ده او یو طواف کړی دے دا خبره متواتر روایا تو کښې راځی او مقابل کښې صحیح روایت نشته نو محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم د قران او د احنافو د قران په منځ کښې فرق دی ۔

جواب : حنفیه وائی چه قارن باندی شلور طواف دی طواف عمره ۔ طواف قدوم ۔ طواف اضافه ۔ طواف وداع او کچری طواف عمره کښې طواف قدوم نیت وکړه نو بیا طواف قدوم ته ضرورت نشته ۔

او ائیمه ثلاثه فرمائی چه قارن باندی درے طوافه لازم دی قدوم ۔ زیارت ۔ وداع ۔ ده احنافو مسلک ده جواب

عمرؓ جناب علیؓ دہ جناب ابن مسعودؓ ۔ امام شعبیؒ ۔ ابن شبرمہؒ ۔ ابن ابی لیلیؒ ھم دہ ۔

دلائل احناف

۱: مسند امام ابی حنیفہؒ کبنں دی جناب عمرؓ دہ صُبّی بن معبدؒ نہ پتوس وکہ و فصنعت ماذا ؟ پدی باندی ھغہ اووی مضیت فطفتُ طوافًا لعمرتی وسعت سعیا لعمرتی ثم عدت مثل ذالک ثم بقیت حرامًا اضع کما یصنع الحاج اذا قضیت آخر نسکی پدی باندی جناب عمرؓ ورتہ ؤ فرمائیل ھُدیتَ لسُنة نبیّک محمّد صلی اللہ علیہ وسلم سند ابی حنیفہ مع شرح للقاری ۔

۲ : عن عماد بن عبد الرحمان الانصاری عن ابراھیم بن محمد ابن حنیفة قال طفت مع ابی .... وقد جمع بین الحج والعمرة ..... فطاف لهما طوافین وسعی لهما سعیین وحدثنی ان علیًا فعل ذالک وقد حدثه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذالک امام نسائی سنن کبری مسند علی دلاندی ۔

۳ : پہ دار قطنی کبنں دہ جناب علیؓ روایت ...... انه طاف لهما طوافین وسعی لهما سعیتین وقال ھکذا ریتُ

رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔ صنح

۴ : سنن دارقطنی کښې ده عبدالله بن مسعودؓ روایت وسعیٰ سعیین ۔

۵ : دارقطنی کښې عمران بن حصینؓ روایت طاف طوافین وسعیٰ سعیین ۔

۶ : دارقطنی کښې ده ابن عمرؓ روایت فطاف طوافین وسعیٰ لهما سعیین ۔

ده دوی نه علاوه متعدد آثار د مسلک حنفیه موئد دی ماشاء الله ۔

باقی روایت ده جابرؓ چه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرن الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحداً نو په دغه کښې تاویل کوی آئمهؒ هغه دا چه طواف واحد نه مراد طواف زیارت دے چه په هغه کښې د طواف عمره لداخل شوی دے ۔ یادا چه طواف نه مراد طواف تحلیل دے یعنی داسی طواف چه هغه ده تحلیل سبب جوړیږی نو هغه یقیناً نبی علیه السلام یو کړ یدے هغه ده طواف زیارت تبنیه ده سعی جواب هُم ؤشو نو مولینا صاحب اُمید دے چه اوس به مطمئن شویدی۔

لب ہائے زخم دیکھے اور خوب روئے
امید داری لب خنداں نہ کیجئے

س ۱۰۱ : نقہ کبنی راځی لکہ هدایہ چہ حج قِران پہ غیر دیو تللو و هدی نہ هُم کیبنی او حال دا چہ نبی علیہ السلام سوق هدیہ شرط کړیدی دہ قِران د پارہ او گوره . بخاری مشکوٰۃ ۔

جواب : احناف قارن دہ پارہ هدی واجب وائی باقی مولٰنا صاحب فرمائی چہ نبی علیہ السلام سوق هدی شرط کړیدے بخاری او رمشکوٰۃ کبنی نومهربانی او کہ بخاری او مشکوٰۃ کبنی اشتراط مونږه تہ ښکاره کہ دروغ مہ وایہ ۔

س ۱۰۲ : نقہ وائی لکہ هدایہ چہ بُدنی وینی کول مکروه دی او حال دا دے چہ نبی علیہ السلام دا کار کړیدے نو خرنگہ ۔

جواب : دہ هدی حرم د حفاظت د پارہ دوه علامتونه وی یو تقلید یعنی قلادہ اچول دوئم اشعار هغہ دا چہ دہ اوښ سم کوهان طرف پہ غشی سره زخم ولگی نو دا طریقہ دہ حدیث نہ ثابت دے البتہ امام صاحبؒ نہ منسوبہ دہ چہ هغہ ورتہ مکروه وائی او پدی مسئلہ

امام صاحب باندی دیر تشنیع شویدے مینو امام طحاوی رح
فرمائی چه امام صاحب رح نه ده اصل شعار نه انکار کړیدے
او نه ده هغه د مسنون کیدو نه انکار بلکه اصل وجه داچه
ده امام صاحب رح په زمانه کښ خلقو په اشعار کښ ډیر
مبالغه کوله چه څرمنے سره غوښه به هم غوڅوله او ده
څاروی ته ناقابل برداشت تکلیف ورکوله نو امام صاحب رح
سد باب د پاره شعار نه منع کړه چه د شعار په نسبت ده
قلاده کار بهتر دے او که اشعار مکروه کنړه نو هم دا بنا پر
اجتهاد دے چه هغه احادیث د نهی عن المثلة او دا زنګه
احادیث د تعذیب د حیوان او په داسی قسم اجتهاد اتو
کښ مجتهد باندی څوک تنقید نه کوی او د ترک شعار
تخییر ام المؤمنین عائشه رض او ابن عباس رض نه هم مروی دی
مصنف ابن ابی شیبه رقم الحدیث ۱۰۶۴ - ۱۰۶۹

س ۱۰۳ : فقه کښ راځی لکه هدایه چه ده میاشتو د حج
نه مخکښ احرام تړل جائز دی نو پدی خبره باندی کوم
دلیل نشته۔

جواب : عند الاحناف میاشتو نه مخکښ احرام بنه
ند ہے ځکه چه محضورات نه بچ کیدل ګران دی او که

ډکړه نوجواز یقیناً شته په شان باندې یو بوجه واچوله لکه طهارت غلطیږي ده وخت صلوٰة ډکي نو څه منافي شته!

س ۱۰۴ : نقل کړئ راځئ لکه هدایه چه نکاح کښې لفظ ماضي شرط دے....... نو پدې ماضي او مضارع څه دلیل دے۔

جواب : وانما اختیر لفظ الماضي ملا نشأ لانه ادلّ على الوجود والتحقق حيث افاده دخول المضى في الثبوت والوقوع قبل الاخبار شرح نقایه ۵۴۶ - کیچرې مضارع شي نو وعده به شي دا نکه شهود شاهدین شرط دے بلغنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا نكاح الا الشهود وبه اخذ علماً نا مبسوط ص۳۱۔

س ۱۰۵ : نقل کړئ راځئ لکه هدایه چه چا پرې زنانه په شهوت سره مسه کړه نو مور او لور پرې حرامه شوه او لا پرې خبره کوم قوي دلیل نشته۔

جواب: او لا پدې حرمت مصاهرت ثابتیږي ځکه چه جز ثابتیږي او نکاح بالجزء نشي کیدې۔

ولا تنكحوا ما نكح آباءكم من النساء او نکاح په معنې د وطې سره دے نو دا آیت نص دے په تحریم د موطوءة الاب على الابن باندې ده دے نه علاوه شرح النقایه

ص ۲۵۲ کښې څه آثار هم د دے په تائید کښې شته۔

س ۱۰٦ : نقه کښې راځي لکه هدایه چه یو زنانه خپل ځان په خپله بے اجازة ده اولیا خپل ځان په نکاح ورکولے شي او حال دا دے چه نبي علیه السّلام فرمائي لانکاح الا بولي .... او په مسئله ده کفو باندې هیڅ دلیل نشته۔

جواب : احناف نکاح په عبارة النساء سره درست وائي یدې شرط چه حره۔ عاقله۔ بالغه وي او ولي موجود کیدل بهتر دے۔

دلیل ۱ : ان ینکحن ازواجهن نسبت ده نکاح زنانو ته کړیدے۔

۲ : فیما فعلن في انفسهن بالمعروف۔

۳ : حتی تنکح زوجًا غیره۔

۴ : سنن نسائي او موطأ امام مالکؒ کښې شته اُم سلمه فرمائي چه سبیعة الاسلمیة خاوند مړ شو او ده هغه د وفات ۱۵ ورځې روستو بچے پیدا شو نو هغې ته دوه سړو پیغام نکاح ورکړ یو توجوان ؤ او بل بُډا ؤ .... وکان اهلا غیبًا اولیا غائب ؤ.... نو هغې دغه واقعه نبي علیه السلام ته اووې نو نبي علیه السلام

او فرمائیل قد حللت فانکحی من شئتِ ۔

۵ : په بُخاری او موطا امام مالکؒ کښې شته چه يوې زنانه خپل نفس په نبی علیه السلام باندې پيش کړه نو نبی علیه السلام سکوت وُ فرمائيل نو يو صحابی د درخواست په وجه هغه سره نکاح وکړه او پدې واقعه کښې د هغه زنانه څوک ولی نه وو موجود ۔

۶ : پخپله د نبی علیه السلام نکاح اُم سلمهؓ سره بغير د وجود ولی شوې ده ۔

نقلت يا رسول الله صلی الله وسلم انه ليس احد من اوليائی .... طحاوی ونسائی ۔

۷ : الأَيم احق بنفسها من وليه والبكر تساذن فی نفسها واذنها صماتها مسلم د ولی نه ډيره حقداره ده ۔

۸ : اُم المومنين حضرت عائشهؓ خپله رويره حفصه بنت عبدالرحمٰن بن ابی ابکر نکاح د هغی د والد صاحب په غير موجودګۍ کښې منذر ابن زبير سره نکاح کړې وُ

۹ : جناب علیؓ پدې مسئله کښې ډير سخت ؤ او تاکيد به کولو چه بغير د ولی نه نکاح مه کوئی ليکن کچرې داسې

واقعہ رونما شولہ نو نافذ کول بی کنز العمال -

۱۰ : جناب عمرؓ اذن ولی یا ذو الرائی من اهلها دی نو اجازه ورکړیده نو داهم غیر ولی رائی سره نکاح جائز شوا و لانکاح الا بولی - غیر کفو باندی حمل - یا نفی کمال باندی او فنکاحها باطل داچه مطلب داچه داسی نکاح فائده مند نه دے او په مسئله د کفو باندی هم دلیل شته سنن کبری او دار قطنی کبنس راځی

لاینکح النساء الا کفوًا قوله علیه السلام قریش بعضهم اکفاء لبعض بطن ببطن والعرب بعضهم اکفاء لبعض قبلیة بقبیلة والموالی بعضهم اکفاء لبعض رجل برجل و فی حدیث جابرؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الایزوج النساء الا اولیا ولا یزوجن الا من -

مولینا صاحب حدیث منی که هسی زبانی جمع خرچ دے

بنتے ہو وفادار وفا کرکے دکھاؤ
کہنے کی وفا اور ہے کرنیکی وفا اور

س ۱۰۷ : فقه کبنس راځی لکه هدایه چه اقل مهر لس روپۍ دی او نبی علیه السلام یوه کوتی هم مهر مقرر کړیدی اوګوره بخاری -

جواب : د مهر په مقدار کښې اختلاف دے امام شافعیؒ او احمدؒ ـ سفیان ثوریؒ او اسحاقؒ فرمائی څه مقدار نشته د عقود مالیه غوندې دے ـ
علامه ابن حزمؒ فرمائی هر شے مهر کیدیشی حتی اکراو بوسیے ـ پیشو وغیره ـ
امام مالکؒ فرمائی چه کم از کم د یو دینار څلورم حصه یا درے درهم ـ
امام صاحبؒ فرمائی اقل لس درهم دی ـ
د شوافع استدلال د عامر بن ربیعه د حدیث نه دے چه تزوجت علی نعلین او د سهل بن سعد ساعدی د روایت نه چه فالتمس ولو خاتما من حدید او د جابر بن عبد الله روایت چه من اعطی فی الصداق امراة ملا کفیه سویقا او تمرًا فقد استحل او د جناب عبد الرحمن بن عوف واقعه چه وزن نواة من ذهب او د احناف استدلال سنن کبری بیهقی او دار قطنی کښې د جناب جابرؓ روایت چه
ولا مهر دون عشرة دراهم او د جناب علیؓ اثر
لا مهر اقل من عشرة دراهم سنن دار قطنی

او ددے تائید پہ قرآن سرہ قد علمنا ما فرضنا
علیهم فی ازواجهم او فرض انداز مے تہ وائی او
دا مجمل تو تفسیر شو دہ جابرؓ پہ روایت سرہ چہ
هغہ عشرۃ دراهم وی باقی د شوافع استدلال پہ
روایت دہ عامر بن ربیعہ او دا زنگہ سویقا او تمرا
دا سنو ضعیف دی او عبد الرحمٰن بن عوف چہ د
کجوری دہ هدو کی برابر سرہ نو ممکن دے چہ د هغہ
قیمت لس درهم وی او خاتم حدید معجل دہ قبیل
نہ دے یا تحقیر باندی حمل دے۔

س ۱۰۸ : نقد کبن راتی لکہ هدایہ چہ سړی نوی
وادہ وکړی نو څکبن سنجی او د نوی بنځی پہ نوبت کبن
فرق نشتہ او حدیث د بخاری او مُسلم کبن راځی چہ نوی
د یارہ او شپی میلمستوب ور کولی شی -

جواب : دہ جواز ائیدہ دیوی پہ نکاح کبن دی نو
تعدیل ضروری دے فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔
اذا کانت عند الرجل امراتان فلم یعدل بینهما جاء یوم
القیٰمۃ وشقه ساقط ای نصفه مائل الحدیث تو
عدل باندی تمولو اتفاق دے او پدی هم اتفاق دے

چه نوی واده وکړه نوکچری هغه باکره وی نو وړه شپې
او که ثیبه وی نو درې شپې خاوند ورسره وی هان
په دیکښې اختلاف دے چه داوړه یا درې هغې جدیده
باکرې یا ثیبه سره چه تیره کېږیدی هغه په نوبه کښې
به حسابیږی یا نه نو امام شافعیؒ او احمدؒ او اسحقؒ
فرمائی چه نوبت کښې نه حسابیږی دغه ۷ یا ۳۔ نه پس
نوبت به شروع کیږی لکه څرنګه چه په حدیث د قلابه
کښې دے امام صاحبؒ او صاحبینؒ فرمائی چه دا په نوبت
کښې حسابیږی باکره سره که ۷ تیری کړی یو نو
قدیمه سره هم بیا وړه تیروی لکذا ثیبه۔ لکه څرنګه چه
حدیث د ابوبکرؓ کښې راغلے دے چه ان النبی علیه السلام
حین تزوج ام سلمة راصبحت عنده قال لها.......
ان شئتِ سبّعتُ عندك سبّعت عندهن وان شئتِ
ثلّثتُ عندكِ ودُرتُ قالت ثلّث رواه مسلم او دغه
مسلک د احنافو دے باقی حدیث کښې ۳ یا ۷ راغلی
دی هغه په اعتبار د زیادت نه دے بلکه بداءة په
اعتبار سره تفصیل دے۔

س ۱۰۹ : نفقه کښې راځی لکه هدایه چه د رضاعت مُده دوه نیم

کاله ده او قرآن کښې الله تعالیٰ[1] فرمائی حولین کاملین.

جواب: مدت رضاعت په تحدید کښې ده آیمه اختلاف دے.

۱: جمهور او صاحبین ۲ کاله - امام مالکؒ دوه کاله او دوه میاشتے امام صاحبؒ دوه نیم کاله امام زفرؒ درے کاله ده جمهور مستدل حولین کاملین او ده ابن عباسؓ روایت دے او امام صاحبؒ فرمائی چه فان اراد فصالا کښې فاده تعقیب او دا پدی دال ده چه فصال بعد الحولین به وی نو دے نه معلومه شوه چه بعد الحولین هُم رضاع شته نو آیت مدت رضاعت تحدید ده پاره ندے بلکه دے د پاره چه په آب باندی دِ مرضعة نفقه دوه[2] کاله په دائره کښې لازم دے او د جمهور استدلال وحمله وفصاله ثلثون شهرا سره هُم دے چه اقل موده حمل ۶ میاشتے نو للفصال حولان.

او امام صاحبؒ هُم د دے آیت نه استدلال کوی چه آیت کښې د دوه[2] خیز ونو ذکر دے او د هغوی د مدت بیان دے نو د هغه تقاضا دا ده چه حمل او رضاعت هر یو لره دیرش[30] میاشتی شی لیکن د حمل د پاره یو منقص

موجود شو یعنی دہ حضرت عائشہؓ روایت لایکون الحمل اکثر من سنتین قدر ما یتحول ظل المغزل نو معلوم شوہ چہ مودہ د حمل اکثر مودہ دوہ کالہ دے لیکن پدے جواب سرہ یو نقصان لازمیږی هغه دا چہ اثر دہ حضرت عائشہؓ گویا۔ ناسخ د آیت شو نو دغہ جواب صاحب د هدایہ کم یلہ دے بهتر ندے او علامہ نسفیؒ فرمائی چہ جملہ مطلب حمل علی الایدی مراد دے نو آیت کښ مدت رضاعت دونیم کالہ شوہ او عادتاً ماشوم پہ جولئی کښ اغستے وردہ دا ځکہ کلام کښ بہ تاسیس شی چہ د تاکید نہ اولی دے۔ لیکن یاد لرئ چہ پدے مسئلہ کښ دہ جمهورؒ او دہ امام یوسفؒ او دہ امام محمدؒ دِ دلائل قوت هُم څہ کم ندے د دے وجہ نہ علامہ ابن نجیمؒ فرمائی ولا یخفی قوۃ دلیلهما.

نو بهر حال دا هُم څہ دومرہ اعتراض ندے چہ مولینا صاحب کمی ندے او دا مسلک دہ صاحبین هُم دہ ستا تنقید نہ څہ ضرورت پاتی شو بنو هسی د عادت مجبوری هغه جدا څیز دے۔

۱۰۹ نہ رُستو مولینا صاحب پہ فقہ باندی دہ خیل

عادت مُطابق یو مختصر غوندی تنقید یکی نو په هغه کښ
وائی اصبح اهل الرائی اعداء السنن یعنی اهل رائی ده
پیغمبر د احادیثو دشمنان دی۔
جواب ولاحول ولاقوة الا بالله مولانا صاحب قلم
د تیر والی نه خلور واړه مذاهب ولا مجروح شو دا اول
ده پیغمبر د احادیثو دشمنان شو یوائی مولینا صاحب
د پیغمبر دوست دے۔
بریں عقل و دانش بباید گریست
٣ : د دغه مسائل په عربیت اکثر ابنادی لکه لفظ ده
کلماوان او حقیقت او مجاز او داسی نور الفاظ او
دین ټول اُمت د پاره دی نه صرف عربو د پاره۔
جواب مولوی صاحب دغه الفاظ هُم معنی الفاظو کښ هُم
دغه حکم چلیږی په هره ژبه کښ وی الله دِ پوهه که۔
٤ : دا خبره چه مخکښ د نکاح ده ځری هیڅ طلاق نه واقع
کیږی نه تعلیقاً او نه تنجیزاً دلیل پدی دا حدیث
دے قال النبی علیه السلام لا طلاق قبل النکاح مشکٰوة
نو پدی قاعده باندی ټول هغه مسائل د فقهی رد شول
جواب د قبل نکاح د طلاق دوه صورتونه وی یو دا

چہ نکاح ندے کہمے یو ہی زنانہ سرہ او طلاق تنجیز
ائی نو دا بالاتفاق نہ واقع کیبڑی حُکم چہ ملک نشتہ
دوم داچہ طلاق نکاح سرہ معلق کی مثلاً کچرہ مسا
نلانکی سرہ نکاح وکہرہ نوہا نہ طلاق پدی صورت کبنی
اختلاف دے امام شافعیؒ او امام احمدؒ فرمائی چہ
طلاق بعد نکاح نہ واقع کیبڑی لحدیث لاطلاق قبل
النکاح۔ او لاطلاق الافیما تملك او امام مالکؒ
فرمائی چہ خہ بنار یا قبیلہ سرہ تعلیق کی مثلاً من مصر
من بنی تمیم او کل باکرۃ نو دا تعلیق صحیح دے او کہ
چرے عام معلق کہرہ مثلاً کل امرأۃ نو دا تعلیق ندے
صحیح او امام صاحبؒ فرمائی چہ تعلیق عام وی کہ خاص
کچرہی طلاق ملک یا سبب ملک طرف تہ نسبت وکرہ
او معلق کہرہ نو وجود شرط پہ صورت کبنی طلاق واقع
کیبڑی۔

دلیل ۱ : لان هذا تعلیق للطلاق الذی یصح تعلیقه
کالعتق والوکالۃ والابراء۔

۲ : چاچہ د ثلث مال وصیت وکہرہ نو ھغہ اعتبار پہ
وخت د موت کہ وی نو دا نظیر د دہ ان تزوجت فلانۃ ندے

۳ : ولئن آتانا من فضله لنصدقن

۴ : سعید بن عمر نه قاسم بن محمد نه تپوس وکړه دهغه سړي په باره کښ چه هغه خپله خزې لره طلاق وکړے او ان هو تزوجها نو قاسم او وې چه یو سړي خپلې خزے سره ظهار کړے او ان هو تزوجها نو عمرؓ فیصله وفرمائیله چه که هغه د هغې سره واده وکړه نو د کفارے نه مخکښ د هغه بستري د نه کوي نو ده جناب عمرؓ دا صریح فیصله بیا د چا انکار نه کول اجماع نه دے؟ التعلیق ص ۶۶ ۔

۵ : په کومو احادیثو کښ نفی طلاق قبل النکاح متعلق دي هغه حمل دے په نفی د تنجیز باندې ۔

۶ : چه درې طلاقه په یو ځل ورکول دا ناروا دي او راجح قول پس ده اختلاف نه دا دے چه یو طلاق رجعي واقع کیږي دلیل پدې خبره حدیث د مسلم دي دا رنګه حدیث ده ابو رکانه په ابو داؤد کښ

جواب محترمو قارئینو د جواب نه مخکښ یو تمهید ذهن نشین کی هغه دا چه په دین اسلام کښ بلا ضرورت طلاق یو مبغوض عمل دے لکه ده عبد الله بن عمرؓ روایت

راځي چه په حلال ښځي ونو کښې ناپسند يده ښځه چه ده هغه طلاق دے دا رنګه د شريعت په نظر کښې ده خلع حقيقت

ثوبانؓ روايت دے چه کومه زنانه بغير څه د وجے نه خپل خاوند نه طلاق اوغوښتو نو ده جنت خوشخبري به په حرامه وي. ابوداؤد. دا رنګه ده ظهار حقيقت دا دے چه خپله ښځه په ځان باندے حرامولو د پاره د طلاق نه علاوه خپله ده محارمو ابديږد يو عضوء مستوره سره دِ خپله ښځه تشبيه ورکړي قرآن کريم ورته منکرامن القول سره تعبير کړے يده ے.

دا رنګه طلاق دوه قسمه دے سني. بدعي د سني دا مطلب نه دے چه ثواب ملاويږي بلکه مطلب دا چه ده شريعت د وضع مطابق طلاق وي نو سني دے او ده بدعي دا مطلب نه دے چه د قرون مشهود لها بالخير کښې دهغې ثبوت نه وي بلکه مطلب دا چه د وضع د شريعت خلاف وي نو بدعي دے.

دِ طلاق سني دوه قسمه دي احسن به په يو طهر کښې يو طلاق ورکړي بنو طهر داسي وي چه ده هم بسترۍ نه خالي وي حسن دے وا ره طهرونه کښې يو. يو طلاق ورکړي

حسن دے۔

د بدعی درے[۳] قسمہ دی پہ داسی طہر کبنی طلاق ورکول چہ پہ ھغہ کبنی ھم بستری شوی وی دوئیم[۲] حالت الحیض کبنی طلاق ۳۔ یوځائے درے طلاق چہ د ھغہ تعبیر داسی اوکی چہ تہ پہ درے طلاقو طلاقہ یی۔ یا داسی تہ طلاقہ، تہ طلاقہ تہ طلاقہ پہ دے درے قسمہ کبنی اوّل دوہ[۲] قسمہ بالاتفاق بدعی دے او دا دریم قسم امام ابوحنیفہؒ او امام احمد بن حنبلؒ، امام مالکؒ ورتہ بدعی وائی او امام شافعیؒ او امام بخاریؒ او علامہ ابن حزمؒ ورتہ سنی وائی لیکن پدی ټولو اتفاق دے چہ پدی سرہ وقوع طلاق کیبری لیکن سنّی طلاق کبنی سړی نہ گنهگار ېږی او پہ بدعی کبنی گنهگار ېږی بنو طلاق بہر حال واقع کیبری اگر چہ طلاق مبغوض عمل دے لیکن ورکولو سرہ واقع کیږی دارنگہ خلع مکروہ عمل دے بنو پہ کولو سرہ واقع کیږی او ظہار منکر من القول دے بنو کولو سرہ کفارہ لازمیبری نو دارنگہ طلاق پہ حالت حیض کبنی یا پہ ھغہ طہر کبنی چہ ھغہ دوطی نہ خالی نہ وی یا درے واړہ طلاقونہ پہ یوځائے

او کړه نو ولې به واقع کیږي؟

پس د دې تمهید نه اوس راشو اصل مقصد ته هغه دا چې درې طلاقه په یو مجلس کښې ورکړه نو آیا دا یو واقع کیږي یا درې واقع کیږي نو په دې کښې درې مذاهب وي۔

۱: آئمه اربعه امام ابوحنیفهؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ او د جمهور سلف خلف دا ده چې درې واقع دي۔ ولا تحل لزوجها الاول حتی تنکح زوجا غیره۔

۲: مذهب شیعه جعفریه هغوی وائي چې د سره طلاق نه واقع کیږي۔

۳: چې په دې سره یو طلاق واقع کیږي او خاوند ته د رجعت اختیار دې دا د بعض اهل ظاهر او دا رنګه د شیخ الاسلام ابن تیمیهؒ او علامه ابن قیمؒ او د عکرمهؒ وغیره دې او یو خلودم مذهب هم په زاد المعاد کښې مذکور دې۔

او څو نګه د زمانه غیرمقلدین هم په دې دیر کلک دي لکه مولنا صاحب په رساله کښې هم دې ته اشاره

وکړه د جمهورائیمه د مسلک تائید د ه سورة بقره آیت ۲۲۹- ۲۳۰- ۲۳۱ نه علاوه دېر احادیث موئد دی لکه

۱: د ه شعبیؒ روایت په نسائی کښ حدثتنی بنت قیس قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت: أنا بنت ال خالد وان زوجی انه ارسل الی بطلاقی، وانی سالت أهله النفقة والسکنیٰ فابوا علیّ قالوا: یارسول الله انا ارسل الیها بثلاث تطلیقات فقالت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما النفقة والسکنیٰ للمرأة اذا کان لزوجها علیه الرجعة معلومه شوه چه د رېے یو کړے ندی۔

۲: عن سوید بن غفلة قال کانت عائشه الخثعمیة عند الحسن بن علیؓ فلما قتل علیؓ قالت لتهنئك الخلافة قال بقتل علیّ تظهرین الشماتة اذهبی فانت طالق، یعنی ثلاثاً قال فتلفعت بثیابها وقعدت حتی مضت عدتها، فبعث الیها ببقیة بقیت لها من صداقها وعشرة آلاف صدقة فلما جاءها الرسول قالت متاع قلیل من حبیب مفارق. فلما بلغه قولها بکیٰ ثم قال لولا انی سمعت جدّی او حدثنی ابی انه سمع

جدّی یقول آیما رجل طلّق امراته ثلاثا عند الاقراء او ثلاثا مبهمة لم تحل له حتّٰی تنکح زوجاً غیره لراجعتها رواه البیهقی فی سنة الکبریٰ باب ماجاء امضاء الطلاق الثلاث ۔

۳ : عن عائشہؓ انّ رجلا طلّق امراته ثلاثا فتزوجت فطلّق فسئل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أتحل للاوّل ؟ قال لا حتی یذوق علیها کما ذاق الاوّل رواه البخاری

۴ : عومیر چہ کلہ لعان نہ فارغ شو نو نبی علیه السلام تہ اووی کذبت علیها یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم إن امسکتها فطلقها ثلاثا قبل ان یامره رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ۔

۵ : عبادة بن صامت روایت طلق بعض آبائی امراته الفا فانطلق بنوه الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وقالوا یارسول اللّٰه إن اٗبانا طلّق اٗمنا اٗلفا فهل له من مخرج قال اِن اباکم لم یتق اللّٰه تعالٰی فیجعل له من امره مخرجا بانت منه بثلاث علی غیر السنة وتسع مائة وسبع وتسعون اثم فی عنقه معجم طبرانی ۔

۶ : اخبر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن رجل طلق

امرأته ثلاث تطليقات جميعًا فقام غضبان أيلعب بكتاب الله وانا بين اظهركم ؟ حتى قام رجل وقال يا رسول الله الا اقتله سنن نسائی

۷ : واقعه د ابن عمرؓ فقلت يا رسول الله لو طلقتها ثلاثة كان لي ان اراجعها قال اذا بانت منك وكانت معصية طرانی

۸ : روایت علیؓ سنن دار قطنی کښی من طلق البتة الزمناه ثلاثا لا تحل له حتی تنكح زوجا غيره ۔

۹ : د جناب عمرؓ فرمان هغه سړی ته چه ورې ما زر طلاقه ورکړی دی نو جناب عمرؓ وفرمائيل :

انما يكفيك من ذالك ثلاثة مصنف عبدالرزاق

۱۰ : د جناب ابو هريرةؓ فيصله الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره ۔ موطا امام مالك

دا رنګه مطلقه د دوه قسمه وی مدخول بها غیر مدخول بها د صحابو کرامو طرف ته لګ پدی مسئله کښی رجوع او که چه غیر مدخول بها وی نو درے واقع د صحابه کرامو په نظر کښی لکه جناب عمر بن خطابؓ، جناب علیؓ، عبد الله بن مسعودؓ ۔ عبد الله بن عمرؓ ۔ اُم سلمهؓ عائشہؓ ۔ عبد الله بن زبیرؓ ۔ ابو هريرةؓ ۔ عبد الله بن عباسؓ ۔ عبد الله بن مغفلؓ

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ارکہ مدخول بھا وی نو ھم دریے واقع کیبری۔

عمر بن الخطابؓ۔ علیؓ۔ عبداللہ مسعودؓ۔ عثمانؓ۔ عبداللہ بن مغیرۃ بن شعبہؓ۔ ابی موسیٰ اشعریؓ۔ عمران بن حصینؓ حسن بن علیؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ نو پدی مسئلہ دا قول صحابہ کرام ھم متفق دی د دے وجہ نہ علامہ ابن حزمؒ فرمائی المحلی کبنی لا یعلم عن الصحابتہ رضی اللہ عنھم غیر ما ذکرنا او د آئمہؒ اربعہ ذکر مخکبنی وشو۔

باقی دریے طلاقونہ چہ یو جوڑیری د ھغوی دلائل حقیقت دا دے چہ درئی د پارہ پہ ذخیرہ دہ احادیثو کبنی فقط ظاھرہ دریے دلائل دی یو حدیث پہ مسلم کبنی او دوئم پہ ابو داؤد کبنی او دریم پہ مسند احمد کبنی او دا ھم حقیقت کبنی درہ دی ځکہ امام ابن قیمؒ فرمائی وفی ذالك حدثیان احدھما رواہ مسلم۔

فی صحیحہ والثانی رواہ احمد فی مسندہ اغاثۃ اکورۃ اوّل روایت نہ استدلال روایتاً و درایتاً ندے صحیح دھغی تفصیل پہ اوجز المسالک او الجوھر النقی علی ھامش البیھقی او احکام القرآن لقاضی اسمٰعیل او فتح الباری

او کوره حافظ ابن حجرؒ تفصیلی بحث کړیدے او د حدیث مذکور آثرؐ جوابونه کړیدی او د روایت نه هُم استدلال نه دے صحیح تکمله فتح الملهم او معالم السنن مع تهذیب السنن او کوره دلته ذکر کول مشکل دے طوالت به پیدا کیږی او مزید برآں۔ حکومت سعودیه د شاهی فرمان په ذریعے د دے مسئلے د تحقیق حکم وکړه۔

نو د علماء د حرمین یو مجلس جوړ شو په هغه کښی (۱) الشیخ عبدالعزیز بن باز (۲) الشیخ عبد الله بن حمید (۳) محمد الامین (۴) الشیخ سلیمان بن عبید (۵) الشیخ عبد الله خیاط (۶) الشیخ محمد الحرکان (۷) الشیخ ابراهیم بن محمد آل الشیخ (۸) الشیخ عبد الرزاق عفیفی (۹) الشیخ عبد العزیز بن صالح (۱۰) الشیخ صالح بن غصون (۱۱) الشیخ محمد بن جبیر (۱۲) الشیخ عبد المجید حسن (۱۳) الشیخ راشد بن خنین (۱۴) الشیخ صالح بن لحیدان (۱۵) الشیخ محضار عقیل (۱۶) الشیخ عبد الله بن غدیان (۱۷) الشیخ عبد الله بن منیع بانذی مشتمل وه هغوی پدی مسئله کښی بحث وتمحیص کړیدے او د تفسیر او حدیث ۲۷ کتابونو د مطالعے نه پس آخری فیصله دا صادر کړه ده چه په یو لفظ

سره د رکمی شوری د ۳ طلاق د ۳ واقع کیږی۔

۔القرار۔

بعد الاطلاع علی البحث المقدم من الامانة العامة لهیة کبار العلماء والمعرض من قبل اللجنة الدائمه للبحوث والافتاء فی موضوع الطلاق الثلاث بلفظ واحد وبعد دراسته المسألة وتداول الرائ واستعراض الاقوال التی قیلت فیها ومناقشته علی کل من ایراد توصل المجلس باکثریته الی اختیار القول بوقوع الطلاق الثلاث بلفظ واحد ثلاثا۔

اوس د مولنا صاحب قول باندی لګ نظر واچو فرمائی۔

او راجح قول پس د اختلاف نه دادی چه یو طلاق رجعی واقع کیږی فواعجبا چا نه چه ستاسو دمعاش ګزران دے هغوی بنو فیصله کړیده چه درے واقع کیږی او پس د دے بحث او د تحیص نه کړیدلا۔ ده الله نه یره او کئ خلق په زنا مه اخته کوئ بس دا لیکلو سره چه ترجیح فلانی قول ته حاصل دے یدی کار نه کیږی خبره په دلیل ده۔

نامہ ہے دلبروں کا ذرا بچ کے کھولنا
آتش بھری ہے اس میں کہیں ہاتھ نہ جل جائیں

واللہ اعلم بالصواب

س ۱۱۰ : فقہ کښې راغلي لکہ قاضیخان کښ۲:۲ چہ یو سړي
دہ خپل لور یا خور یا مور سرہ او ترور سرہ نکاح
وکړه او جماع هم ورسرہ وکړه نو پدې باندې حد نشته
اګر کہ دا وائي چہ ما تہ حراموالي هم معلوم دي نو فکر وکړه
چہ دِ خبرے او نبي علیہ السلام حکم سرہ څومرہ تعارض
دے یو سړي دہ پلار ښځې سرہ نکاح کړیدہ او نبي
علیہ السلام د هغہ سر پہ پریکولو حکم وکړه ترمذي
نو څرنګہ حد پرې نشتہ -

جواب : مولنا صاحب دہ امام صاحبؒ پہ مسلک
باندې پوهہ ندے ځکہ اعتراض کړیدے - دہ امام صاحبؒ
مؤقف پدې مسئلہ کښې ډیر سخت دے تفصیل دا دے
دے چہ دلتہ کښې دوه کارونو دي یو نکاح محرم سرہ
او بل زنا کچرې نکاح کړیې نو هغہ د پارہ عقوبت غلیظہ
دے چہ هغہ قتل پہ صورت کښې بہ ظاهریږي دوم کچرې
محرمہ سرہ زنا وکړي نو پہ هغہ باندې عرض رې نو رجم

اوکه غیر محصن وی نو شلّ کو ہے وی لکه امام طحاوی
پدی مسئله باندی باب تړی او فرمائی ۔
باب من تزوج امرأة ابیه او ذات محرم قد خل بها
څکښ بیا لیکی چه فذهب قوم الی من تزوج ذات
محرم منه وهو عالم بحرمتها علیه فدخل بها ان
حکمه حکم الزانی وانه یقام علیه حد الزنا الرجم
او الجلد یعنی نکاح وکړه او دخول هم وکړه او په حرمت
باندی علم هم ؤ نو کچری محصن وی نو رجم اوکه غیر
محصن وی نو جلد دے دا دے قائل امام محمدؒ او امام
ابو یوسفؒ دے وخالفهم فی ذالك آخرون فقالوا لا
یجب فی هذا حد الزنا ولکن یجب فیه التعزیر
والعقوبة البلیغة وممن قال بذالك ابو حنیفهؒ و
سفیان الثوریؒ ۔
امام صاحبؒ فرمائی چه سخت تعزیر پکار دے او
استدلال کوئی ۔
ان الرجل تزوج امر ابیه من بعده ان اضرب عنقه او
قتله ۔
محرمه سره هم بستری سب ۔ ریده نفس نکاح سبب

دہ قتل دے بیا امام طحاوی دہ مجرم سخت دپرٹکولو او دمال نہ خمس اغستو روایت کړیدے ۔

الغرض ۔ امام صاحبؒ داسی سړی تہ مرتد وائی نور ورتہ مسلمان وائی حد زنا جاری کوی ۔

دویم امام صاحبؒ محصن غیر محصن فرق نہ کوی بلکہ مطلق قتل حکم کړیدے ۔ دریم نفس نکاح موجب قتل دے دخول وغیرہ قید ونہ نشتہ او دہ امام ابن تیمیہؒ هم دغہ فتویٰ دہ فتاویٰ ابن تیمیہ کښ ص $\frac{۲۲۶}{۲}$ او کچرې حلال وګنی نو کافر دا نګہ قتل سیاستہ ۔

س ۱۱۱ : فقہ کښ راځی چہ یو سړی یو زنانہ پہ کرایہ راولی او زنا ورسرہ وکړی نو حد پہ نشتہ ۔

جواب : متاجرہ پہ صورت کښ شُبہ واقع کیږی ځکہ چہ مهر تہ یو اسم اجرۃ سرہ هُم مسمیٰ شویدے د دے وجہ نہ چہ شُبہ واقع شوہ حدود شبهاتو پہ وجہ باندی نہ واقع کیږی دسے وجہ باندی حد غیر واقع وائی او صاحبانؒ فرمائی حد هُم واقع دے او نسب هُم ثابت

نہ دے او عدت هُم لازم نہ دے ۔ بحرالرائق ۔

س ۱۱۲ : فقہ کبنں راځی لکہ قاضی خان چہ حربی کافر دہ مسلمانانو ملک تہ راشی او مسلمان زنانہ سرہ زنا وکړی حد پری نشتہ نو بیا بنوبہ کفار راځی دہ اللہ نہ بنوهسی هُم نہ ویریږی او حد نہ هم ویرنوی او مسلمان زنانہ بہ شرموی تاسں پہ دی رضایئ او حال دا دے چہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل زمو تہ حدود کړیدی

جواب : امام شافعیؒ او امام احمدؒ فرمائی دہ محصن کیدو د پارہ اسلام شرط نہ دے لیکن دہ حنیفہ او مالکیہ پہ نیز محصن کیدو د پارہ اسلام شرط دے لحدیث ابن عمرؓ من اشرك باللہ فلیس بمحصن او نبی علیہ السلام هغہ دوہ یهودیانو باندی چہ حد نافذ کړے نو فرمایلی فاتوا بالتوراتہ نو دہ توراتہ نہ هغوی تہ فیصلہ سُناؤ کړیوہ او پہ توراۃ کبنں رجم د پارہ احصان شرط نہ دے نو پہ هغوی باندے استد الزاماً شو دا نکہ حنیفہ موید قولی دلیل دے ترجیح ورتہ حاصل دے لیکن مولنا صاحب مهربانی او کہ ذمی او مستامن کبنں فرق باندی خان پوهہ کہ ۔ امام صاحبؒ مستامن او مستامنہ

نہ باندی حد قذف نہ علاوہ بل حد نہ نافذ کوی بیا زمیم

س ۱۱۳ : نقہ کبن راځی لکہ قاضی خان چہ یو سړی دماشومی جینئ سرہ زنا وکړہ او دی مشکوکہ نو حد پری نشتہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ دا هُم نقاهت دے۔

جواب : کبیر صغیرہ سرہ زنا اُوکی نو کبیر باندی حد شتہ لکہ چہ پہ کتنی کبنی دے وبزنی صبی او مجنون بمکلفتہ بخلاف عکسہ او کچری صغیرہ لایجامع مثلها سرہ زنا اوکړہ نو کچری لیستمسک بولها نو ثلث دیت لازم دے او مہر کامل او حد پہ نشتہ حُکہ چہ پہ معنی د زنا کبنی قصور دے وهو ایلاج فی قبل المشتهات ولهذا لا تثبت بہ حرمۃ المصاهرۃ او مولنا صاحب دے تہ فقاهت وائی او دا صحیح نقاهت دے چہ پہ تعریف د زنا باندی پوهیږی ستا غوندی حماقت نشتہ چہ پہ تعریف د زنا باندی هُم نہ پوهیږی او کتاب لیکی

س ۱۱۴ : نقہ کبنی راځی لکہ قاضی خان چہ شراب ساتل جائز دی د سرکی پہ نیت دا زنگہ دہ شراب وی نہ سرکہ جوړول هُم حلال دی او محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی چہ دہ شراب وی نہ سرکہ جوړول حرام

دی ۔ مشکوٰۃ

جواب : خمر وکښې پیاز یا مالګه واچی او سرکه جوړول جائز دی که ندی جائز نو امام شافعیؒ او امام احمدؒ فرمائی چه د خمر متعلق سائل تپوس کړے و نبی علیه السلام نه سئل عن الخمر یتخذ خلا قال لا نو خمر و نه سرکه نشی جوړیدے امام ابوحنیفهؒ او امام اوزاعیؒ او لیثؒ وغیره فرمائی چه د خمر و نه سرکه جوړول جائز دی ۔

۱ : عن عائشہؓ نعم الادام الخل ۔ رواه مسلم سرکه ښه سالن دے ۔

۲ : جابرؓ روایت خیر خلکم خل خمرکم بهیقی او د لا نبی علیه السلام لا وویل ابتدا باندی حمل دے ځکه چه نفوس خمر وته مائل و نو د خمر و د پاره لاره جوړه نشی لکه ابتدا کښې هغه ظروف هم استعمالول بند شوی و ۔

س ۱۱۵ : فقه کښې راغلی لکه قاضی خان چه څوک سړو دنه رهی او ورلره پیسے ورکوی خیر دے او الله تعالیٰ فرمائی ولا تعاونوا فی الاثم والعدوان ۔ قاضی خان ص۳۸

جواب : په دغه باندی تعاون ناروا دے او دغه سړی سره تعاون به د دے وجه نه جائز دے او قاضی خان

کبنې کېږي دغه شئ باندې تعاون جواز لیکلې وي نو غلط دے حُما نظر لاندې نه دے تیر شوې او احناف رح سره دوره ته حرام وائي۔

س ۱۱۶ : فقه کبنې راځي لکه قاضي خان او خلاصة الفتاوی چه څوک قرآن د شفا په نیت په متیازو لیکي یا په وینه یا په مرداره څرمن باک نشته۔

جواب : او په قاضي خان کبنې د ابوبکر اسکاف یو قول نقل کړے دے والذی رعف فلا یرقأ دمه فاراد ان یکتب بدمه علی جبهته شیئًا من القرآن قال ابوبکر اسکاف رح یجوز قیل لوکتب بالبول قال لو کان فیه شفا لا بأس به قیل لوکتب علی جلد میتته قال ان کان فیه شفا جاز قاضي خان برهامش عالمگیری ص۴۰۴ ج۳

نو مولٰنا صاحب مونږه کله د امام ابوبکر اسکاف یا قاضي خان مقلدین یو غلط ته غلط وایو۔

تا ته ستا په کتابونو کبنې د غلطو نشاندهي ما کړې ده۔

س ۱۱۷ : فقه کبنې چا چه سورة الفلق او سورة الناس نه انکار او کړو نو نه کافر کیږي حکه چه ابن مسعود رض تری

انکار کوی یدے داخبرہ ثرمرہ غلط دہ ابن مسعودؓ منکر نہ ؤ او صرف خپل مصحف کښ نہ ؤ لیکلی خلاصۃ الفتاوی ۲۸۸/۴

جواب : مولٰنا دا نیو فتاوی سلفیہ ص ۹۶ کښ لیکلی دی جیسے عبداللہ ابن مسعودؓ کی تشبیک یا فاتحہ اور معوذتین کے متعلق قرآن سے علیحدگی کا خیال۔

خپل مشرانؑ متعلق دے ثر خیال دے مهربانی بہ دوی جواب او کہ حالانکہ دا نسبت بالکل غلط دے۔

خوش نوایان چمن کو غیب سے مژدہ ملا
دام صیاد اپنے مبتلا ہونے کو ہے

ابن مسعودؓ فرمائی استکثروا من السورتین یبلغکم اللہ بھما فی الآخرۃ المعوذتین نیوران القبر ویطردان الشیطان ویزید ان فی الحسنات والدرجات رثیقلان فی المیزان ریدلان صاحبھما الی الجنۃ (الدیلمی عن ابن مسعودؓ) نو مولٰنا صاحب دا نسبت ابن مسعودؓ تہ مونږ ہم وایو چہ غلط دے لیکن یواځې فقها باندی ولی اعتراض کوی خپلو تہ ہم ثہ او وایہ کنہ۔

س ۱۱۸ : فقہ کښ راځی چہ پہ رییښمو کښ کینا ستل او ځملاستل حلال دی قاضی خان ۳۷۰/۲ او حدیث دہ

بخاری مشکوٰۃ کښې راځی چه او یجلس علیه / نبی علیه السلام په ریښمو باندې کیناستل قطعی منع فرمائیلی دی۔

جواب : امام شافعیؒ په نیز استعمال د ریښمو حاجت او مصلحت په بناء باندې جائز وائی ۔ امام مالکؒ د وه یا څلور ګُټې مقدار نه زیات مطلقاً غیر جائز وائی۔ امام صاحبؒ لبس حریر حرب کښې هُم مکروه فرمائی هاں د کم کپړے طول والا مزې ریشم وی او عرضاً حریر نه وی نو حرب او غیر حرب دواړو کښې جائز باقی جلوس علی الحریر یا تکیه چه نو ر تصاویر وغیره نه وی نو صاحبینؒ ورته مکروه وائی ځکه چه نهی په حدیث کښې حمل بر تحریم وائی او امام په نیز نهی حمل بر تنزیهه والنصوص فی تحریم لبس الحریر لا تشمله لان القعود علی الشی لا یطلق علیه لبسه فلهذ حکم بالتنزیهه وهذا من ورعه فی الفتوی واما عمله بالتقوی فمشهور لا یخفی۔

س ۱۱۹ : نقه کښې راځی لکه فتاوی هندیه چه عقیقه مکروه ده او حال دا دے چه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم نه دے باره کښې ډیرې نصوص نقل دی۔ بخاری مشکوٰۃ

جواب : دہ امام احمدؒ په قول کښې عقیقه واجبه ده جمهور د قول مطابق سُنت او دغه مسلک ده احنافو دے.

س ۱۲۰ : فقه کښې راځی لکه مرقات ۹۱/۷ چه یو سړی د چا د کور دروازه کښې بے اجازته او کوری او کور والا تری سترګی ولیسته نو قصاص پری لازم دے او دیت به هم ورکوی او نبی علیه السّلام فرمائی فلا دیة ولاقصاص مسند احمد ۲۲۶/۲ مسلم ۲۱۲/۲ -

جواب : حدیث حمل دے په زجر باندی ـ

س ۱۲۱ : فقه کښې راځی چه یو سړی هبه خپل ځوی ته ورکړه نو دا والس نشی اخستلی او که بل چاته یی ورکړی نو والس تری اخستی شی او محمّد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فرمائی ثم یرجع فیها الا الوالد فیما یعطی ولده مشکوٰة ۱۶۱

جواب : امام مالکؒ او امام شافعیؒ، امام اوزاعیؒ او احمدؒ فرمائی رجوع په هبه کښې حرام دے لهذا الحدیث امام ابوحنیفهؒ فرمائی کچری ذی رحم محرم نه وی نو رجوع جائز دے لحدیث ابی هریرةؓ، ابن عباسؓ ابن عمرؓ انه قال الواهب احق بهبته مالم یثب

منها ای لم یعوض عنها۔ دارقطنی

۲: ابن عباسؓ قال من وهب هبة فهواحق بها مالم یثب منها اخرجه الحاکم۔

الغرض احناف د رجوع قائل دی بنو پدی شرط چه مواقع نه وی او موانع نوردی چه هغه جمع کوی داحروف دمع خذقه $\frac{1}{د}$ نه مراد زیارة متصله لکه غرس او بناوی نو رجوع نشی کولی $\frac{۲}{م}$ نه مراد موت دے یعنی موت احد العاقدین $\frac{۳}{ع}$ نه مراد چه واهب عوض اغستی وی $\frac{۴}{خ}$ نه مراد خروج ملک موهوب له د ملک نه خارج شوی وی $\frac{۵}{ذ}$ نه مراد چه دعاقدین په مینځ کښې د ه زوجیت تعلق نه وی $\frac{۶}{ق}$ نه مراد قرابت بین العاقدین وی $\frac{۷}{ه}$ نه مراد هلاک موهوب دے کچری دغه موانع نونی نو کچری رجوع وکړه نو مکروه تحریمی تشبیه بفعل الکلب متصف بالقبیح د لاسه بالا کرام ځکه چه مکلف ندے باین همه احناف مکروه تبیح وائی او مثل السوء بیا هم واهب په رجوع کښې مستقل ندے بلکه قضا د ه قاضی او رضاد ه موهوب له شرط دے بذل المجهود $\frac{۲۹۷}{۴}$۔

س ۱۲۲: فقه کښې راغلي لکه مرقات هدایه چه مدینه حرم نه دی او حال دا دے چه احادیث متواتر راغلي دی په دې باره کښې او ګوره مشکوٰة ۲۳۸

جواب: امام مالک او امام شافعی واحمد واسحق فرمائی چه مکه په شان مدینه د پاره هُم حرم دے فلا یجوز قطع شجرها ولا اخذ صیدها ولکنه لایجب الجزاء فیه عندهُم لحدیث علیؓ انه علیه السلام قال المدینة حرام ما بین عیر الی ثور ۲ حدیث سعدؓ. ۳ حدیث ابی سعید نه استدلال کوئی.

او امام صاحب او صاحبین او امام ثوری او ابن المبارک د مکې غوندې حرم دے داسې د مدینې حرم نه دے نو ښکار کول او ونې کټ کول جائز مګر مکروه.

دلیل ۱: حدیث مسلم انه علیه السلام لاتخبط منها شجرة الالیعلف نو کچرې حرم دی نو پاڼې سنډل به څرنګ روا شوې وه.

۲: انس بن مالک روایت یا اباعمیر ما فعل النغیر نو وخت د ښکار د منع کولو او منع نه کړه نو معلوم دا شوه چه د مدینې حرم مثل مکه نه دے د مدینې د

حرم پہ بارہ کښې چہ کوم روایات راغلی دا پہ حقیقت کښې د پارہ دہ قیام د الفت او د محبت د پارہ دی تحریم صید او د قطع اشجار د پارہ نہ دے نو احناف تطبیق ورکوی پدی طرز چہ پہ کومو روایاتو کښې اُحَرِّمُ وغیرہ ذکر دے ھلتہ دِ حرمت او د عظمت بیان دے او پہ کومو کښې چہ اخذ صید او د قطع الشجر ذکر دے ھلتہ نفس د خلت بیان دے۔

نو مولٰنا صاحب مہربانی او کہ احنافو باندی رد کوئ نو کم از کم احناف پہ مرام باندی ځان پوھہ کہ احناف کلہ دِ حرم مدینہ نہ مطلق انکار کړیدے۔

الٰہی! کیسی پُر انوار گلیاں ہیں مدینہ کی
خداوند انہیں دیکھا نہیں ہے نام سُنتے ہیں
درِ محبوب پر پہنچیں یہی ارمان ہے دل میں
مریض عشق پاتا ہے وہاں آرام سُنتے ہیں
وہ یاد آتے تو اک ہوک سی اُٹھتی ہے سینے میں
کلیجہ تھام لیتے ہیں جب ان کا نام سُنتے ہیں

باقی مولٰنا صاحب فرمائی چہ احادیث متواتر راغلی دی پدی بارہ کښې صاحب دہ ھدایہ یو روایت نہ

مشهور وٹیلی و نو مولینا صاحب سم سُر شوی و
لیکن اوس پخپله اوگوره متواتر کم دی؟ ولعیمی عن
العیب الذی هو فیه -

س ۱۲۳ : فقه کښی راځی لکه هدایه چه د زنانه څلورم
حصه د فرج او ده امام یوسفؒ په نزنیم ..... نو پدی
نصف او ربع باندی څه دلیل نشته -

جواب : قیاس نصف بر بعض مواضع او قیاس ربع بر
بعض مواضع ده یی نظائر شته -

س ۱۲۴ : فقه کښی راځی عطیه او هدیه د اولاد کښی
فرق کول جائز دی........ او حدیث ده مسلم مشکوٰة
بخاری کښی ده نعمان بشیر نه نقل دی چه محمد رسول
الله صلی الله علیه وسلم د دے کار نه منع کړیده او فرمائیلی
دی انا لا اشهد علی جور -

جواب : امام احمدؒ، اسحقؒ او ثوریؒ فرمائی چه
اولاد کښی په هبه بعض لره په بعض باندی ترجیح حرام
دے لکه بشیر کله چه خپل ځوی نعمان لره یو غلام زائد
ورکړے و او نبی علیه السلام شاهد کول غوښته نو نبی
علیه السلام ورفرمائیل اعدلوا بین اولادکم بیا ورفرمائیل

لیکن امام صاحبؒ او امام شافعیؒ او امام مالکؒ فرمائی چہ پہ ھبہ کبنں بعضو لرہ پہ بعضو باندی ترجیح ورکول جائز دی لیکن مکروہ دے حرام نہ دے۔

لکہ ابوبکرؓ ام المومنین حضرت عائشہؓ تہ یوویشت وسق زیات ورکڑے ؤ وفضل عمر عاصمًا فی عطائہ وفضل عبدالرحمٰن بن عوف ولدام کلثوم قال القاضی وقرد ذالک ولم ینکر علیھم فیکون علیہ اجماع الصحابۃ او امر اعدلوا استحبابًا دے۔ البذل ۲۹۹/۴

س ۱۲۵ : فقہ کبنں راغی لکہ مرقات ۲۳۰/۶ چہ د سری دوہ خویندی پہ نکاح اخستلی وی پہ جاھلیت کبنں نو دویمہ حرامہ دہ او حدیث کبنں راغی چہ یوہ لرہ کمہ کوم چہ ستا خوښہ وی۔ مشکوٰۃ ۲/ ۲۷۴

جواب :

س ۱۲۶ : فقہ کبنں راغی چہ چا دکفر پہ حالت کبنں

پنځه ښځې سنځې کړي وي او اسلام راوړي نو دوستنې به پرېږدي او نبي علیه السلام فرمائي چه کومه سنو بنه وي هغه دې پرېږدي ـ مشکوٰة ۲۷۲/۲

جواب: کچرې کافر زیات د څلورو نه نکاح کړې وي یا دوه اختینې سره نکاح کړې وي نو پس د اسلام د راوړو نه امام شافعیؒ او امام مالکؒ او امام احمدؒ او امام محمدؒ فرمائي چه څلور د ساتې او نوره بنور دِ ساتي یله او پنځم دِ جدا کوي مرضي دِ زوج ده لکه څرنګه په مشکوٰة کښې دِ ابن عمرؓ روایت او حدیث د نوفلؓ او روایت د ضحاکؓ نه معلومیږي چه نبي علیه السلام اوّل او د آخر تپوس کولو نه بغیر مطلقاً اختیار ورکړې یده لیکن امام صاحبؒ او امام یوسفؒ او امام ابراهیم النخعيؒ فرمائي چه کچرې د څلورو نه زیات وي یا اختینې اجتماع وي لیکن عقد یو سره نو زوج او په زوجاتو کښې به تفریق وي او کچرې په نکاح کښې تقدیم تاخیر وي او عقود مختلف وي نو اوّله اخته دِ ساتي دویمه دِ لرې کوي دا رنګه زائد ان اربعه دِ لرې کوي ځکه چه زائد دِ اربعه کښې د

عدم انصاف احتمال او په اختين کبنې د ضرة قباحت عقلي موجود دے او کافر او مسلمان د دوا به پدې کبنې برابر دي نو اول نکاح شويد ہے نه دِ ثانيه دا نګه دِ خلورمه نکاح شويدے نه دِ پنځمه باقي څو احاديث چه پدې کبنې راغلي وي دا دِ قبل ورود شرع نه دي اوس پس دِ ورود دا شرع نه مثلاً اوس داسي واقع شي نو وا ثانيه او خامسه به لرې کولې شي ـ

س ۱۲۷ : فقه کبنې راځې لکه خلاصته کيداني چه دِ قدمونه مينځ کبنې مسافت د څلورو ګوتو په مقدار دے او حديث کبنې هيڅ ثبوت نشته بلکه حديث کبنې راځي چه خپلې د خپو مينځ کبنې کيږدي. مشکوٰة ص ۷۴

جواب : حديث دا دے چه خپلې سم طرف ته مه اکيدې او ابه وړلے طرف ته هُم مه اکيدې ځکه چه دبل مصلي سم طرف ته به راشي او کچرې اوړلے طرف ته څوک نه وي نو خير دے وليضع ما بين رجليه دوا ړه پښو په مينځ کبنې کيدے جو لتنا صاحب داسي ترجمه ولي نه کوي المحقدامه او ابن علي ليساره احد قاعده دا ده چه په هيئت ده مصلي

باندی قیام یکان دے او صف کبش استصال هُم یکاردے.

س ۱۲۸ : حدیث کبش راځی مشکوٰة ۲/۳۵۸ چه زکوٰة الجنین زکوٰة امه چه د حیوان مور ذبح شوه نو د خیټی بچے هُم حلال شو او فقه کبش راځی نه حلالیږی.

جواب : امام صاحبؒ او ابراهیم نخعیؒ امام زفرؒ حمادؒ او علماء د کوفه فرمائی چه کچری حلال ځناور وی دَه خیټے نه بعد الذبح بچے خارج شی نو د هغه اکل حرام دے او کچری ژوندی وی نو بیا د هغه ذبح کول واجب دی او د مور ذبح کافی نه دے.

۱: دلیل حرمت علیکم المیتة دَه ذبح دوه طریقے وی. اختیاری او اضطراری. اوّل داچه د مری د رګونو نه حلقوم مری و د جان اکثر کټ قطع او کی.

۲ : داچه د جسم د یو حصے نه وینی او باسی بدی جنین کبش نه ذبح اضطراری شو بیده او نه حقیقی باقی زکوٰة منصوب دے په نزع د خافض سره.

۳ : احلت لنا المیتتان الجراد والسمک دا دَه دے نه خارج دے.

۴ : عن ابراهیم النخعی قال لا یکون زکوٰة نفس زکوٰة نفسین

س ۱۲۹ او ۱۳۰ : دَه اعتراض مختصر جواب دا چه چرته یو فقیه ښځه کینه او زده کړه نو بهتر به وی ۔

س ۱۳۱ : فقه کښې راځی که یو دوه ګواهانو د دروغو ګواهی ورکړه د ه قاضی مخ کښې .... لکه هدایه چه فلانی سړی دا ښځه په نکاح اخستی وه او حقیقت کښې هغه ورسره نکاح نه وکړی دا ورته جائز ده ۔ او نبی علیه السَّلام فرمائی قضیت له من حق اخیه شیئًا فلا یأخذه ۔

جواب : دامسئله دیر ابحاث لره مشتمل ده یودا چه قضا د ه قاضی ظاهرًا و باطنًا نافذ کیږی او که نه نو شی وحا تو طرف ته عودا ؤ کی ۔

واللّٰه اعلم وعلمه اتم

خاتمہ او اظهار تشکر

محترمو! دہ رسالے دہ لیکلو مقصد صرف تنگ
پر اسلاف دے او دہ مولنا صاحب دہ تعصب او
دہ بے ادبی نمونے ظاهر ول دی پہ هر عالم باندی دا
ذمہ واری دہ چہ دہ خپل علم اظهار او کی او حُہ دہ
تاسو نہ طمع لرم چہ ما او حما اهل وعیال پہ دعوات
صالحاتو کبنی بہ یاد ساتی او دہ دے سرہ حُہ محترم
شیخ الحدیث صاحب دہ دار القرآن پنج پیر شکریہ
ادا کوم چہ هغوی ماتہ بنہ هدایت را کرے وُ۔ او دہ
حضرت مولنا خان بادشاہ صاحب شکرگذار یم چہ
هغوی مقدمہ ولیکلہ اللہ تعالی دوی تہ جزائے خیر ورکی۔
سُبحانک وبحمدک لا الٰہ الا انت استغفرک
واتوب الیک وصلی اللہ علی خیر خلقہ وآلہٖ
وصحبہ اجمعین

تالیفات احقر سراج الدین

۱ : الزمرد الاخضر فی تفسیر سورۃ الکوثر ـــــ اُردو

۲ : ضروری سوالونہ او د هغی جوابونہ ـــــ پشتو

۳ : ادعیہ ماثورہ ـــــ اُردو

۴ : الطآمۃ الکبریٰ ـــــ پشتو

۵ : فصل الخطاب فی تفسیر سورۃ الاحزاب ـ زیر ترتیب

۶ : مقدمہ الکافیہ فی علم النحو ـــــ زیر ترتیب

د ملاویدو پتے

۱ : دار القرآن پنج پیر، ضلع صوابی

۲ : اشاعت کیسٹ هاؤس اینڈ اسلامی کتب خانہ گاڑا اڈہ مرغز ، ضلع صوابی

۳ : مکتبہ ضیائیہ سکندری روڈ پارہوتی مردان

مراجع الکتب

القرآن الکریم

- بخاری
- مسلم
- ابن ماجہ
- ترمذی
- ابوداؤد
- مشکوٰۃ
- مرقات
- ھدایہ
- شرح وقایہ
- شرح نقایہ
- تنظیم الاشتات
- صحیح ابوعوانہ
- مصنف عبدالرزاق
- اعلاء السنن
- طحاوی

- نسائی
- بحر الرائق
- مستدرک حاکم
- موطا امام محمد
- دارقطنی
- نماز مسنون
- بیہقی
- درس ترمذی
- التعلیق
- زاد المعاد
- شمائل ترمذی
- آثار السنن
- مسند احمد
- بدائع الصنائع

- عالمگیری
- مغنی
- مبسوط
- احسن الفتاویٰ
- فتاویٰ ابن تیمیہؒ
- معانی الآثار
- قاضی خان
- خلاصۃ الفتاویٰ
- فتاوی سلفیہ
- روح المعانی
- کبیر
- احکام القرآن
- طبرانی
- موطا امام مالک

- اخبار اہلحدیث امرتسر
- علماء احناف اور تحریک مجاہدین
- ترک تقلید کے بھیانک نتائج
- تاریخ احمدیت
- الکلام المفید
- فتاویٰ اہلحدیث
- ہدیۃ المہدی
- بدور الاہلہ
- محلی
- فتاویٰ نذیریہ
- فتاویٰ ستاریہ
- ہدایہ علماء کی عدالت میں
- نزل الابرار
- لغات الحدیث

مصنف ابن ابی شیبہ	فتح القدیر	مسند ابو داؤد طیالسی	سراج محمدی
عون المعبود	در مختار	مسند احمد	کنز الحقائق
بذل المجہود	فتح الملہم	عقد الجید	وغیرہ
السعایہ	کبیری	الآثار المرفوعۃ فی	
مجمع الزوائد		الاخبار الموضوعۃ	

عبادت کے لائق، سجدہ کے لائق، نذر و نیاز کے لائق
ہر جگہ حاضر و ناظر، مختارِ کل، مشکل کشا، حاجت روا



جماعت اشاعت التوحید والسنۃ
پاکستان

طلباء اور علماء کے لئے

اعلانِ مسرّت

آپ کے علاقے (گاڑاڈہ مرغز) ضلع صوابی میں اشاعت التوحید والسُنت کے اکابرین کی کتابیں درس القرآن کے مکمل سیٹ اور اُردو پشتو تقاریر نیز تبلیغی علماء کے تقاریر اور قاریوں کے مکمل سیٹ صاف ریکارڈنگ میں دستیاب ہیں۔

اس کے علاوہ جنرل نالج کی کتابیں، درسی کتابیں اور تاج کمپنی کے قرآن پاک اور ٹوپیاں وغیرہ ارزاں قیمتوں پر مل سکتی ہیں

منجانب

اشاعت کیسٹ ھاؤس اینڈ اسلامی کُتب خانہ گاڑاڈہ مرغز (صوابی)

پروپرائیٹر:

ھمایون خان